کینسر
اور اس کا
ہومیوپیتھک علاج

کتب خانہ طبیب

ڈاکٹر سید شفقت حسین جعفری
(ہومیوپیتھ)

" یہ بات ضرور یاد رکھیں کہ ڈاکٹری پیشہ سے تعلق رکھنے والا کوئی بھی شخص کچھ بھی کہے کینسر، جسے حقیقی کینسر کہتے ہیں۔ مزاجی بیماری ہوتی ہے۔ یہ رگ و ریشہ اور خون کو پوری طرح لپیٹ میں لیتی ہے۔ ایک وقت آئے گا۔ جب لوگوں کی آنکھیں کھل جائیں گی اور قطع برید کرنے والا سرجن کا نشتر ماضی کا قصہ بن جائے گا"۔

ڈاکٹر سکنر (لندن)

جس طرح سیب کو درخت سے کاٹ کر جدا کر دینے سے سیب کا درخت مزید سیب پیدا کرنا بند نہیں کرتا۔ اسی طرح ٹیومر کو کاٹ کر بدن سے جدا کر دینے پر بدن ٹیومر بنانا بند نہیں کرتا۔

دونوں میں فرق صرف اتنا ہے کہ سیب درخت پر پیدا ہوتا ہے اور اسے بنانے میں پورے درخت نے حصہ لیا ہوتا ہے اور ٹیومر جسم پر پیدا ہوتا ہے اور اسے بنانے میں پورے جسم نے حصہ لیا ہوتا ہے۔

ڈاکٹر برنٹ ایم ڈی (لندن)

کینسر کے جن مریضوں کا اپریشن کیا گیا۔ انہوں نے ان مریضوں کی نسبت زیادہ اذیتیں برداشت کیں جن کا کہ اپریشن نہیں کیا گیا اپریشن کے بعد مرض جسم میں پھیل گیا اور بہت سی پیچیدگیاں پیدا ہو گئیں اور میں اپنی کینسر کے مریضوں کو صاف الفاظ میں تنبیہہ کئے دیتا ہوں۔

ڈاکٹر کارل امنر (جرمنی)

یہ حقیقت ہے کہ بہت دفعہ کینسر ہومیوپیتھک دواؤں کے استعمال سے یا تو ٹھیک ہو گیا یا اس کی شدت کم ہو گئی۔

(ڈاکٹر کروز)

Scanned by CamScanner

(جملہ حقوق محفوظ ہیں)

ہومیو پیتھک ڈاکٹر سید شفقت حسین جعفری
بی ۔ اے ۔ سی' آکو پنچر (انگلینڈ)
ڈی ۔ ہوم' ڈی ۔ ایم ۔ آر (لندن)
ڈی ۔ ایچ ۔ ایم ۔ ایس (پاکستان) آر ۔ ایم ۔ پی

ایکس لیکچرار ہانمن کالج آف ہومیو پیتھی (لندن)
ایکس کونسل ممبر ہانمن سوسائٹی (نارتھ لندن)
ممبر برٹش ہومیو پیتھک ایسوسی ایشن (لندن)
ممبر برٹش آکو پنچر ایسوسی ایشن (لندن)

السادات ہومیو پیتھک کلینک ۔ منگلا روڈ دینہ
ضلع جہلم

ترتیب

		صفحہ نمبر
۱۔	چند الفاظ	۱
۲۔	پیش لفظ	۲
۳۔	کینسر کی وجوہات	۵
۴۔	سرجری کینسر کا علاج نہیں	۱۲
۵۔	ایک تاریخی واقعہ	۱۸
۶۔	ایکسرے کا استعمال	۲۱
۷۔	کینسر کا ایلوپیتھک علاج	۲۲
۸۔	کینسر کا ہومیوپیتھک علاج	۲۳
۹۔	کینسر کی تشخیص	۲۳
۱۰۔	کینسر کے مریض کی غذا	۳۰
۱۱۔	کینسر کے مریض کے لئے غسل	۳۴
۱۲۔	کینسر کا مقامی علاج	۳۷
۱۳۔	پستان کا کینسر	۴۱
۱۴۔	پستان کے کینسر کی علامات	۴۶
۱۵۔	پستان کے مختلف قسم کے کینسر کا علاج	۴۹
۱۶۔	اندام نہانی کا کینسر اور اس کا علاج	۷۰
۱۷۔	رحم کا سخت ٹیومر۔ علامات اور علاج	۷۱
۱۸۔	رحم کا گوبھی کے پھول کی طرح کا کینسر علامات اور علاج	۷۲
۱۹۔	رحم کا ریشہ دار ٹیومر۔ علامات اور علاج	۸۱
۲۰۔	بیضہ دانی کا ٹیومر	۸۵
۲۱۔	رحم کے کینسر میں استعمال ہونے والی چند ادویات	۸۸
۲۲۔	معدہ کا کینسر۔ علامات اور علاج	۹۵
۲۳۔	معدہ کے کینسر کے مریض کی غذا	۱۱۱

Scanned by CamScanner

چند الفاظ

طب ہومیوپیتھی دن بدن ترقی کی منزلیں طے کرتی جا رہی ہے۔ روزمرہ کی تحقیق اور مطالعہ سے اس کی افادیت اور اہمیت میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ اور یوں دکھی انسانیت کو مختلف عوارض سے خلاصی دلانے کی نئی راہیں ہموار ہوتی جا رہی ہیں۔ اس کے ساتھ انسان کی طبیعت اس قدر لطافت اور نزاکت اختیار کرتی جا رہی ہے کہ ادویات کی کثیر مقدار اور جدید آلات اس پر بار محسوس ہونے لگے ہیں۔ لہٰذا قدرت بھی انسان کو نئی راہیں دکھا رہی ہے۔

زیر نظر کتاب بھی اس سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ جسے ڈاکٹر سیدؔ شفقت حسین جعفری نے اپنے وسیع مطالعہ کی روشنی میں نہایت عرق ریزی کے ساتھ حاصل مطالعہ کو صفحہ قرطاس پر پھیلا دیا ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ یہ کتاب اتنے مواد کے ساتھ شائع کر کے ہومیوپیتھک لٹریچر میں ایک گراں قدر اضافہ کیا گیا ہے۔

مجھے مزید خوشی اس بات کی بھی ہے کہ ڈاکٹر صاحب موصوف نے ایک لمبا عرصہ لندن میں گزارنے کے بعد نیشنل کونسل برائے ہومیوپیتھی کا چار سالہ کورس بھی ہمارے ہی کالج سے مکمل کیا ہے۔

اللہ تبارک تعالیٰ سے دست بدعا ہوں کہ ڈاکٹر سیدؔ شفقت حسین جعفری کی اس مساعی کی اس قدر پذیرائی ہو کہ نہ صرف ہر لائبریری کی زینت بنے بلکہ اس کے بغیر وہ نامکمل نظر آئے اور خدمت گاران فن ہر گام اس سے راہنمائی حاصل کرتے ہوئے دم توڑتی ہوئی انسانیت کی مسیحائی کر سکیں۔ کینسر اس کی وجوہات اور علاج پر اردو زبان میں پہلی کتاب ہے جو منظر عام پر آئی ہے۔

کتب خانہ طبیب

ہومیوپیتھک ڈاکٹر چوہدری عبدالرزاق
پرنسپل جہلم ہومیوپیتھک میڈیکل کالج جہلم

Scanned by CamScanner

پیش لفظ

اس کتاب میں کینسر کے اسباب پر مختصر بحث کی گئی ہے۔ میرا ذاتی خیال ہے کہ امراض کو دبا دینے کے نتیجہ میں جہاں دیگر امراض پیدا ہوتے ہیں۔ وہاں کینسر بھی پیدا ہو سکتا ہے پستان کے کینسر کے عنوان کے تحت ڈاکٹر برنٹ نے جس عورت کا واقعہ لکھا ہے۔ وہ اس بات کا ثبوت ہے کہ کبھی بھی مزاجی امراض مقامی طور پر دواؤں کے استعمال سے شفایاب نہیں ہوتے بلکہ دب جاتے ہیں اور دوسری شکل اختیار کر جاتے ہیں اور مریض کی حالت پہلے سے بدتر ہو جاتی ہے۔

دو برس قبل ہمارے ضلع جہلم میں ایک بیس سال کا نوجوان کینسر میں مبتلا پایا گیا والدین نے انتہائی کوشش کی یہ نوجوان اس موذی مرض سے نجات حاصل کر لے اس کوشش میں نہایت قیمتی انجکشن (فی انجکشن ساڑھے تین ہزار روپے) لگوائے گئے۔ چھ انجکشنوں کا کورس مکمل کرنے پر بھی رتی بھر فائدہ نہ ہوا۔ مزید چھ انجکشن لگوانے کی ہدایت کی گئی لیکن مریض کی عمر نے وفا نہ کی اور وہ اللہ کو پیارا ہو گیا۔

کاش میں اس کی کچھ مدد کر سکتا۔ لیکن ایسا ممکن نہ تھا اس لئے کہ مریض کے لواحقین کے ذہنوں میں یہ بات بٹھا دی گئی تھی کہ کینسر کا سوائے ان ٹیکوں کے اور کوئی علاج نہیں ہے۔

عوام الناس تو رہے ایک طرف ہومیوپیتھک ڈاکٹروں کے لیے بھی کوئی ایسی کتاب یا لٹریچر موجود نہیں جس میں کینسر پر ہومیوپیتھی نقطہ نگاہ سے بحث کی گئی ہو اور ایلوپیتھی اور ہومیوپیتھی طریق علاج کے باریک فرق کو سمجھایا گیا۔

مجھے یقین کامل ہے کہ ہومیوپیتھک ادویات سے کینسر کا علاج ہو سکتا ہے۔ اور ناقابل علاج مریضوں میں درد کی شدت کو کم کیا جا سکتا ہے۔

معدہ کے کینسر کے تین کیس میرے ہاتھوں شفایاب ہوئے ہیں۔ پہلا کیس لندن میں

Scanned by CamScanner

رہنے والی کینیا کی مسلمان لڑکی شاہناز کا تھا جس کا تفصیلی ذکر اس کتاب میں موجود ہے۔

دوسرا کیس ایک ۳۰ سالہ نوجوان کا تھا جو شراب اور عورت کا رسیا تھا تیسرا کیس ایک باربر کا ہے جس کی حال ہی میں شادی ہوئی تھی اور مجھے یہ بتانے میں کوئی بخل نہیں تینوں مریض آرینتھو گیلم CM سے شفایاب ہوئے ہیں آرینتھو گیلم CM کی ہی بوند نی خوراک دی جاتی ہے اور لمبے عرصہ کے بعد دہرائی جاتی ہے چوتھا کیس ایک ۱۸ سالہ لڑکی کا تھا۔ جسے داہنی طرف پستان میں کینسر کا ٹیومر تھا (سادہ رسولی اور کینسر کے ٹیومر میں نمایاں فرق ہے)۔

ڈاکٹروں نے مشورہ دیا تھا کہ راولپنڈی ہسپتال میں جا کر اس بات کی تصدیق کروائی جائے کہ سادہ رسولی ہے یا کینسر۔ لڑکی کا بھائی ہومیوپیتھی علاج پر یقین رکھتا تھا وہ خود دمہ کا مریض تھا اور ہومیوپیتھی علاج سے شفایاب ہوا تھا۔ لہٰذا وہ اپنی بہن کو بھی میرے پاس لے آیا۔ لڑکی کا معائنہ کرنے کے بعد کونیم ۳۰ اور کارسی نوسینم ۲۰۰ دوائیں دی گئیں۔ علاج جاری ہے مریضہ کا ٹیومر سکڑ کر معمولی سا رہ گیا ہے۔ درد غائب ہو گئے ہیں اور مریضہ بہت خوش ہے کہ بغیر اپریشن اس کا علاج ہو رہا ہے۔ اور ایک ماہ اندر ہی اس قدر افاقہ ہو گیا ہے یہ مریضہ اگر ہومیوپیتھی علاج نہ کرواتی تو شاید اسے بیسیوں قسم کے معائنے اور ہزاروں روپے خرچ کروانے کے بعد بھی آرام نہ آتا اور پھر غریب عوام جنہیں دو وقت کی روٹی بھی میسر نہ ہو اتنا مہنگا علاج کروا بھی نہیں سکتے۔ ان کے لئے ہومیوپیتھی علاج رحمت خداوندی ہے۔ جو انہیں ڈاکٹروں کی بھاری فیسوں سے نجات دلا دیتا ہے۔

مجھے یہاں ہومیوپیتھی کی تعریف اور طب جدید کی توہین کرنا مقصود نہیں اور نہ ہی ان کی بنی نوع انسان کے لئے جاری خدمات کو نظرانداز کیا جا سکتا ہے۔ مجھے صرف اپنا نقطہ نظر بیان کرنا ہے اور عام پبلک کو ہومیوپیتھی کی افادیت سے آگاہ کرنا ہے۔ تاکہ وہ خود ہومیوپیتھی اور ایلوپیتھی کے فرق کو جان کر فیصلہ کر سکنے کے قابل بن سکیں۔ بعض دفعہ یوں بھی ہوا کہ مریض ایلوپیتھی کا ہر طرح علاج کروا چکنے کے بعد مایوس ہو کر یا کسی کے مشورہ پر ہومیوپیتھی کی طرف مائل ہوئے اور نہایت قلیل عرصہ میں صحت یاب ہو گئے ایسے مریض نہ صرف بعد میں خود ہی ہومیوپیتھی علاج کی افادیت کے قائل ہو گئے بلکہ ہمارے لئے ایک چلتا پھرتا اشتہار بھی بن گئے۔

آج سے کچھ عرصہ قبل لفظ "کینسر" کم ہی سننے میں آیا کرتا تھا لیکن اب یہ حال

Scanned by CamScanner

ہے کہ ہر قریہ اور بستی میں ایک آدھ کینسر کا مریض موجود ہے۔ ان کی حالت دیکھ کر دل کانپ جاتا ہے۔

طب جدید " ایلوپیتھی " میں کینسر کا ابھی تک کوئی حتمی علاج موجود نہیں۔ لیکن پھر بھی مریض کی زندگی بچانے کے لئے ڈاکٹر صاحبان قیمتی سے قیمتی ادویات اور انجکشن استعمال کرواتے ہیں۔ جن کا خاطر خواہ نتیجہ برآمد نہیں ہو رہا ہے اور کینسر کے مریض لقمہ اجل بنتے چلے جا رہے ہیں اس کتاب میں اپریشن کے بارے میں تفصیل سے لکھا گیا ہے کہ اور یہ بتانے کی کوشش کی گئی ہے کہ اپریشن کرانے سے مریض کی موت کے دن اور بھی قریب ہو جاتے ہیں اب وقت آگیا ہے کہ ہم سائنس اور طب جدید کے نام پر قربانی کا بکرا بننے والے مریضوں کو ہومیوپیتھک دوائیں دے کر بچا سکیں۔ زندگی و موت تو خدا کے ہاتھ ہے۔ ڈاکٹر کی کوششیں ہوا کرتی ہیں زیر نظر کتاب میں جس قدر ممکن ہو سکے ہیں۔ ثبوت کے طور پر کینسر کے کیس پیش کیئے گئے ہیں جو نامور ہومیوپیتھک ڈاکٹروں کے ہاتھوں شفایاب ہوئے ہیں اس لئے میں کینسر کو لاعلاج مرض نہیں سمجھتا ہوں۔ سینکڑوں مریض شفایاب ہو چکے ہیں۔

البتہ یہ ضرور ہے کہ کینسر کا علاج اتنا آسان بھی نہیں ہے اور نہ ہی کامل ڈاکٹروں کے بس کا روگ ہے اس کے لئے انتہائی محنت مشقت اور گہرے مطالعہ کی ضرورت ہے۔

ہمیشہ یہ بات ذہن میں رکھیں کہ آپ مرض کا نہیں مریض کا علاج کر رہے ہیں۔ صرف "کینسر" کے نام پر کسی مریض کا علاج کرنا ناکامی اور شرمندگی کا باعث ہو گا۔

اس کتاب کے لکھنے کا واحد مقصد انسانیت کے لئے درد بھرا دل رکھنے والے ہومیوپیتھک ڈاکٹروں کی راہنمائی کرنا ہے۔ اگر اس کتاب پر عمل کر کے کسی ایک بھی کینسر کے مریض کی جان بچالی گئی تو میں سمجھوں گا کہ میں اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا ہوں۔

آیئے ہم آج اس بات کا عہد کریں کہ ہم دکھی انسانیت کی خدمت ایک فرض اور عبادت سمجھ کر کریں گے اور لالچ اور طمع کو بیچ میں نہ آنے دیں گے۔

ڈاکٹر سید شفقت حسین جعفری

ہومیوپیتھ

دینہ - ضلع جہلم

کینسر کی وجوہات

ایلوپیتھک میڈیکل سائنس چند سالوں سے بڑی شدومد کے ساتھ کینسر کا سبب معلوم کرنے اور اس کا علاج ڈھونڈنے کی کوشش کر رہی ہے۔ آئے روز دنیا کے چوٹی کے سائنس دانوں اور ڈاکٹروں کی میٹنگ ہوتی رہتی ہیں۔ اور اعلانات بھی ہوتے رہتے ہیں کہ کینسر کا علاج دریافت کر لیا گیا ہے۔ لیبارٹریز میں کام کرنے والے اور مائیکروسکوپ کی مدد سے جرثوموں کی تلاش میں سرگرداں ماہرین کے بیانات اکثر اخباروں میں ہم پڑھتے رہتے ہیں ہر چھ ماہ بعد ایک نیا اعلان جاری ہوتا ہے کہ ایک ایسی دوا بنا لی گئی جو کینسر کو ختم کر سکتی ہے۔

کینسر کی ریسرچ کے لئے بنائے گئے خاص ہسپتالوں میں کروڑوں روپے خرچ کئے جاتے ہیں جن کا خوبصورت سا نام رکھا جاتا ہے۔ مثلاً انسٹی ٹیوٹ فار کینسر ریسرچ۔ کینسر ہسپتال وغیرہ وغیرہ۔

دوائیں کینسر کے مریضوں پر آزمائی بھی جاتی ہیں۔ لیکن پھر بھی کینسر کے مریض اسی طرح موت کا شکار ہو رہے ہیں۔ دنیا کو باور تو کرایا جاتا ہے کہ کینسر کے مریضوں میں اضافہ نہیں ہو رہا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ آج کینسر میں لوگ اس طرح مبتلا ہو رہے ہیں جیسے نزلہ و زکام میں مبتلا ہو رہے ہوتے ہیں۔ اس قدر تیزی سے یہ مرض پبلک کو لپیٹ میں لے رہا ہے کہ الامان والحفیظ یہ حالت جاری رہی تو کوئی گھر ایسا نہ بچے گا جس میں ایک آدھ کینسر کا مریض نہ ہو۔ بڑے شہروں کی بات تو رہنے دیں دیہاتوں میں بھی ہر جگہ کینسر کے مریض پیدا ہو رہے ہیں۔

کچھ عرصہ قبل کے اعداد و شمار کے مطابق انگلینڈ میں آج سے پچاس برس سے قبل کی نسبت ساڑھے چار گناہ کینسر کے مریضوں میں اضافہ ہوا ہے۔

امریکہ میں ۱۸۹۰ء میں کینسر سے مرنے والوں کی تعداد ۱۸۵۳۶ تھی۔ ۱۹۰۰ء میں ۲۹،۲۲ اشخاص کینسر کی بھینٹ چڑھ گئے اور موجودہ اعداد و شمار یہ ہیں کہ ہر سال ۸۰،۰۰۰ ہزار سے زیادہ کینسر کے مریض لقمۂ اجل بن جاتے ہیں۔ فلاڈلفیا کی میڈیکل سوسائٹی کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے ڈاکٹر جون۔ اے میکلین Dr. John A. McGlinn نے

انکشاف کیا کہ ہر تین اشخاص میں سے ایک شخص اور ہر گیارہ عورتوں میں سے ایک عورت کینسر میں مبتلا ہو کر مر جاتے ہیں۔ اور ۳۵ سال عمر کے بعد ہر ۱۷ آدمیوں میں سے ایک اور ہر ۹ عورتوں میں سے ایک عورت کینسر کے مرض سے موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں۔ اپریشن کرانے والے مریضوں میں سے ایک تہائی کینسر کے مریضوں کی ہوتی ہے جو لقمۂ اجل بن جاتے ہیں۔ اوپر کے اعداد و شمار سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ کینسر سے اموات میں ہر سال اضافہ ہوتا جا رہا ہے اور اس پر قابو نہیں پایا جا سکا اور نہ ہی اس کا علاج دریافت ہو سکا ہے۔

ہمارے مہربان سرجن ہر پھوڑے کو کینسر سمجھ کر اپریشن کر ڈالنے میں ہی خیریت سمجھتے ہیں لیکن یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ اپریشن کینسر کا حتمی علاج نہیں ہے بلکہ اپریشن کرانے کے بعد مریض موت سے اور قریب ہو جاتا ہے۔

سرجن جسم کے اس حصے کو کاٹ کر علیحدہ کر دیتا ہے جو کہ مبتلائے مرض ہوتا ہے لیکن کینسر کے کروڑوں جراثیم جو خون کے اندر موجود ہوتے ہیں پھولتے پھلتے اور دوبارہ کینسر پیدا کرنے کا باعث بن جاتے ہیں۔

ایک اور حقیقت جسے سرجن نظرانداز کر دیتا ہے وہ یہ کہ ہر اپریشن مریض کے اعصاب پر شاق کا اثر رکھتا ہے اور اس سے اعصاب کمزور ہو جاتے ہیں۔ مریض کی قوت مدافعت کم ہو کر کینسر کے مرض کو بڑھنے میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔

یہ کہا جاتا ہے کہ اپریشن کے بعد زخم بڑے جلدی مندمل ہو جاتے ہیں ایسا کیوں ہوتا ہے؟

اس لئے کہ قدرت انسان کو تندرست رکھنا چاہتی ہے لہٰذا اس زخم کو جلد از جلد بھر کر انسان کو بچانا چاہتی ہے۔ اگر پرانے مفروضے کو ہی سچ مان لیا جائے کہ کینسر ایک مقامی بیماری ہے اور اپریشن سے دور ہو سکتی ہے تو اس کا علاج ایلوپیتھک طریق پر کیوں نہیں ہو سکا اور بجائے کم ہونے کے کینسر کے مریضوں میں دن دگنی اور رات چوگنی ترقی ہو رہی ہے۔ کیا ہمارے غلط سوچنے اور غلط علاج سے تو ایسا نہیں ہو رہا ہے؟ (لمحہ فکریہ)

اب وقت آ گیا ہے کہ ہم اپنے آباؤ اجداد کی سوچ کو ترک کر کے خود سوچیں اور اس عفریت کو ختم کرنے کی مل بیٹھ کر کوئی تدبیر کریں۔

Scanned by CamScanner

میرا ذاتی خیال ہے کہ یہ مقامی بیماری نہیں ہوتی بلکہ مزاجی (Constitutional) بیماری ہے جو خون میں موجود ہوتی ہے اور اس کا کامیاب علاج بھی مزاجی ہونا چاہیے۔

یہ کہنا کہ کینسر لاعلاج مرض ہے کیونکہ فلاں اتھارٹی نے ایسا کہا ہے غلط سوچ ہے اور بزدلی ہے۔ ہم اس انتظار میں ہیں کہ امریکہ اور یورپ سے کسی روز خبر آئے گی کہ کینسر کی دوا تیار کر لی گئی ہے ہمیں اس وقت کا انتظار نہیں کرنا چاہیے۔

آگ لگ جائے تو پانی سے بجھ سکتی ہے۔ لیکن ۔

ع ساون جو آگ لگائے اسے کون بجھائے

عقل مند کے لئے اشارہ ہی کافی ہے۔

ہمارے ملک میں لاکھوں لوگ کینسر میں مبتلا درد اور تکلیف سے تڑپ رہے ہیں کیا ہم ان غریبوں کی مدد کے لئے کچھ نہیں کر سکتے۔

میرا اس کتاب کے لکھنے کا واحد مقصد ہومیوپیتھک ڈاکٹروں کو کینسر کے مرض کی طرف توجہ دلانا ہے۔ کسی دوسرے طریق علاج کو مسترد کرنا نہیں ہے اور میں اس بات پر یقین رکھتا ہوں کہ اگر ہم مریض کی قوت حیات (Vitality) کو برقرار رکھ سکیں تو کینسر کا خطرہ باقی نہیں رہ جاتا۔

ہمارا روزمرہ کا مشاہدہ ہے کہ کینسر کے مریض کے اعصاب کمزور ہو چکے ہوتے ہیں۔ اور اس کی قوت حیات جواب دے چکی ہوتی ہے۔

یہی ایک نقطہ ہے جسے اگر ہم سمجھ لیں تو ہم کامیابی کے ساتھ کینسر کا قلع قمع کر سکتے ہیں۔

ہر وبائی مرض۔ تا غذ بخار۔ نمونیہ۔ ڈپتھیریا وغیرہ مریض کی قوت کو ختم کر دیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے مزاحمت ختم ہو جانے پر مرض اپنا پورا تسلط جما لیتا ہے انسان کے اعصاب پر اثرانداز ہونے والے واقعات مثلاً جنگ' مہنگائی' تحفظ کا فقدان' غنڈوں سے اور لٹیروں سے خطرہ' اعصاب پر زبردست بوجھ ڈالتے ہیں جس کے نتیجے میں اعصاب کمزور ہو کر جسم کی قوت مدافعت کو کمزور کر دیتے ہیں اور کینسر کے لئے میدان صاف ہو جاتا ہے۔ غم و فکر رنج و الم نہ صرف کینسر کا ہی باعث ہوتے ہیں بلکہ ٹیوبرکولس اور نمونیہ بھی اسی زمرے میں آتے ہیں۔ (غم کا اثر براہ راست پھیپھڑوں پر ہوتا ہے)۔

Scanned by CamScanner

بنی نوع انسان کو پیٹ میں ہونے والی بیماری کینسر کی وجوہات مندرجہ ذیل ہو سکتی ہیں۔

فکر رنج و غم

فکر اور اندیشہ رنج و غم سے اعصاب کمزور ہو جاتے ہیں اور جسم کی بیماری کے خلاف مدافعت کی قوت کمزور ہو جاتی ہے اس طرح کینسر کے لئے راستہ صاف ہو جاتا ہے۔ ویسے ان ممالک میں جہاں پاگل پن میں مبتلا مریض زیادہ پائے جاتے ہیں۔ دوسرے نمبر پر کینسر کے مریض آتے ہیں۔ امریکہ کے شہر [illegible] میں پاگلوں کی تعداد دیگر دوسرے ملکوں کی نسبت زیادہ ہے۔ وہاں پر کینسر کے مریضوں میں ۱۹۶۱ء کی نسبت آج ۸۱۲ فیصد اضافہ ہوا ہے۔

چیچک کا ٹیکہ

[illegible] ممالک [illegible] میں [illegible] ٹیکہ لگانے کا رواج ہے۔ ان میں [illegible] مریضوں کی تعداد [illegible] کی طرف سے [illegible] کی قدرت کی [illegible]

گوشت خوری

گوشت خوری [illegible]

اموات میں [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ہیں۔

بمبئی میں ۱۸۷۵ء کے اعداد و شمار کے مطابق ۱۰۰۰۰ انسانوں میں ایک کینسر کا مریض ہوتا تھا اور انگلینڈ میں ۱۰۰۰۰ میں 5.5 کینسر کے مریض پائے جاتے تھے۔ مصر کی افریقی نسل جو سبزی خور ہے اور عربوں میں ایک بھی کینسر کا مریض نہ تھا۔

Monastery of the grand Trappe میں جہاں پر کہ چائے کافی اور گوشت کھانے کی ممانعت تھی پچھتر سال تک ایک بھی کینسر کا کیس نہیں ہوا۔

چائے اور کافی

چائے یا کافی معدہ کی اندر والی جھلی (استر) پر جمی ہوئی تہہ (Coat) کو اور اعصاب کو کمزور کرتی ہے' جس کی وجہ سے کئی قسم کے بگاڑ جسم کے اندر پیدا ہوتے ہیں۔ ان تمام ممالک میں جہاں لوگ کثرت سے چائے یا کافی کا استعمال کرتے ہیں' کینسر کے مریضوں کی زیادہ تعداد پائی جائے گی۔

امریکہ میں بلیک کافی کثرت سے پی جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر پانچواں امریکی فتور معدہ اور گیس کی تکلیف میں مبتلا نظر آتا ہے اور کینسر کے مریضوں میں اضافہ ہوتا چلا آ رہا ہے ۔ دنیا کے ۳۱ ممالک جہاں چائے اور کافی پینے کا کثرت سے رواج ہے۔ ۲۵ ممالک میں شرح اموات زیادہ ہیں۔ امریکہ کی پوری قوم اعصابی مریض ہے اور پاگلوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ دنیا کی ہر نعمت کے موجود ہونے کے باوجود سب سے زیادہ خودکشی کے واقعات امریکہ میں ہوتے ہیں۔ (لمحہ فکریہ) یہ بات ہرگز نہ بھولیں کہ اگر اعصابی کمزوری نارمل سٹینڈرڈ سے کم ہو جائے تو کینسر کا حملہ ہو جاتا ہے۔

شراب نوشی

نشہ آور اشیاء شراب' چرس' افیون اور ہیروئن وغیرہ کا استعمال کینسر کو دعوت دیتا ہے۔

ان تمام ممالک میں جہاں کھلے بندوں یا چوری چھپے نشہ آور اشیاء استعمال کی جاتی ہیں کینسر کے مریض زیادہ ہیں۔ انگلینڈ میں شراب خانوں کے مالکوں یا شراب کا کاروبار کرنے والوں میں شرح اموات عام آدمی کی نسبت پانچ گنا زیادہ ہیں۔

بیئر شراب پینے والے شہروں' جرمنی کے میونخ' ڈنمارک کے کوپن ہیگن وغیرہ میں

Scanned by CamScanner

کینسر میں زیادہ لوگ مبتلا ہیں۔ انسان کو رہنے اور کھانے پینے کے طریق سمجھانے کی ضرورت ہے۔ ہر کام میں اعتدال اچھی بات ہے۔ خالص پانی' خالص ہوا اور خالص خوراک صحت کو برقرار رکھنے میں مددگار ہوتی ہے۔

سبزیوں کے زیادہ استعمال سے اور چائے اور کافی کے کم استعمال سے ہم اپنی صحت کو برقرار رکھ سکتے ہیں۔ گوشت موٹا گائے یا بھینس کا قطعی نہیں کھانا چاہیے سوائے عید قربان یا کسی اور خاص موقع کے (شادی وغیرہ) بکرے کا گوشت ہفتہ میں صرف دو دفعہ۔

ولایتی مرغی اور اس کا انڈا بھی کینسر کی وجہ ہو سکتی ہے کیونکہ مرغی کو انتہائی بدبودار خوراک کھلائی جاتی ہے اس خوراک کے نتیجے میں بننے والا گوشت یا اس مرغی کا انڈا انسانی صحت کے لئے مضر ہو سکتا ہے۔ فکر اور اندیشوں سے نجات حاصل کریں اور مشکلات کا کوئی نہ کوئی خاطر خواہ حل تلاش کریں۔ یونہی کڑھتے نہ رہیں۔

ان ہدایات پر عمل کر کے ہی ہم کینسر جیسے عفریت سے بچ سکتے ہیں ورنہ یہ ہم سب کو کھا جائے گا۔ ہمیں اپنے آباؤ اجداد کے سادہ رہن سہن کے طریق اپنانے چاہئیں۔

تہذیب حاضر کی رنگینیاں' عیاشیاں' شراب کے نشے' سگریٹ نوشی' کباب' کڑاہی گوشت' چپلی کباب اور اس قسم کی مضر صحت غذائیں' چائے کافی کا کثرت سے استعمال سوائے کینسر پیدا کرنے کے اور کوئی مفید کام نہیں کرتیں۔

کینسر چاہے کتنا ہی بڑھ گیا ہو مریض کی حالت کتنی ہی خراب ہو گئی ہو۔ مرض کو رفع کرنے کے لئے دو باتوں کا دھیان رکھنا ضروری ہے۔

پہلی بات

کوشش کی جائے کہ مریض کی قوت حیات بحال ہو جائے اور وہ نارمل کے قریب ہو جائے۔

دوسری بات

دیکھنا یہ ہے کہ مریض ہماری دواؤں کے ردعمل کو برداشت کر سکتا ہے یا نہیں دوسرے لفظوں میں مریض کے جسم میں قوت مدافعت پیدا کی جائے کہ وہ مرض کا مقابلہ کر سکے۔ اس لئے چاہیے یہ کہ مریض کو طاقت ور غذائیں اور دوائیں دی جائیں جو ٹانک کا

Scanned by CamScanner

کام کریں۔ اگر اس میں مزاحمت پیدا نہ ہو سکے گی تو کینسر بھی رفع نہ ہو سکے گا۔ مریض کی نبض' آنکھوں کی روشنی چہرے اور معدہ کی قوت سے پتہ چلتا رہتا ہے کہ مریض میں کچھ قوت آ گئی ہے اس طرح مرض کے پھیلنے کے خلاف ایک دفاعی لائن قائم ہو جائے گی اس طرف توجہ نہ دی گئی تو مرض پھیلنے میں رکاوٹ نہ ہونے کی وجہ سے مریض صحت یاب نہ ہو سکے گا۔

Scanned by CamScanner

سرجری (اپریشن) کینسر کا علاج نہیں

امریکہ جیسے ترقی یافتہ ملک میں جہاں علاج کی ہر سہولت موجود ہے صرف کینسر کے مرض میں مبتلا ہو کر ہر سال ۸۰،۰۰۰ سے زیادہ آدمی مرجاتے ہیں۔ ان میں سے قریباً ۹۵ فیصد اگر اپریشن نہ کرواتے تو بچ سکتے تھے۔ ان کی قبروں پر لگے ہوئے کتبوں پر لکھا جانا چاہیے "سائنس کے نام پر ذبح ہو جانے والے کینسر کے مریض"

گذشتہ دو سو (۲۰۰) سالوں سے جدید سائنس کے پیروکاروں کی کثیر تعداد کینسر کو ایک مقامی مرض سمجھتی چلی آ رہی ہے اور ان کا وطیرہ بن گیا ہے کہ اس عضو کو کاٹ دیا جائے جو کینسر زدہ ہے یا کینسر کی طرح ہے۔

لندن کینسر ہسپتال کے سرجن ڈاکٹر تھامس ڈبلیو کک (Dr. Thomas W. Cook) کا بیان ہے کہ ۱۸۵۱ء سے ۱۸۶۳ء تک لندن کینسر ہسپتال میں کینسر کے ۴۱۳ مریضوں کا اپریشن کیا گیا۔ اوسط وقت جس میں کہ کینسر کی دوبارہ پیدائش ہو گئی۔ ساڑھے چھ ماہ تھا۔ سکاٹ لینڈ کے ڈاکٹر منرو (Dr. Monroe) نے ساٹھ کینسر کے مریضوں کا اپریشن کیا ایک سال کے آخر تک ساٹھ میں سے صرف چار مریض بچ سکے اور ۵۶ اپریشن کے بعد مر گئے۔

ڈاکٹر ایلی جی جونز (ایم ڈی) (Dr. Eli G. Jones MD) لکھتے ہیں کہ میرے ریکارڈ پر زبان کے کینسر کے پچاس مریض ہیں جن کا اپریشن کیا گیا تھا۔ ان میں سے ایک بھی شفایاب نہیں ہوا۔

رائل کالج آف لندن کے ڈاکٹر جیمس ووڈ (Dr. James Wood) کا بیان ہے۔ میں نے قریب ایک ہزار کینسر کے مریضوں کا اپریشن کیا ہے۔ ان میں سے ۹۹۴ کو دوبارہ کینسر کی تکلیف واپس پیدا ہو گئی سوائے چھ مریضوں کے اور وہ کینسر کے حقیقی مریض نہ تھے۔

سرجری کے ایک اور ماہر استاد سر بنجمن بروڈی (Sir Benjamin Brodie) کا بیان ہے کہ میں نے ۵۰۰ عورتوں کے پستان کے کینسر کا اپریشن کیا ہے اور اب میں کسی عورت کے پستان نہیں کاٹوں گا جب تک اپریشن سے قبل میں اس مریضہ کو یہ بات اچھی طرح سے نہ سمجھا دوں کہ اپریشن سے اس کی زندگی کے دن زیادہ نہیں ہو جائیں گے۔

Scanned by CamScanner

انگلستان کے مایہ ناز ڈاکٹر سر جیمس پیگٹ (Sir James Paget) کینسر کے متعلق تقریر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"اپریشن کر کے کینسر کے مادہ کو جدا کر دینے کے بعد کینسر کے دوبارہ لوٹ کر نہ آ جانے کے مواقع ۵۰۰ میں سے صرف ایک ہے۔ میری اپنی پریکٹس کے دوران پانچ مریضوں میں سے چار ایسے ہوتے ہیں جن کا کینسر کا اپریشن ہوتا ہے اور دوبارہ کینسر پیدا ہو جاتا ہے اور دوبارہ پیدا ہونے والا مرض کینسر پہلے کی نسبت زیادہ شدید اور مہلک ہوتا ہے۔ (درخت کاٹ دو تو تازہ کونپلیں تیزی سے پھوٹ نکلتی ہیں)۔

۱۵۰ برس گذرے ڈاکٹر ہانمن نے لوگوں کو بتایا کہ کینسر مقامی مرض نہیں ہوتا بلکہ ایک مزاجی مرض ہوتا ہے اور اس کی نمود خون کے اندر ہوتی ہے۔ خون کو مصفا کیے بغیر صرف مقامی طور پر کینسر زدہ حصہ کو جدا کر دینا علاج نہیں ہوا کرتا بلکہ اس طریقہ سے مریض کی حالت اور بھی خراب ہو جاتی ہے۔ کسی قسم کا مقامی (بیرونی) علاج کینسر کو دور نہیں کر سکتا اس لئے کہ اس کی جڑیں خون کے اندر ہیں۔ اپریشن سے کبھی بھی کینسر کا مریض شفایاب نہیں ہوتا بلکہ اس کی موت کی تاریخ اور بھی قریب آ جاتی ہے اور اگر کوئی بچ بھی رہا تو درد سے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر اور دکھ تکلیفیں سہ کر چند ماہ یا سال جی بھی لیا تو یہ جینا کس کام کا۔"

ڈاکٹر جون (امریکہ) لکھتے ہیں کہ پستان کے کینسر کی ایک مریضہ کو دیکھنے کا اتفاق ہوا اس کا تین دفعہ اپریشن ہو چکا تھا۔ آخری اپریشن کے بعد سرجن نے مائیکروسکوپ کی مدد سے مریضہ کا اچھی طرح معائنہ کرنے کے بعد کہا کہ میں گارنٹی دیتا ہوں کہ اب دوبارہ کبھی بھی کینسر پیدا نہیں ہو گا۔ لیکن چھ ماہ کا عرصہ بھی نہ گذرا تھا کہ کینسر دوبارہ پیدا ہو گیا۔
ڈاکٹر تھامس سکینر مشہور گائناکالوجسٹ (Dr. Skinner) اور ہومیوپیتھی کے شدید مخالف۔ ہانمن اور ان کے ساتھیوں کو پبلک کو دھوکا دینے والے کہا کرتے تھے۔

اتنے مخالف کہ لیور پول کی میڈیکل کونسل (جسکے ممبران ڈاکٹر اور سرجن ہوتے ہیں) میں ہومیوپیتھی کے خلاف بل پاس کرانے میں اہم کردار ادا کیا اس بل کے تحت جو ڈاکٹر یا سرجن کونسل کا ممبر ہوتے ہوئے ہومیوپیتھی کی پریکٹس کرے گا اسے کونسل کی ممبرشپ سے محروم کر دیا جائے گا۔ خدا کی قدرت یہی ڈاکٹر سکنر ایک دفعہ بیمار پڑ گئے۔ اپنی تصنیف

Scanned by CamScanner

ہومیوپیتھی اور گائناکالوجی (Homoeopathy and Gynecology) میں لکھتے ہیں۔

"گزشتہ تین سالوں سے جہاں تک میری پریکٹس کا تعلق ہے نہ ہونے کے برابر تھی۔ اس دوران ۲۱ ماہ تک میں دو گھنٹوں سے زیادہ ایک وقت میں نہ سو سکا اور ایک دفعہ سے زیادہ مرتبہ یوں بھی ہوا کہ کچھ ہفتے دن رات بے ہوشی طاری رہی اور مجھے یہ نہ معلوم ہو سکا کہ میرے ساتھ کیا بیت رہی ہے۔

میں پھر دہراؤں گا کہ ایلوپیتھی کی دوائیں مجھے فیض نہ پہنچا سکیں بلکہ ان کے استعمال سے میرے مرض میں اور بھی اضافہ ہوا۔

یہ امر باعث دلچسپی ہو گا کہ بورک اور ٹیفل امریکہ کی تیار کردہ ہومیوپیتھک دوا سلفر ایک لاکھ طاقت کی چند خوراکوں کے استعمال سے میری قبض غائب ہو گئی۔ معدہ کی تیزابیت جو کہ مجھے ساری زندگی رہی' بے خوابی' غذا کا اچھی طرح جزو بدن نہ بننا اور عام کمزوری جاتی رہی۔ میرا ذہن اور جسم پوری توانائی سے کام کرنے لگے اور میں زندگی گزارنے کے قابل انسان بن گیا۔"

آگے چل کر دوبارہ لکھتے ہیں۔

"میرے ذہن پر جو بوجھ تھا اتر گیا' اور جب مجھے اس بات کا تجربہ ہوا کہ ہومیوپیتھی دواؤں سے عورتوں کے پوشیدہ امراض کا علاج بغیر کسی دوا کے بیرونی استعمال کے' رحم کو جلائے بغیر' (رحم کے کینسر (زخم) کو بیرونی طور پر جلا کر ختم کرنے کا رواج اس وقت رائج تھا) اور بغیر کسی آلہ کے بیرونی طور پر رحم کے اندر داخل کر کے خون کو جاری کرنے کے' کامیابی کے ساتھ اندرونی طور پر ہومیوپیتھک دواؤں کے کھلانے سے ہو سکتا ہے۔ تو میں ہومیوپیتھی کا سب سے بڑا مداح بن گیا۔"

ہر باخبر ڈاکٹر کو چاہیے کہ وہ میکینکل طریق ترک کر کے عورتوں کا ہومیوپیتھی دواؤں سے علاج کیا کرے عورتوں کے پوشیدہ امراض کا سرجیکل آلات سے علاج اس زمانے کا سب سے بڑا سکینڈل (Scandal) ہے۔" (پیدائش کے وقت سرجیکل آلات رحم میں داخل کرنے کی وجہ سے صرف امریکہ میں ہر سال 60,000 عورتیں رحم کے کینسر میں مبتلا ہو جاتی ہیں)۔

ڈاکٹر سکنر کینسر کے اپریشن کے بھی خلاف تھے۔ ان کے خیال کے مطابق اپریشن

Scanned by CamScanner

سے کینسر ختم نہیں ہو جاتا بلکہ دوبارہ پیدا ہو جاتا ہے اور ناحق مریض کو ایک تکلیف دہ حالت سے گذرنا پڑتا ہے۔

Homoeopathy and Gynecology میں کینسر کے متعلق لکھتے ہیں۔

"ایک بات ضرور یاد رکھیں۔ ڈاکٹری پیشے سے تعلق رکھنے والا کوئی بھی شخص کچھ بھی کہے، کینسر جسے حقیقی کینسر کہتے ہیں مزاجی بیماری ہوتی ہے اور کبھی بھی مقامی بیماری نہیں ہوا کرتی۔ یہ خون اور رگ ریشہ کو پوری طرح اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے۔"

ایک وقت آئے گا جب پبلک کی آنکھیں کھل جائیں گی اور قطع برید کرنے والا سرجن کا نشتر ماضی کا قصہ بن جائے گا۔

جرمن ڈاکٹر (Dr. F. Gisevius Jun) رحم کے کینسر یا ٹیومر کا علاج ہومیوپیتھی دواؤں سے کرنے کو اولیت دیتے تھے۔ وہ اپنی تصنیف

Handbuch Der Homoeopathischen Heillehr میں لکھتے ہیں۔

ترجمہ۔ رحم کے کینسر میں یہ فیصلہ کرنا کہ اپریشن کیا جائے یا نہ کیا جائے ایک کٹھن مرحلہ ہے۔ تاہم یہ بات عیاں ہے کہ صرف ان مریضوں کا اپریشن کیا جائے جن میں کامیابی کی امید ہو۔

اس میں کسی قسم کے شبہ کی گنجائش نہیں کہ ہومیوپیتھک دواؤں سے سرجن کے نشتر کی نسبت بہتر نتائج حاصل ہوتے ہیں۔

"اپریشن کے بعد مرض دوبارہ واپس آ جاتا ہے" ڈاکٹر گرئور لکھتے ہیں۔

"یہ ایک حقیقت ہے کہ بہت دفعہ کینسر کا مرض ہومیوپیتھک دواؤں کے استعمال سے یا تو ختم ہو گیا یا اس کی شدت میں کمی آ گئی۔"

جرمن ڈاکٹر (Dr. Karl Stauffer) اپنی کتاب Homoeotherapie میں کینسر کے متعلق لکھتے ہیں۔

"جن کینسر کے مریضوں کا اپریشن کیا گیا۔ انہوں نے بہ نسبت ان مریضوں کے جن کا اپریشن نہیں کیا گیا زیادہ اذیتیں برداشت کیں۔ مرض پورے جسم میں پھیل گیا اور بہت سی پیچیدگیاں پیدا ہو گئیں۔ میں اپنے کینسر کے مریضوں کو صاف الفاظ میں متنبہ کئے دیتا ہوں۔"

Scanned by CamScanner

ڈاکٹر گریمر (Dr. Grimmer) کینسر کی وجہ بے تحاشا ایلوپیتھک دواؤں کے استعمال کو بتاتے ہیں۔

Cancer is largely a medical disease partly caused by the modern methods of treatment.

دواؤں کے بے تحاشہ استعمال سے مریض کے جسم کی قدرتی مدافعت کمزور ہو جاتی ہے اور کینسر کے لئے راستہ صاف ہو جاتا ہے۔ گویا کینسر مرض کیخلاف جنگ کرنے کی جسم کی آخری کوشش ہوتی ہے۔

ڈاکٹر ایلے جی جون ایم ڈی (امریکہ) اپنی کتاب کینسر اور اس کا علاج میں لکھتے ہیں کہ ' نیویارک کی ریاست میں ایک خاتون کے پستان کے کینسر کا آٹھ دفعہ اپریشن ہوا اور مرض پہلے سے بھی زیادہ شدت کے ساتھ نمودار ہوا۔

ایک اور عورت کے پستان کے کینسر کا ۱۲ دفعہ اپریشن ہوا اور آخر وہ وفات پا گئی۔ اس طرح کے بیسیوں کیس میری نظروں سے گذرے جن کا بہت دفعہ اپریشن ہوا لیکن مرض دوبارہ لوٹ آتا رہا۔ آخر موت نے ہی انہیں اس اذیت سے چھٹکارا دلوایا۔"

کینسر کے ٹیومر یا پھوڑے کی آخر کچھ علت بھی تو ہوتی ہو گی جب تک اس علت کا علاج کر کے مریض کو صحت یاب نہیں کیا جاتا محض نشتر سے ٹیومر کو کاٹ کر علیحدہ کر دینے سے کبھی بھی کینسر جسم سے ختم نہیں ہوتا۔

اور اگر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ صرف کینسر کے عضو کو کاٹ کر علیحدہ کر دینے سے کینسر کا مریض صحت یاب ہو جاتا ہے تو وہ اپنے آپ کو دھوکا دے رہا ہے۔

کینسر پر نشتر چلانے کی قانونی طور پر پابندی ہونی چاہیے ہم نے آج تک حقیقی کینسر کو نشتر کے استعمال کے بعد غائب ہوتے نہیں دیکھا۔

بیماری کا علاج ہونا چاہیے نہ کہ بیماری کے نتیجے کا۔ انگلستان کے مایہ ناز ڈاکٹر برنٹ نے بہت سے کینسر کے مریض ہائیتل ہومیوپیتھک دواؤں کی مدد سے شفایاب کیے۔

انٹرنیشنل ہومیوپیتھک کانگریس کے اجلاس میں ڈاکٹر ہنٹر کوپر (Dr. Hunter Cooper) نے کینسر کے مریضوں کا ذکر کیا جو ان کے ہاتھوں ہومیوپیتھک دواؤں سے صحت یاب ہوئے۔ ڈاکٹر کلارک ڈکشنری آف ہومیوپیتھک میٹریا میڈیکا جلد دوئم میں ڈاکٹر ہنٹ کو پہلے معدہ کے کینسر کے متعلق لکھتے ہیں کہ آرینتھو کیلم کی واحد خوراک سے صحت یاب ہوا۔

Scanned by CamScanner

میں نے خود لندن میں کینیا کی ایک مسلمان لڑکی شہناز کا معدہ کا کینسر آر نیتھو کی واحد خوراک سے ٹھیک کیا۔ ایلوپیتھک ڈاکٹر حیران رہ گئے کہ یہ کس طرح ممکن ہو سکتا ہے۔

امریکن سرجن ڈاکٹر ایڈمنڈ کارلیٹون (Dr. Edmond Carleton)

Homoeopathy in Medicine and Surgery میں لکھتے ہیں۔

"صرف بیماری کے نام پر کینسر یا کسی اور بیماری کا علاج ناممکن ہے اور یہ مریض کے لئے نفع بخش بھی نہیں ہے۔ میں نے مختلف اقسام کے کینسر کے مریضوں کا علاج ان کی علامات مرض کے عین مطابق ان بالمثل دواؤں سے کیا جو کہ تندرست انسانوں کو کھلانے پر اس طرح کی علامات پیدا کرتی ہیں جو ان بیماروں میں موجود تھیں چاہے وہ کینسر ہو یا کوئی اور بیماری"۔

سرجری سے بنی نوع انسان کو بے حد فوائد حاصل ہیں لیکن آج کل جو ہر مرض کو دور کرنے کے لئے اپریشن کا فیشن چل نکلا ہے انتہائی نقصان دہ ہے۔ اس کے یہی معنی ہوئے کہ ایلوپیتھک دوائیں علاج کے معاملہ میں فیل ہو گئی ہیں۔

ڈاکٹر جون کلارک کے الفاظ ہیں۔

"دواؤں کے امراض پر قابو نہ پا سکنے کی وجہ سے ہی سرجری کا جھنڈا بلند ہوا ہے۔ اور یہی اس بات کا کھلا ثبوت ہے کہ دوائیں(۱) علاج کے قابل نہیں رہیں۔"

اس کے برعکس ہومیوپیتھک دوائیں بغیر اپریشن کے پیچیدہ سے پیچیدہ امراض کا بھی قلع قمع کر دیتی ہے۔ مندرجہ ذیل کیس سے ہومیوپیتھک دواؤں کی افادیت کا اندازہ ہو جاتا ہے۔

(۱) ایلوپیتھک دوائیں

Scanned by CamScanner

ایک تاریخی واقعہ

یہ کیس اگرچہ بہت پرانا ہے۔ لیکن کینسر کے علاج میں ہومیوپیتھی کی کامیابی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

جنوری ۱۸۴۱ء میں نپولین بونا پارٹ کے خلاف لڑنے والی اتحادی فوجوں کے آسٹروی فیلڈ مارشل کونٹ راڈزکی (Field Marshal Count Radetzke) آنکھوں کی ایک بیماری میں مبتلا ہو گئے۔ ہومیوپیتھک لیگ ٹریکٹس میں ڈاکٹر آر۔ای۔ڈوگون لکھتے ہیں۔

جنوری ۱۸۴۱ء آسٹریا کے نامی گرامی فیلڈ مارشل کونٹ ایڈزکی کی دائیں آنکھ میں گومڑ پیدا ہو گیا جس کی وجہ سے آنکھ کا ڈھیلا باہر نکل آیا تھا اور گذشتہ اکتوبر سے بڑھتا ہی چلا آ رہا تھا۔ بادشاہ فیلڈمارشل کو بہت چاہتا تھا۔ اس لئے اپنے ذاتی معالج پروفیسر جیگر کو جو کہ ویانا کی اکیڈمی میں اپتھالمالوجی کے پروفیسر تھے۔ فیلڈمارشل کے علاج کی خاطر میلان روانہ کیا تاکہ وہاں جا کر اپتھالمالوجی کے پروفیسر ڈاکٹر فلیز اور فیلڈمارشل کے ذاتی معالج سٹاف سرجن ہرنگ جو کہ ہومیوپیتھی کی پریکٹس کرتے تھے۔ دونوں سے صلاح مشورہ کر کے اس کیس کے سلسلہ میں حتمی رائے پیش کریں۔

۲۶ جنوری کو تینوں ماہرین کا اجلاس ہوا۔ نہایت غور و فکر سے مریض کا معائنہ کرنے کے بعد فیصلہ دیا گیا کہ مریض کی آنکھ میں کینسر کی قسم کا زم کھمبی کی طرح ٹیومر ہے۔

اپتھالمالوجی (ماہرین امراض چشم) کے دونوں پروفیسروں کا متفقہ فیصلہ تھا کہ مرض لاعلاج ہے اور ان کے پاس کوئی دوا نہیں جو اس مرض کو دور کر سکے وقت مریض کی زندگی کا خاتمہ کر دے گا۔

اور انہوں نے مریض کے لئے کوئی دوا بھی تجویز نہ کی ڈاکٹر ہرنگ بھی فاضل ڈاکٹروں کی رائے سے کسی حد تک متفق تھے کہ عام رائج طریق العلاج (ایلوپیتھی) سے مرض کا علاج ممکن نہیں ہے لیکن ان کا خیال تھا کہ ہومیوپیتھی سے مریض کو شفا ہو سکتی ہے۔ مریض نے بھی ڈاکٹر ہرنگ کی رائے سے اتفاق کرتے ہوئے فیصلہ کر لیا کہ وہ سوائے ہومیوپیتھی کے کوئی اور علاج نہیں کروائے گا۔ ڈاکٹر ہرنگ کے زیر علاج ہومیوپیتھک دواؤں کے استعمال سے ستر سالہ ضعیف مریض کی آنکھوں کی اس بھیانک بیماری میں افاقہ ہونے لگا اور ۱۹ مارچ تک مرض مکمل طور پر جاتا رہا اور دیکھنے میں دونوں آنکھیں ایک جیسے

Scanned by CamScanner

نظر آتی تھیں کوئی فرق محسوس نہ ہوتا تھا۔

فیلڈ مارشل کے ہومیوپیتھک معالج ڈاکٹر ہرنگ لکھتے ہیں۔

"ایک سخت بنفشی اور نیلے رنگ کے ٹیومر نے پوری آنکھ کو لپیٹ میں لیا ہوا تھا اور آنکھ کے ڈھیلے کو باہر کی طرف دھکیل دیا تھا۔ پلکوں کے نیچے ملائم کھمبی کی قسم کا ٹیومر تھا اور اسے دبانے سے درد کرتا تھا اور اس میں سے خون جاری ہو جاتا تھا۔ آنکھ کا ڈھیلہ بیرونی کونے کی طرف دھکیل دیا گیا تھا اور حرکت سے عاری تھا۔

مریض ٹیومر میں چیرنے والے جلن دار درد بتاتا تھا اور خارش بھی درد کے ساتھ ہوتی تھی۔ آنکھ میں بذات خود درد نہ تھا۔ لیکن بصارت اس قدر خراب ہو چکی تھی کہ ہر شے سیاہ نظر آتی تھی۔ پلکیں پھیلی ہوئی اور ان میں ورم تھا۔ سیاہ اور نیلی پڑ گئی تھیں حرکت نہ کر سکتی تھیں۔ خاص کر پلکوں کا سفید پردہ، گولائی میں بالوں والی جگہ اور آنسو کی نالی کی جگہ پر گوشت سرخ نرم اور گندا تھا جو مسوں سے بھرا ہوا تھا۔ (یہ کیس مکمل طور پر ڈاکٹر ہرنگ کے حوالے کر دیا گیا تھا)۔ شروع میں آرسنک ۳۰ سورینم ۳۰ اور ہر بلیٹن ۳۰ طاقت کی دواؤں کا استعمال کرایا گیا۔

کاربوانیملس ۳۰ دینے سے ٹیومر سے بہنے والا خون بند ہو گیا اور نرم گومڑ کی بدصورتی رک گئی۔ لیکن مزید کمی نہ ہوئی۔ تین اونس پانی میں تھوجا ۳۰ ایک قطرہ ملا کر چائے کا ایک چمچہ دن میں تین دفعہ دینا تجویز کیا گیا۔ مقامی طور پر آنکھ کی علامات مندرجہ ذیل تھیں۔

بیمار آنکھ کے اندرونی کونے میں خارش اور نرم ٹیومر سے کریم رنگ کی پیپ کا اخراج ہو رہا تھا۔ اس اخراج کو دیکھتے ہوئے بیرونی طور پر بھی تھوجا کا لوشن تیار کر کے استعمال کرایا گیا۔

چار اونس گرم پانی میں تھوجا کے چھ قطرے ملا کر ہر دو گھنٹہ بعد آنکھوں کو دھونے کی ہدایت جاری کی گئیں۔ تھوجا کے استعمال کے تین دن کے اندر آنکھ کا درد بند ہو گیا لیکن کریم رنگ کی پیپ کا اخراج زیادہ ہونے لگا اور نرم پلپلا گومڑ حجم میں کم ہو گیا خاص کر اوپر کی طرف پلکوں کی گولائی میں، تھوجا کے اس استعمال کے پانچویں۔ چھٹے اور ساتویں دن بہت افاقہ نظر آنے لگا۔

وہ لوگ جنہوں نے ہومیوپیتھی علاج سے قبل فیلڈ مارشل کے ٹیومر کو دیکھا تھا۔ اس

Scanned by CamScanner

کے اس قدر جلد غائب ہو جانے پر حیران رہ گئے۔ آٹھویں دن کی شام اور نویں دن کی صبح کو کاربو ویجیٹیبلس ۳۰ کی دو خوراکیں دی گئیں۔ مزید آٹھ دن کاربو ویجیٹیبلس ۱۲ طاقت کے لوشن سے بیرونی طور پر ہر صبح نرم گومڑ کو تر کیا جاتا رہا اور تھوجا کے لوشن سے مسلسل دھونا جاری رکھا گیا تھوجا اور کاربو ویجیٹیبلس کا اندرونی اور بیرونی استعمال مزید آٹھ دن جاری رکھا گیا۔

نتیجہ میں امید سے بڑھ کر کامیابی ہوئی چھ ہفتوں میں گومڑ کم ہوتے ہوتے بالکل غائب ہو گیا آنکھوں کی قدرتی بینائی لوٹ آئی۔ آنکھ کا ڈھیلا اپنے خول کے اندر واپس چلا گیا اور اس کی حرکت کرنے کی پہلی سی حالت لوٹ کر آئی نہایت قلیل عرصہ (چھ ہفتے) میں مکمل شفایابی ہو گئی"۔

کاربو ویجیٹیبلس اور تھوجا کے اندرونی اور بیرونی استعمال پر فیلڈ مارشل کی آنکھ کا ٹیومر معجزانہ طور پر غائب ہو گیا۔ جبکہ پرانے طریقہ علاج کے پیروکار اسے لاعلاج مرض قرار دے چکے تھے۔

مرنے سے قبل فیلڈ مارشل نے آسٹریا کے ایک مقبول میگزین Vienna Zeitung کو خط لکھا جس میں اس بات کا اعتراف کیا گیا کہ چوٹی کے ماہرین امراض چشم (Specialists) نے میری آنکھ کے مرض کو لاعلاج قرار دیا تھا لیکن ہومیوپیتھی علاج سے مجھے شفائے کامل نصیب ہوئی ہے اور یہ کہ وہ ڈاکٹر ہرنگ کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ دنیا میں ہومیوپیتھی علاج کو رائج کیا جائے اور ہمارے ملک میں بھی اس پر غور کیا جائے۔

ان کا خیال تھا کہ ویانا کی میڈیکل فیکلٹی ان کے کیس کی تحقیق کے بعد بنی نوع انسان کی فلاح و بہبود کی خاطر ہومیوپیتھی کی سرپرستی کریگی لیکن ایلوپیتھک ڈاکٹروں نے ایسی کسی بھی کوشش کو کامیاب نہ ہونے دیا۔

اس کیس کے بعد بھی ہزاروں کینسر کے کیس ہومیوپیتھی علاج سے شفایاب ہوئے۔ لیکن ایلوپیتھک اتھارٹی نے جو کہ اس وقت برسراقتدار تھی اس کا کوئی بھی نوٹس نہ لیا۔

آج بھی ہومیوپیتھک ڈاکٹر کینسر' ٹی بی' سکندر' بواسیر اور اس قسم کے موذی امراض کا علاج کرنے میں پیش پیش ہے لیکن مرض کے نام پر نہیں مریض کا علاج ہوتا ہے اور سو فیصد کامیاب بھی ہیں۔

ایکسرے کا استعمال

دیکھا گیا ہے کہ ایکسرے کی مدد سے کینسر کا علاج کرنے پر بھی مریضوں کو افاقہ نہ ہوا بلکہ حالت بدتر ہوتی گئی ایکسرے (X-Rays) میں نہایت طاقتور شعاعیں ایک مرکز پر جمع کر کے کینسر میں سے گزار دی جاتی ہیں۔ جس کی وجہ سے اعصاب اور خون کی رگیں اور بھی حساس ہو جاتی ہیں اور مریض' کینسر کے ٹیومر پر اس مقام پر جہاں کینسر کا حملہ ہوا ہوتا ہے ہلکا سا کپڑوں کا بوجھ بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ بدن کا وہ حصہ جو جلتا ہوتا ہے اور چہرہ یوں نظر آتا ہے جیسے گرم بھاپ سے جھلس گیا ہو۔ اس طرح مریض کو بڑی اذیت سے گزرنا پڑتا ہے۔

ٹرپلسین اور ریڈیم کا استعمال بھی اسی طرح ناکام ہو چکا ہے جس طرح کہ کسی اور بیرونی شے کا استعمال فائدہ مند ثابت نہیں ہوا کیونکہ کینسر مقامی بیماری ہرگز نہیں ہے۔

مقامی طور پر جلد پر کچھ بھی عمل کرنے سے کینسر دور نہیں ہوتا بلکہ اندر ہی اندر بڑھتا ہی چلا جاتا ہے البتہ جلد پر داغ ضرور پڑ جاتے ہیں جیسے جلد کو داغا گیا ہو۔

ایکسرے کے علاج کے بعد کسی مریض کو دیکھنے کا اتفاق ہو تو آپ مشاہدہ کریں گے جس ہڈی یا ریشہ کا علاج کیا جا رہا ہوتا ہے۔ علاج کے بعد اس ماؤف حصہ میں کوئی اور تکلیف پیدا ہو جاتی ہے۔ ایکسرے سے جل جانے کا ہڈی پر یا ریشے پر نشان یا آبلہ بہترین سے بہترین علاج سے بھی درست نہیں ہوتا بلکہ ہمیشہ اس کا انجام مہلک ثابت ہوا۔ ایکسرے کا جسم کے اندر نہایت گہرا اور دیرپا اثر ہوتا ہے۔ ڈاکٹر کاشی رام لکھتے ہیں۔

"ایکسریز سے جلد کے اندر تحریک پیدا ہوتی ہے جس کا نتیجہ آکلہ ہوا کرتا ہے اور شدت کے درد ہوتے ہیں۔ آلات تناسل کے غدود متاثر ہوتے ہیں۔ خصئے اور خصیۃ الرحم سوکھ جاتے ہیں۔ مستورات اور مردوں میں بانجھ پن پیدا ہو جاتا ہے۔

خون' غدود جاذبہ میں اور مغز استخوان میں تبدیلی واقع ہو جاتی ہے۔

خون کی کمی اور سفید پانی کی جسم میں زیادتی ہو جاتی ہے۔

Scanned by CamScanner

پروفیسر وانٹ نے رسالہ ہومیوپیتھک فزیشن ۱۸۹۸ء میں لکھا کہ کس طرح ایکسرے دریافت کیا گیا اور کس طرح اس کی طاقتیں بنائی گئیں۔

مضمون کے آخر میں لکھتے ہیں کہ "کیوں ہومیوپیتھک ڈاکٹر یہ دریافت نہ کریں کہ ایکسرز کا جسم پر کیا اثر ہوتا ہے۔ ہمارے ہاں ہر چیز کا تجربہ ہوتا ہے جس قدر جلد اس کی آزمائش کی جائے اتنا ہی بہتر ہے۔

۲۷ مارچ ۱۸۹۷ء کو ایک ڈرام کی شیشی الکوحل سے بھر دی گئی اور آدھے گھنٹہ تک کروکس ٹیوب (جب کہ مشین کام کر رہی تھی) کے سامنے رکھ دی گئی اور اس پر نمبر۲ طاقت کی چٹ لگا دی گئی اور اس دوا میں چھوٹی شکر کی گولیاں بھر دی گئی اور بروک لین ہنی مین یونین کے جلسہ میں اس شیشہ کو پیش کیا گیا۔ ہر ایک ممبر کو دیکھ کر حیرانی ہوئی اور ہر ایک نے دو دو تین تین گولیاں اسی وقت منہ میں ڈال لیں۔

آدھے گھنٹے کے اندر اس جادو بھری دوا نے اثر کرنا شروع کر دیا بعض آدمیوں پر اس کا اثر کئی ماہ تک رہا اور بعض کو ساری عمر ان سب کی علامات کو ایک جگہ جمع کر کے اس دوا کے خواص کو سمجھا گیا"۔

"انسائیکلوپیڈیا آف ہومیوپیتھک ڈرگس جلد اول"

کینسر کا ایلوپیتھک علاج

نیوٹن نے اپنی کتاب ڈ-سیز آف دی بریسٹ (Disease of the Brest) میں لکھا ہے کہ کینسر دواؤں کی مدد سے ٹھیک کیا جا سکتا ہے۔ ڈاکٹر ڈبلیو۔ایم پنی اور ڈاکٹر ووسٹر۔بچ بھی اس بات کے قائل تھے کہ کینسر کا علاج دواؤں کی مدد سے ممکن ہے۔ نیویارک کے ڈاکٹر ہابرٹ ایس نیوٹن نے اپنی زندگی میں پستان کے کینسر کے جتنے مریضوں کا علاج کیا ہے شاید ہی کسی اور نے اتنے مریضوں کا علاج کیا ہو۔

وہ لکھتے ہیں کہ اگر ہم مریض کا مزاجی علاج کریں اور مقامی علاج بھی جاری رکھیں اس طرح کینسر تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں۔ پرانے وقتوں کے ڈاکٹروں کا خیال تھا کہ کینسر کا علاج ممکن ہے۔ ۱۸۶۵ء میں ڈاکٹر جون سکٹن (انگلینڈ) اپنی کتاب پریکٹس (Practice) میں لکھتے ہیں کہ کینسر ایک مزاجی بیماری ہے وہ اپنے شاگردوں کو کینسر پر قابو پانے کے طریق

Scanned by CamScanner

بھی سمجھایا کرتے تھے۔

کینسر کا ہومیو پیتھک علاج

ہومیو پیتھک طریق علاج میں بھی چند نامور ڈاکٹرز گزرے ہیں جن کا یہ دعویٰ تھا کہ انہوں نے کینسر کا علاج کیا ہے۔

دنیائے طب کی مشہور شخصیت ڈاکٹر ایڈون ایم ایل جن کی تعریف ہر کوئی کرتا ہے۔ انہوں نے بہت سے دواؤں کا ذکر کیا ہے جو کہ کینسر کے مرض کو دور کرنے میں استعمال ہوتی ہیں۔

انگلینڈ کے چوٹی کے ہومیو پیتھک ڈاکٹر ہیوج نے بھی چند ہومیو پیتھک دواؤں کا ذکر کیا ہے جو کینسر کے مرض میں مددگار ثابت ہوئی ہے۔

لندن کے مایہ ناز ڈاکٹر جے کمپٹن برنٹ نے اپنی کتاب Tumors of the Breast میں ۳۲ کیس لکھے ہیں جو ہومیو پیتھک دواؤں سے شفایاب ہوئے۔

آج اگر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ کینسر کا علاج صرف اپریشن ہی سے ممکن ہے تو ہم اسے بتا دینا چاہتے ہیں کہ اپریشن سے کبھی بھی مزاجی بیماری دور نہیں ہوتی بلکہ مریض پہلے سے بدتر ہو جاتا ہے اور اس کی موت کے دن اور بھی قریب ہو جاتے ہیں۔ کینسر کے علاج میں ہومیو پیتھک دواؤں کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ جن کا تفصیلاً ذکر بعد میں کیا جائے گا۔

One Sichman is to be treated not the disease.

(Dr. J.T. Kent)

کینسر کی تشخیص

عام طور پر یہی بتایا جاتا ہے کہ کینسر ناقابل علاج ہے اور ہر ڈاکٹر کے بس کا روگ بھی نہیں کہ وہ عام بیماری اور حقیقی کینسر کے درمیان باریک فرق کو جان سکے۔

میڈیکل سکولوں میں ڈاکٹروں کو بتایا جاتا ہے کینسر کی تشخیص صرف مائیکرو سکوپ کے ذریعے ہی ممکن ہے۔ بجائے اس کے طب کے طالب علموں کو پڑھایا جائے کہ کینسر کتنی قسم

Scanned by CamScanner

کا ہوتا ہے اور انہیں کینسر کے مریض دکھائے جائیں تاکہ وہ حقیقی مرض کو پہچان سکیں ان کا وقت جرثوموں اور وائرسوں کی قسمیں بتانے اور مائیکروسکوپ کے ذریعے ان کی اشکال بتانے پر صرف کیا جاتا ہے۔

ڈارٹ موتھ میڈیکل کالج کے پروفیسر فلپ کا کہنا ہے کہ ماہیت امراض جاننے کے لئے جلی ہوئی راکھ کا معائنہ کر کے یہ معلوم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے کہ بلڈنگ کو آگ لگنے کی وجہ کیا ہوئی ہے۔

بہت دفعہ یوں بھی ہوا ہے کہ مائیکروسکوپ کی مدد سے کسی کیس میں کینسر کی موجودگی کا پتہ چلانے کے بعد اعلان کیا جاتا ہے کہ مریض کو کینسر نہیں۔ لیکن چونکہ اس وقت تک جراثیم پیدا نہ ہوئے تھے اور مریض کو کچھ عرصہ بعد کینسر ہو جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔ لہٰذا کچھ عرصہ بعد معلوم ہوتا ہے کہ مریض کینسر کے مرض میں مبتلا ہو کر چل بسا ہے۔

وہ ڈاکٹر جو کہ کینسر کے سپیشلسٹ کہلاتے ہیں اور دوسرے ڈاکٹر ان کی تشخیص پر بھروسہ کرتے ہوئے اپنے مریض ان کے پاس بھیجتے ہیں۔ انہیں چاہئے کہ وہ اپنے فن میں پوری طرح ماہر ہوں۔ الف سے لے کر ی تک کینسر کی مکمل معلومات رکھتے ہوں۔

ہمیں مریض کی نبض' زبان اور آنکھیں دیکھ کر مرض کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ ڈاکٹر کی آنکھیں اس کی انگلیوں میں ہونی چاہیں اور وہ اپنی انگلیوں کے لمس سے پستان کے مختلف قسم کے کینسر کا پتہ چلا سکتا ہے۔

تشخیص کا بہترین طریقہ تو یہ ہے کہ ڈاکٹر مختلف قسم کے کینسر اور مختلف حصہ جسم کے کینسر کی علامات جانتا ہو۔ تجربہ سے بہت کچھ سیکھا جا سکتا ہے۔ مثلاً کسی عورت کے ایک یا دونوں پستانوں میں گومڑ ہیں اور ان میں سے خون ملی پانی کی سی رطوبت نکل رہی ہے اور اخراج نپل سے ہو رہا ہے۔ یقین سے کہہ سکتے ہیں یہ کینسر کا کیس ہے۔ ہو سکتا ہے کہ مائیکروسکوپ میں ٹسٹ کرنے پر کینسر کی موجودگی ظاہر نہ ہو لیکن جب پستان سے خاص کر نپل سے خون ملی پانی کی سی رطوبت نکل رہی ہو اور نپل اندر کی طرف دھنس کر وہاں کیف نما گڑھا بن گیا ہو تو سمجھ لیں کہ یہ کینسر کا کیس ہے۔ پستان کا ٹکڑا کاٹ کر لیبارٹری میں بھیجنے کی ضرورت نہیں ہے لیکن ایلوپیتھک ڈاکٹر حتمی طور پر یہ نہیں بتا سکتا کہ کسی کو ٹیومر ہے یا پھوڑا ہے یا کینسر ہے۔ جب تک وہ وہاں سے ایک ٹکڑا کاٹ کر اس کا لیبارٹری ٹسٹ

Scanned by CamScanner

نہیں کرا لیتا اس میں کوئی شک نہیں کہ لیبارٹری ٹسٹ سے تصدیق ہو جاتی ہے اور شک و شبہ کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ لیکن جہاں یہ سہولت نہ ہو وہاں پر ہمیں مرض کی نوعیت اور علامات کینسر کا علم ہونا چاہئے مریض کو غور سے دیکھیں۔ اس کے رہن سہن کے طریقے' عادات جاننے کی کوشش کریں۔ مریض جلد غصہ میں آ جاتا ہے اسے چرس ہیروئن وغیرہ کسی نشے کی لت تو نہیں ہے۔ اگر وہ نشہ کا عادی ہے تو اس کا علاج ممکن نہیں۔ الکوحل خون میں حدت پیدا کرتی ہے اور کینسر پر اس کا وہی اثر ہوتا ہے جو آگ پر پٹرول ڈالنے سے ہوتا ہے۔ اگر مریض سمجھانے پر بھی اپنی نشہ کی عادت کو ترک کرنے کے لئے تیار نہیں تو اس کا علاج کرنے میں وقت ضائع نہ کریں۔ کینسر کے مریض کی نبض کمزور ہوتی ہے۔ اعضاء ڈھیلے ڈھیلے اور وزن دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ نشوونما میں کہیں کمی ہے۔ زبان کا رنگ زردی مائل سفید ہوتا ہے اور کینسر کے آخری درجوں میں زبان گہری سرخ ہوتی ہے اور موت کے قریب پہنچے ہوئے کیس میں زبان کی رنگت کٹے ہوئے گائے کے گوشت کے ٹکڑے سی ہوتی ہے۔

آنکھوں کی سفیدی کے اندر سبزی مائل زرد داغ ہوتے ہیں۔

آنکھوں کو دیکھ کر پتہ چلتا ہے کہ قوت حیات کمزور پڑ چکی ہے۔

اور یہ بھی کہ گلینڈز صحیح طور پر کام کر رہے ہیں یا کہ نہیں۔

زبان کو دیکھ کر ہی پتہ چلتا ہے کہ معدہ غذا کو ہضم کرتا ہے یا کہ نہیں اگر غذا صحیح معنوں میں ہضم نہ ہوگی تو صحت مند خون بھی پیدا نہ ہو سکے گا۔

نبض بتائے گی کہ قوت حیات مضبوط ہے یا کمزور پڑ چکی ہے مرض کی نوعیت جاننا بہت ضروری ہے ورنہ آپ علاج نہ کر سکیں گے۔ نبض زبان اور آنکھوں کے بغور مطالعہ سے ہی مرض کا پتہ چلایا جا سکتا ہے۔

کسی کی تشخیص اور علاج میں یہی ہمارے ہتھیار ہیں جن کی مدد سے ہم اس مرض پر قابو پا سکتے ہیں۔ پہلے بھی بیان کیا جا چکا ہے سب سے پہلا کام یہ ہونا چاہئے کہ کسی بھی طریقے سے مریض کی جسمانی قوت کو بحال کیا جائے۔ جب آپ یہ کریں گے تو مریض کم از کم اس قابل ہو جائے گا کہ وہ مرض کے خلاف دفاع کر سکے' آپ اتنا کام کر دیں گے کہ اس کو صحت کی شاہراہ پر لے آئیں گے۔

Scanned by CamScanner

آپ کو کس طرح معلوم ہو گا کہ دوائیں جو استعمال کرائی گئی ہیں وہ اچھا کام کر رہی ہیں۔ یقیناً مضبوط نبض ہمیں بتائے گی زبان پر جمی ہوئی میل غائب ہو جائے گی اور زبان کی اصلی قدرتی رنگ لوٹ کر آئے گی۔ اس پر لیس دار مادے کی بجائے نمی پیدا ہو جائے گی۔ آنکھوں کی سفیدی میں سبزی مائل زرد داغ باقی نہ رہیں گے اور آنکھوں میں ایک قدرتی چمک نظر آئے گی۔

ہمیں پتہ چل جائے گا کہ دوائیں جو استعمال کرائی گئی ہیں بہتر کام کر رہی ہیں۔ ابھی آپ نے کینسر کے لئے دوا تجویز نہیں کی ہے۔

مریض کو اس کی مقامی علامات کے مطابق دوائیں استعمال کرانی چاہیں اور ہر علامت پر غور و غوض کر کے دوا تجویز کرنی چاہئے' اگر مریض کا نظام ہضم خراب ہے' غذا جزو بدن نہیں بنتی تو سب سے پہلے اس پر توجہ دینی چاہئے۔ جب تک غذا جزو بدن بن کر خون پیدا نہیں کرے گی کینسر کیسے دور ہو گا۔ ہر وہ پیچیدگی جو مریض کو فکر اور اندیشے میں مبتلا کرتی ہے اس کا تدارک ہونا چاہئے۔

اگر ذیابیطس' ایسومن یا گردوں سے چربی کا اخراج ہو رہا ہے یا مریضہ کے رحم سے خون بہتا ہے یا لیکوریا کی شکایت ہے ان کا علاج ہونا چاہئے۔ یہ بیماریاں مریض کو کمزور کر دیتی ہیں اور اس کے صحت یاب ہونے کے چانس بھی کم کر رہی ہیں۔ مریض کو ذہنی سکون بھی چاہیے غم فکر اعصاب کو کمزور کر دیتے ہیں۔

اگر مریض کا ایک یا دو دفعہ اپریشن ہو چکا ہے تو اس کے شاق (صدمے) سے اعصاب کمزور ہو گئے ہوتے ہیں۔ اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے دوائیں تجویز کی جانی چاہیں اور اس حقیقت کو ہرگز نہ بھولیں کہ مریض کے کینسر کے علاج سے قبل اسکی عام صحت بہتر ہونی چاہئے۔

نبض' زبان اور آنکھ کا معائنہ کرتے رہیں ان سے مریض کی حالت معلوم ہوتی رہے گی۔

نہایت ضروری ہے کہ آپ کو نبض دیکھنی آتی ہو۔ میرا خیال ہے کہ ہزاروں میں سے ایک بھی ڈاکٹر ایسا نہ ہو گا جو نبض کی پہچان رکھتا ہو۔ نبض کو گننے سے آپ مرض کا پتہ نہیں چلا سکتے ۔ کوئی بھی شخص دو کام ایک ساتھ نہیں کر سکتا۔ یعنی نبض کو گنتا رہے

Scanned by CamScanner

اور ساتھ نبض کی کیفیت بھی معلوم کر سکے۔

مریض کی کلائی پر انگلیاں رکھ کر' دماغ سے دوسرے خیالات کو ہٹا کر مریض کے متعلق سوچیں آپ کیا کر رہے اور کس بات کو جاننا چاہتے ہیں۔

یہ محسوس کرنے کی کوشش کریں کہ آپ کی انگلیوں کے نیچے کیا محسوس ہوتا ہے۔ نبض سے آپ کیا نتیجہ نکالتے ہیں' کینسر کی نبض کمزور نحیف ہوتی ہے اور نارمل سے ذرا تیز ہوتی ہے۔ نبض سے آپ معلوم کر سکتے ہیں کہ جو دوائیں دی گئی ہیں اچھا کام کر رہی ہیں یا نہیں۔ نبض مضبوط ہو جائے گی' بھری ہو گی اور رفتار نارمل ہو گی اگر آپ چاہتے ہیں کہ نبض کو پہچان لیا کریں تو آج سے ہر مریض کی دونوں ہاتھوں کی کلائی کی نبض محسوس کیا کریں۔ پانچ سال کے اندر آپ کو نبض دیکھنا خود بخود آ جائے گا۔ نبض کی ٹک ٹک کو گننے سے آپ مریض کو تندرست نہیں کر سکتے۔ نبض کو جاننے کی کوشش کریں اس معاملہ میں طب چین کا مطالعہ کریں خاص کر نبض کا باب ضرور پڑھیں۔ یا کسی ماہر نباض کی خدمات حاصل کریں۔ اس سے سیکھیں۔ (اس کتاب کے آخر میں نبض جاننے کا مختصر طریق لکھ دیا گیا ہے)۔ نارمل نبض بھری ہوئی مضبوط اور ریگولر ہوتی ہے' نبض یا نارمل سے کم ہو گی یا نارمل سے زیادہ یا نارمل۔ آپ جب نارمل نبض کو پہچان لیں گے تو نارمل سے بڑھی ہوئی اور نارمل سے کم خود سمجھ آ جائے گی۔

کبھی بھی یہ رائے نہ دیں کہ فلاں کو کینسر ہے جب تک کہ آپ نے خود مریض کا اچھی طرح معائنہ نہ کر لیا ہو اور نہ ہی کسی اور کے کہنے پر یقین کر لیں۔ آپ کی اپنی تشخیص ہونی چاہئے۔ اپنے مریض کے ساتھ دیانت داری برتیں۔ اسے اندھیرے میں نہ رکھیں' اسے بتائیں کہ اسکو کیا بیماری ہے اور کس حد تک آپ اس کی مدد کر سکتے ہیں اور اگر آپ محسوس کرتے ہیں کہ آپ مرض کو دور نہیں کر سکتے تو اپنے مریض کو صاف صاف بتا دیں' اس کے ساتھ دھوکہ نہ کریں۔

اگر آپ کو بھروسہ ہے کہ آپ مرض کو دور کر سکیں گے تو پوری قوت سے کام لیں اور جب تک مرض کا خاتمہ نہیں ہو جاتا اپنی جدوجہد جاری رکھیں۔ مریض کو آدھے راستے پر چھوڑ کر چلے جانا ایسے ہی ہے جیسے کوئی سپاہی میدان جنگ سے بھاگ جائے۔ مریض کو آپ کے علاج کے علاوہ ہمدردی بھی چاہئے۔ اگر آپ نے کینسر کے ایک دو مریض صحت

Scanned by CamScanner

یاب کر دیئے تو آپ کی علاقے میں دھاک بیٹھ جائے گی لیکن یہ بھی دعوے نہ کریں کہ آپ ہر مریض کو صحت یاب اور ہر مرض کو دور کر سکتے ہیں۔ کبھی بھی کینسر کے مریض کے لئے دوائیں روانہ نہ کریں جب تک کہ پہلے آپ نے اس کے کیس کا مطالعہ اور مریض کا معائنہ نہ کر لیا ہو۔

بعض ڈاکٹر اس طرح کا کاروبار کرتے ہیں لیکن یہ بد دیانتی ہو گی۔ مریض کو یہ کہہ کر فکر مند نہ کر دیں کہ یہ تو لاعلاج مرض ہے یا کینسر کے مریض جلد لقمہ اجل بن جاتے ہیں بلکہ اس کے برعکس اس میں اعتماد پیدا کریں اور مرض سے لڑنے کا حوصلہ پیدا کریں۔

مریض کو یہ بتا کر پریشان نہ کریں کہ کینسر ایک موروثی بیماری ہے۔ ۱۰۰ میں سے ۱۵ کیس موروثی ہوتے ہیں۔ ہر کیس موروثی نہیں ہوتا۔ پستان کے کینسر کے معائنہ کے وقت کبھی بھی پستانوں کو زور سے بھینچ کر نہ دیکھیں۔ ہمیشہ آہستہ سے نرمی کے ساتھ ہاتھ لگا کر ٹیومر کو محسوس کرنا چاہئے۔

ڈاکٹر کو ایک شریف آدمی کی طرح ہونا چاہئے اور مریضہ کے پستان کو ہرگز زور سے دبا کر نہیں محسوس کرنا چاہئے ایسی مریضہ ہیں جو بتاتی ہیں کہ کس طرح ڈاکٹر نے ان کے پستان کے ٹیومر کو زور سے دبا کر محسوس کیا کہ ان کی چیخ نکل گئی۔ ایسے آدمی ڈاکٹر کہلانے کے ہرگز مستحق نہیں ہیں ہر حرکت پر مریضہ کو درد ہوتا ہے۔ ڈاکٹر کو یہ بات سمجھ لینا چاہئے اپنی مریضہ کے ساتھ یوں سلوک کریں جیسے آپ اپنی ماں یا بہن کے ساتھ کرتے ہیں۔

جہاں اس بات کا شبہ ہو کہ چھاتی کا کینسر ہے' وہاں پر یہ ضروری نہیں کہ پستان کو کاٹ کر ایک ٹکڑا نکال لیا جائے اور لیبارٹری میں معائنہ کے لئے بھیجا جائے۔ مریضہ کی چھاتیوں کا معائنہ ضروری ہوتا ہے۔ اگرچہ عورت شرم کے مارے اپنی چھاتیوں کو دکھانے پر راضی نہ ہو گی لیکن اسے سمجھائیں آپ ڈاکٹر ہیں اور ڈاکٹر باپ یا بھائی کی طرح ہوتا ہے۔

آپ اپنی انگلیوں سے محسوس کر کے یا آنکھوں سے ٹیومر کو دیکھ کر بتا سکتے ہیں کہ مریضہ کو کیا بیماری ہے زبان نبض اور آنکھوں کا معائنہ کرنا نہ بھولیں۔ اگر آپ نے بغور ہر بات کا معائنہ کیا تو آپ کے لئے مریضہ کے حصہ جسم (پستان) کو کاٹ کر لیبارٹری میں بھیجنا ضروری نہیں ہو گا۔ نیویارک (بروک لائن) میں ایک مریض کے شکم میں دائیں طرف سوجن تھی۔ تین ڈاکٹروں نے مریض کا معائنہ کیا' مرض سمجھ نہ آیا۔ فیصلہ کیا گیا اپریشن کر

Scanned by CamScanner

کے دیکھا جائے۔ چنانچہ اپریشن کر دیا گیا اور معلوم ہوا کہ مریض کو کینسر ہے لیکن اپریشن کے بعد وہ فوت ہو گیا۔

بہت سی عورتوں کی بیضہ دانیوں یا رحم میں کینسر کے ٹیومر ہوتے ہیں اگر تو سادہ رسولیاں ہوں تو اپریشن کے ذریعے نکال دینے سے مریضہ کی صحت بحال ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر رحم کا یا بیضہ دانیوں کا کینسر ہو تو اپریشن کے بعد مریضہ کا اللہ کو پیارا ہو جانا یقینی امر ہے۔ اس لئے کسی بھی طرح اپریشن کو کینسر کا علاج قرار نہیں دے سکتے۔ اگر ہم کینسر کی علامات مرض کو اچھی طرح سمجھ جائیں اور ہم اپنے میٹریا میڈیکا کا علم الف سے ی تک رکھتے ہوں تو کوئی وجہ نہیں کہ کسی کینسر کے مریض کو فائدہ نہ ہو۔ مرض اگر جڑ سے نہ جائے گا تو بھی ہومیوپیتھک دواؤں کے استعمال سے اتنا ضرور ہو جائے گا کہ کینسر کے شدید دردوں میں نمایاں کمی ہو جائے گی اور مریض سکون سے مرے گا۔

Scanned by CamScanner

کینسر کے مریض کے لئے غذا

کہا جاتا ہے کہ سور کے گوشت کو کھانے سے کینسر ہوتا ہے۔ اسی لئے یہودی اور مسلمان سور کا گوشت نہیں کھاتے۔ کبھی بتایا جاتا ہے کہ ٹماٹر کھانے سے کینسر ہوتا ہے۔ آلوؤں کے زیادہ استعمال سے کینسر ہو جاتا ہے۔

انگلستان۔ یورپ کے دوسرے ممالک میں لوگ سور کا گوشت بھی بے تحاشا کھاتے ہیں اور آلو بھی۔ لیکن جن علاقوں میں گوشت اور آلو زیادہ کھائے جاتے ہیں وہاں بھی کینسر کی شرح اموات اتنی ہیں جتنی کہ ان علاقوں میں جہاں لوگ گوشت اور آلوؤں کا کم استعمال کرتے ہیں۔

ان افواہوں میں کوئی سچائی نہیں ہے۔

امریکہ کی ریاست نیوجرسی میں سارا سال آلوؤں کا استعمال ہوتا رہتا ہے اور لوگ آلو کی بنی ہوئی اشیاء چپس اور بھرتہ شوق سے کھاتے ہیں لیکن پھر بھی امریکہ کی دوسری ریاستوں میں جہاں آلو کم کھائے جاتے ہیں۔ کینسر کے مریض نیوجرسی کی نسبت زیادہ پائے جاتے ہیں۔

میں سمجھتا ہوں کہ ٹماٹر کینسر کے مریض کو بجائے نقصان کے فائدہ پہنچا سکتے ہیں کیا سبزی کھانے سے کینسر نہیں ہوتا۔ اگر یہ بات سچ ہوتی تو ہندوستان کے لوگ جو ہیں ہی سبزی خور کینسر میں مبتلا نہ ہوتے لیکن ایسا نہیں ہے۔ سبزی خوری کی عادت کی وجہ سے یہ لوگ زیادہ صحت مند ہوتے ہیں۔ کینسر ان میں بھی پایا جاتا ہے۔ سبزی کھانی یا نہ کھانے سے کینسر کا اتنا تعلق نہیں جتنا کہ دوسرے باتوں کا ہے۔

یہاں تک مشاہدے میں آیا کہ مریض نے زندگی بھر گوشت یا شراب کا استعمال نہیں کیا ہوتا لیکن پھر وہ کینسر میں مبتلا پایا گیا۔

اکثر لوگوں کو کام پر جانے کی جلدی ہوتی ہے اور وہ کھانا اچھی طرح چبا کر نہیں کھاتے بلکہ جلدی جلدی نوالے منہ میں ڈالتے جاتے ہیں اور جو کام دانتوں نے کرنا ہوتا ہے وہ بھی معدہ کو کرنا پڑتا ہے اور ایک وقت آتا ہے کہ معدہ جواب دے دیتا ہے۔ اس طرح جلد جلد کھایا ہوا کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہے۔ لہٰذا معدہ کی مشین کو تیز کرنے کے لئے

Scanned by CamScanner

چائے یا کافی کا سہارا لیتے ہیں۔ کچھ عرصہ تک اگر یہی معمول جاری رہے تو معدہ ہڑتال کر دیتا ہے۔ گیس پیدا ہوتی ہے' بھوک ماری جاتی ہے اور آخری سٹیج معدہ کا کینسر ہو جاتا ہے۔

طب چین میں کہا جاتا ہے "کھانے والی چیز کو پیو اور پینے والی چیز کو کھاؤ"۔
اگر ہم اس کہے پر عمل کریں تو معدہ کی اور آنتوں کی بہت سی بیماریوں سے بچ سکتے ہیں۔

کھانے والی چیز کو پیئو کے معنی ہیں کہ ہر لوالہ خوب دانتوں سے باریک کرو اور جب لعاب دہن مل کر حلوے کی طرح نرم ہو جائے اندر جانے دو۔

پینے والی چیز کو کھاؤ کے معنی ہیں کہ کوئی بھی مائع شے پانی' جوس' شربت' لسی دودھ غٹاغٹ نہ پی جاؤ بلکہ گھونٹ گھونٹ پیو۔ کوئی بھی غذا جو ہم کھاتے ہیں اس کا کچھ حصہ جسم کے حصہ آتا ہے اور بہت سا پھوگ بن کر نکل جاتا ہے۔ اور اگر ہر روز باقاعدگی سے اخراج نہ ہوں تو جسم میں پڑے رہنے سے ان کا زہریلا اثر (ٹاکسن) خون میں داخل ہو جاتا ہے اور یہی عمل کینسر کا بھی باعث ہو سکتا ہے۔

خالص غذا' خالص پانی اور خالص ہوا تازہ اور صالح خون بنانے کے لئے اشد ضروری ہوا کرتی ہے۔ لہٰذا ان میں ملاوٹ ہو گی تو خالص خون پیدا ہونے کی بجائے زہریلا مادہ خون میں داخل ہوتا رہے گا۔ کسی بھی کینسر کے مریض کا علاج نہیں ہو سکتا جب تک کہ ایسا بندوبست نہ ہو جائے کہ اس کا سسٹم خالص خون کو پیدا کرے۔

معدہ پر زیادہ توجہ دیں۔ مریض کی زبان کا معائنہ کرتے رہیں اور دیکھیں کہ مریض غذا کو اچھی طرح ہضم کر لینے کے قابل ہے یا نہیں۔ کینسر کے مریض کے لئے یہ اتنا ہی ضروری ہے جتنا کہ بذات خود کینسر کی بیماری کا علاج۔ یہ نقطہ ہمیشہ یاد رکھیں۔ جب آپ یہ دیکھیں کہ زبان کی جڑ میں زرد یا سفید میل کی تہہ جمی ہوئی ہے سمجھ لیں کہ آپ کا مریض غذا کو صحیح طور ہضم کرنے کے قابل نہیں ہے۔

صاف ہلکی سی نم آلود سرخ گلابی قدرتی رنگ لئے ہوئے اور میل سے خالی زبان صحت مند زبان ہوا کرتی ہے اور اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آلات ہضم اپنا کام کر رہے ہیں۔ زبان پر رطوبت قدرتی ہونی چاہئے نہ بہت زیادہ خشک ہو اور نہ بہت زیادہ رطوبت

Scanned by CamScanner

ہو۔ سطح زبان صاف ستھری صحت مند ہونی چاہئے۔

زبان کا قدرتی صحت مند گلابی رنگ اس بات کی علامت ہے کہ خون کا اور قوت حیات کا دوران نارمل ہے۔ زبان نرم ہونی چاہئے۔ نرم زبان اس بات کی علامت ہے کہ غذا اور قوت (Food and Energy) بکثرت حاصل ہو رہی ہے۔

نہایت ہی سرخ زبان شدید گرمی اور حدت کو ظاہر کرتی ہے۔ زرد زبان نارمل سرخ رنگت کی کمی کی وجہ سے ہوتی ہے اور خون کی کمی اور قوت حیات کی کمزوری ظاہر کرتی ہے زبان کا معائنہ کرتے وقت دو باتوں کو ہمیشہ مد نظر رکھیں۔

(ا) زبان کی اپنی حالت رنگ میں تبدیلی وغیرہ۔

(۲) زبان پر جمی ہوئی میل، نمی، خشکی۔

زبان کی اپنی حالت اعضاء رئیسہ کی اندرونی حالت کو ظاہر کرتی ہے۔ زبان پر جمی ہوئی میل یا زبان کی خشکی یا نمی مرض کی کیفیت کو ظاہر کرتی ہے۔ زبان پر جمی ہوئی میل اتنی اہم نہیں جتنی کہ زبان کی خود کی رنگت اہم ہے۔

اگر زبان کی اپنی قدرتی رنگت میں کوئی تبدیلی پیدا نہیں ہوئی ہے لیکن زبان کی سطح پر میل جمی ہوئی ہے تو مرض اتنا خطرناک نہیں ہوتا یعنی مرض اتنی گہرائی میں نہیں ہوتا۔ علاج معالجے سے آفاقہ ہو سکتا ہے۔

عام طور پر معدہ کی خرابی سے زبان کی سطح پر میل آ جاتا ہے لیکن اگر زبان کی اپنی قدرتی رنگت میں تبدیلی آ گئی ہے تو خبردار ہو جانا چاہئے۔ (زبان سے تشخیص' کتاب کے آخر میں بتائی گئی ہے) ہومیوپیتھک ڈاکٹروں سے میری گذارش ہے۔ اپنے ہر مریض کی زبان ضرور دیکھا کریں۔ اپنے میٹریا میڈیکا کا بغور مطالعہ کریں۔ کینسر کی رپورٹری پڑھیں آپ کو بہت سی دواؤں میں زبان کی اپنی حالت اور میل کے متعلق اشارے ملیں گے۔ ان باتوں کو نہ بھولیں۔ دوا کی تجویز میں زبان کی حالت نبض کی طرح ایک اہم رول ادا کرتی ہے۔ مثلاً انٹی مونیم کروڈ کی زبان۔ سطح زبان پر سفید فر وغیرہ اس طرح اور بھی چالیس (۴۰) یا پچاس (۵۰) دوائیں ایسی ملیں گی جن میں زبان کی حالت بیان کی گئی ہو گی۔

کینسر کے مریض اپنی غذا میں سے موٹا گوشت اور چائے کافی کو نکال دیں۔ چائے یا کافی ہر حالت میں معدہ کے ہضم میں فتور ڈالے گی اگر گوشت کھانا ہی ہے تو چربی دار نہ ہو

Scanned by CamScanner

اور بکرے کا تازہ گوشت نرم حالت میں پکا ہوا۔ تلے ہوئے گوشت یا کباب وغیرہ کی سخت ممانعت ہے۔

مچھلی کا گوشت کھا سکتے ہیں۔ بشرطیکہ مریض ہضم کر لے۔ ہر قسم کے فروٹ اور سبزیاں مریض کے مزاج کے مطابق استعمال میں لائی جا سکتی ہیں۔

ہر کیس کا انفرادی مطالعہ کریں اور اس کے مزاج کے مطابق غذا تجویز کریں اور اپنی عقل و فہم سے کام لیں۔ جو غذا آپ سمجھیں کہ مریض کے لئے اس کے مرض کے مطابق بہتر ہے استعمال کروائیں اور جو اسے نقصان پہنچائی ہو بند کروا دیں۔

Scanned by CamScanner

کینسر کے مریض کے لئے غسل

کینسر کے علاج میں مریض کے لئے دواؤں کو پانی ملا کر غسل کروانا بہت اہم ہے۔
اپسم سالٹ (Epsom Salts) پانی میں ملا کر غسل کرنے سے مریض کو بہت سکون ملتا ہے۔ امریکہ کے ڈاکٹر ولیم اچ برگس (Dr. Willium H. Burgess) پہلے شخص تھے جنہوں نے طب کی توجہ اپسم سالٹ کی طرف دلوائی اگر مریض کے پاس غسل کرنے کا ٹب ہے تو نیم گرم پانی میں ایک پاؤنڈ (آدھا سیر) اپسم سالٹ ملا کر غسل کروانا چاہیے۔
ہفتے میں دو دفعہ سونے سے قبل یہ غسل کروانا چاہئے اگر ٹب نہیں ہے تو بالٹی میں نیم گرم پانی ڈال کر سالٹ ملا کر غسل کروایا جائے۔
مریض کی جلد کو اچھی طرح سے مل کر نہلانا چاہئے تاکہ جسم سے میل کچیل اور چکنائی وغیرہ اچھی طرح سے صاف ہو جائیں۔ خون کو اپسم سالٹ میں موجود میگنیشا کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ خون سے تاکسن کے اثر کو ختم کر دیتا ہے اور مریض کو غسل کے بعد تروتازگی اور راحت نصیب ہوتی ہے۔
کتنی ہی دفعہ مریضوں کو غسل کرایا گیا اور انہوں نے اعتراف کیا کہ غسل کے بعد انہیں بڑا سکون حاصل ہوتا ہے۔ اس لئے کینسر کے مریضوں اور مزمن مریضوں کو اپسم سالٹ سے ضرور غسل کروانا چاہئے جلدی امراض کے مریضوں کو اس سے فائدہ نہیں ہوتا۔ اسی طرح سلفیٹ آف سوڈا سے بھی غسل کروا سکتے ہیں۔ کینسر کے مریض کے لئے اپسم سالٹ سے غسل اس وقت نہایت ضروری ہے جب تک کہ مرض میں افاقہ نہیں ہو جاتا ہے اور کسی بھی صورت میں اسے ترک نہ کیا جائے۔ کینسر کے علاج کا غسل ایک حصہ ہے۔
کبھی بھی مریض کو دیکھے بغیر اور معائنہ کئے بغیر کسی ڈاکٹر یا رشتہ دار کے کہنے پر یا لیبارٹری کی رپورٹ پڑھ کر دور دراز کے کینسر کے مریض کے لئے دوائیں تجویز نہیں کرنی چاہئے۔
مریض آپ کی آنکھوں کے سامنے ہونا چاہئے اور ہر روز ہفتہ میں دو بار اس کا

Scanned by CamScanner

معائنہ کرنا چاہئے' یہ دیکھنے کے لئے کہ جو دوائیں استعمال کرائی جا رہی ہیں۔ ان سے مرض میں افاقہ ہو رہا ہے یا نہیں ہو رہا ہے۔

اکثر مریض کے دوست احباب رشتہ دار مریض کی یہ کہہ کر حوصلہ شکنی کریں گے کینسر تو لاعلاج ہے' آج تک اس کا علاج دریافت نہیں ہو سکا وغیرہ وغیرہ۔ ان باتوں کا مریض کے اعصاب پر برا اثر ہوتا ہے۔ خاص کر حساس قسم کے مریضوں پر تو بہت ہی زیادہ اثر ہوتا ہے جو لوگوں کی باتوں سے زیادہ اثر لیتے ہیں مریض کو خوشگوار ماحول چاہئے اسے ان لوگوں کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ جو اپنی باتوں سے مریض کا دل خوش کر سکیں اور اس کا حوصلہ بڑھا سکیں وہ تمام مریض جو چل سکتے ہوں انہیں کھلی ہوا میں ہر روز چہل قدمی کرنی چاہئے۔ انہیں تازہ ہوا کی اشد ضرورت ہوا کرتی ہے۔ اچھی غذا کا استعمال کروائیں جس سے تازہ خون پیدا ہو۔

مریض کو یقین دہانی کروا دیں کہ آپ کے علاج سے وہ اچھا ہو جائے گا اور حالت بگڑنے نہیں پائے کی بہت سے مریض دوسرے ڈاکٹروں سے علاج معالجہ کے بعد مایوس ہو چکے ہوتے ہیں اور علاج کے دوران تکالیف اٹھا چکے ہوتے ہیں۔

مریض پر اچھی طرح واضح کر دیں کہ جب تک اس کی عام تندرستی بہتر نہیں ہو جاتی کینسر بھی دور نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ضروری ہے کہ پہلے عام کمزوری دور کی جائے اور جسم میں قوت مدافعت پیدا کی جائے۔

"کینسر کے علاج کے لئے یہ بنیادی نقطہ ہے۔"

بہت دفعہ ایسا ہوا کہ دواؤں کے استعمال کے بعد مریض کی حالت بہتر ہونے لگی لیکن اچانک دوبارہ مرض پہلے کی طرح واپس آ گیا۔ اس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ مریض کی عام صحت پر توجہ نہ کی گئی اور قوت مدافعت کمزور پڑ گئی اور کینسر دوبارہ لوٹ آیا۔

یاد رکھیں کینسر سویا ہوا شیر ہے یہ صرف اس وقت کا انتظار کر رہا ہے کہ ذرا مریض کمزور ہو یا غفلت میں چلا جائے اور یہ اس پر حملہ کر دے۔

یہی وجہ ہے کہ اپریشن سے بھی کینسر دور نہیں ہوتا۔ سرجن کا نشتر سوئے ہوئے شیر کو ہوشیار کر دیتا ہے اور وہ پہلے سے بھی شدت سے حملہ آور ہوتا ہے اور مریض کو دبوچ کر ہی دم لیتا ہے۔

Scanned by CamScanner

مریض کو تجربہ کرنے کے لئے کوئی دوا نہ دیں۔ آپ کا فرض ہے کہ اسے شفایاب کریں۔ مریض کینسر کے علاج کے لئے بھاری فیس ادا کرتا ہے۔ اس کی دیکھ بھال اور علاج بھی اسی لحاظ سے ہونا چاہیے۔

Scanned by CamScanner

کینسر کا مقامی علاج

(i) It is just as dangerous to suppress symptoms by drugs, as it is to remove them by knife.

"Dr. J.T. Kent"

(ii) Principle teaches you to avoid suppression. A Homoeopath cannot temporize. Those sufferings are necessary to show forth sickness in order that a remedy may be found.

"Dr. J.T. Kent"

کسی بھی قسم کے کینسر کا بیرونی یا مقامی علاج کینسر کو ختم کرنے میں مددگار ثابت نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کہ کینسر مقامی بیماری نہیں۔ اس کا پھوڑا یا ٹیومر اس اندرونی بیماری کا جلد پر اظہار ہے نہ کہ یہ بذات خود بیماری ہے بلکہ یہ نتیجہ ہے اس بگاڑ کا جو کہ مریض کے خون کے اندر پیدا ہو چکا ہے۔

ڈاکٹر بنجمن' ڈاکٹر جون ایم ڈی کو ایک خط میں لکھتے ہیں:

"میں نے انہیں لکھا تھا کہ ہمیشہ ہر نتیجہ سے قبل ایک وجہ ہوتی ہے اور نشتر سے عملی طور پر نتیجے کا علاج کیا جاتا ہے۔ جبکہ وجہ وہاں موجود رہتی ہے"۔

اندرونی طور پر مریض کو مزاجی دوائیں کھلائی جاتی ہیں اور اگر بیرونی طور پر زخم کی حالت بہت خراب ہو رہی ہے تو آپ چاہیں تو بیرونی طور پر مرہموں کا استعمال کر سکتے لیکن یہ ہرگز نہ کریں کہ صرف بیرونی علاج کیا جائے اور مرض کو سطح جسم سے ہٹا کر اندرونی طرف اعضائے رئیسہ کی طرف دھکیل دیا جائے اور یوں اسے ایک لاعلاج مریض بنا دیا جائے۔

چونکہ کینسر میں شدید درد ہوتا ہے۔ لہذا مریض کو دردوں سے جلد از جلد نجات دلانے کے لئے بعض کیسوں میں اندرونی علاج کے ساتھ ساتھ بیرونی علاج بھی ضروری ہو جاتا ہے۔

بیرونی استعمال کے چند بیرونی فارمولے لکھے جاتے ہیں۔

Paste No. 1

Rx

Saturated Chloride Chromium,

Scanned by CamScanner

Saturated Solution Chloride Zinc, a.a.ℨiiss
Solid Ext, Sanguinaria
Pulv. Sanguinaria, a.a. ℨ vi.
Glycerine,ℨi.

یہ مرہم اس وقت تیار کریں جب آپ نے اسے استعمال کرنا ہے ورنہ یہ خشک ہو کر سخت ہوجاتی ہے۔ طریق استعمال یہ ہے کہ نرم برش کے ساتھ دن میں تین دفعہ زخموں پر دوا لگائی جائے۔

Paste No. 2

Rx

Pulv Galagal Root,
Chloride Zinc a.a. ℨi
Starch ℨss

مناسب مقدار میں پانی ملا کر گاڑھا لیپ بنالیں۔

Paste No. 3

یہ مرہم ان مریضوں کے لئے مفید ہے جہاں مرض اندر گہرائی میں ہو جیسے پستان کا کینسر۔ ہونٹ کا بازو اور پیٹھ کا کینسر ہوتا ہے۔

Rx

Solid Ext (Alcoholic) Sanguinaria ℨiv
Chloride Zinc ℨ xii
Starch ℨi
Red Sunders ℨii

مرہم بناتے وقت ان سب دواؤں کو اچھی طرح سے ملا لینا چاہئے سفید کپڑے کا پھا سا بنا کر مرہم زخموں پر لگا دینی چاہئے اور اوپر ایڈ ہو ٹیپ لگا دینی چاہئے۔

اگر چھاتی کا کینسر ہے تو تمام متاثرہ حصے کو مرہم لگاتے ہوئے صاف سفید کپڑے سے ڈھانپ دینا چاہئے اور اوپر Adhesive Tape لگا دینی چاہئے تاکہ مرہم لگایا ہوا کپڑا اپنی جگہ سے سرک نہ سکے۔ یہ پلاسٹر ۲۴ گھنٹے لگا رہنا چاہئے۔

Scanned by CamScanner

Paste No. 4

یہ بھی وہی ہے جو نمبر ۳ میں دیا گیا ہے۔ صرف اس میں استعمال کے وقت برابر وزن میں سیر شدہ کلورائیڈ آف زنک کا محلول اور ۲۵ فیصد نسبت سے تیار کردہ کاربالک ایسڈ ملا لیتے ہیں اور خاص کر پستان کے کینسر کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

ہر دفعہ مرہم کا پلستر تبدیل کرنے سے قبل نیم گرم پانی سے زخم والی جگہ کو دھو لینا چاہئے۔ پلاسٹر لگا رہنے دیں مریض خود بتائے گا کہ اب اس میں جان نہیں رہی اور وہ بھاری ہو کر نیچے اتر رہا ہے۔ اسی وقت اسے اتار کر نیا لگا دیں۔ سخت گومڑ پر مندرجہ ذیل مرہم لگائیں۔

Rx

Pulverised Slippery Elm

Pulv Flax Seed

Pulv Lobelia Seed

Pulv Bay Berry Bark a.a.

چائے کے دو چمچے برابر پاؤڈر ایک کپ میں ڈال کر اوپر سے گرم پانی ڈال دیں اور مرہم سا بنا لیں اس قدر کپڑا لیں جو ٹیومر پر آ جائے اس مرہم کو اس کپڑے پر پھیلا کر ٹیومر پر لگا دیں۔

ہر دفعہ نیا سیٹ لگانے سے قبل اس جگہ کو گرم پانی میں کشید کیا ہوا روغن بادام ملا کر صاف کر لینا چاہئے اور جب کینسر کا ٹیومر نرم پڑ جائے اور جلد کی رنگت سرخ سی ہو جائے اس وقت مندرجہ ذیل مرہم لگایا جائے۔

Rx

Burgundy Pitch

White Pine Turpentine

Bees Wax

Mutton Tallow

Olive Oil a.a. si

Scanned by CamScanner

ان سب کو گرم کر کے ملا لینے کے بعد جب ٹھنڈا ہو جائے اس میں
Cosmozine کے ملا لیں صاف ستھرے کپڑے پر پھیلا کر زخموں پر دن میں تین دفعہ
لگائیں۔

نتیجہ یہ ہو گا کہ زخم میں سے پیپ کھینچ کر باہر نکال دے گا (کینسر کا گندہ مادہ) اور بعد میں زخم مندمل ہونا شروع ہو جائے گا۔ اس کے استعمال سے مریض کو بہت درد محسوس ہو تو اس میں ایک حصہ وسلین اور تین حصے مرہم ملا کر استعمال کریں۔ ڈاکٹر جون ایم ڈی لکھتے ہیں کہ بیرونی طور پر پیپ کو زخموں سے باہر نکالنے کے لئے اس مرہم کا استعمال کرتے آئے ہیں اور انہوں نے اس کو ازحد مفید پایا ہے۔

کیلنڈولا

سطحی کینسر کے زخموں کے لئے کیلنڈولا کی مرہم پٹی باقی سب ادویات سے بہتر ہوتی ہے۔ زخموں کو صاف کرنے کے لئے لوشن' دس چھٹانک پانی میں نصف اونس کیلنڈولا ملا کر تیار کرنا چاہئے۔ "ڈاکٹر جبار"

نوٹ:

تمام نسخے اصل انگریزی میں لکھے گئے ہیں تاکہ کسی غلط فہمی میں مبتلا ہونے کا امکان نہ رہے۔ ساتھ ہی مقدار بھی لکھ دی گئی ہے۔

Scanned by CamScanner

پستان کا کینسر

جس طرح سیب کو کاٹ کر درخت سے جدا کر دینے پر سیب کا درخت مزید سیب پیدا کرنا بند نہیں کرتا بالکل اسی طرح نشتر سے ٹیومر کو بدن سے جدا کر دینے پر بدن مزید ٹیومر بنانے بند نہیں کرتا۔ دونوں میں فرق صرف اتنا ہے کہ سیب درخت پر پیدا ہوتا ہے اور ٹیومر جسم میں۔

"ڈاکٹر برنٹ ایم۔ ڈی (لندن)"

دو قسم کے کینسر عام پائے جاتے ہیں۔ معدہ کا کینسر اور پستان کا کینسر۔

پستان میں سخت قسم کے ٹیومر کی مختلف قسمیں ہو سکتی ہیں۔ آہستہ آہستہ پیدا ہونے والا ٹیومر جس کے پستان میں نمودار ہونے میں کئی سال لگ جاتے ہیں۔ اس کے نمود کے ساتھ درد بھی ہوتا ہے لیکن ضروری بھی نہیں۔

بغل کے غدود (Axillary Glands) اس کی وجہ سے سوج جاتے ہیں۔ چھاتی سے درد بازوؤں میں جاتا ہے اعضا پیچھے کھچ جاتے ہیں۔

انسفلائیڈ کینسر (Encephaloid) میں اتنی سختی نہیں ہوتی جتنی کہ ٹیومر قسم (Scirrhus) میں ہوتی ہے۔ ٹیومر کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ خون کی سطحی وریدیں پھول جاتی ہیں۔ جلد نیلی نظر آنے لگتی ہے۔ چمڑا مردہ ہو جاتا ہے اور اس میں خون بہنا شروع ہو جاتا ہے۔

جلد پھٹ کر گلاب کے پھول کی طرح ہو جاتی ہے۔ اس لئے اسے روز کینسر (Rose Cancer) بھی کہتے ہیں۔ اس قسم کا کینسر بعض دفعہ ۱۵ سے ۲۰ انچ کے محیط میں ہوتا ہے اور اس کا وزن تین پونڈ سے چار پونڈ تک ہو سکتا ہے۔

ریاست فلاڈلفیا (امریکہ) کے ڈاکٹر اگنیو کے خیال کے مطابق اس قسم کا بڑھا ہوا کینسر انسانی بس سے باہر ہے کہ وہ اسے دواؤں سے شفایاب کر سکے اور اسے نشتر کی مدد سے ہی نکالا جا سکتا ہے اس میں مبتلا مریض بمشکل چھ مہینے یا سال زندہ رہ سکتا ہے لیکن

Scanned by CamScanner

سخت قسم کے ٹیومر کے کینسر کے مریض سالوں زندہ رہتے ہیں۔

پستان کے ایک اور قسم کے کینسر کو ایڈنائڈ (Adenoid) کہتے ہیں۔ اس قسم میں پستان کے اندر سخت قسم کا گچھا سا پایا جاتا ہے اور یہ حرکت بھی کر سکتا ہے۔ پستان کے اندر سخت ربڑ کے گیند کی طرح محسوس ہوتا ہے۔ چوتھی قسم سارکوما کہلاتی ہے۔

عام طور پر اس کی جڑیں ہڈی کے اندر ہوتی ہیں۔ مریض کی ہسٹری سے معلوم ہو گا کہ کبھی اسے اس جگہ پر ہڈی میں چوٹ لگی تھی یہ بڑی تیزی سے بڑھتا ہے لیکن آس پاس کے اعضا کو اپنی لپیٹ میں نہیں لیتا اور ایک ہی جگہ پر مقامی طور پر ہوتا ہے یہ ایسا کینسر ہے کہ اکثر اپریشن سے کاٹ دینے کے باوجود دوبارہ پیدا ہو جاتا ہے اور ہر اپریشن کے بعد بڑی تیزی کے ساتھ دوبارہ نمودار ہو جاتا ہے۔

ایک مریضہ کو سارکوما قسم کا کینسر پستان کے اندر تھا۔ مریضہ سینے کے نیچے تکیہ رکھتی تھی اور پستان کو تکیہ سے سہارا دے کر رکھتی تھی پستان نرم اسفنج کی طرح نظر آتا تھا۔

دو ڈاکٹروں نے باہم مشورہ کر کے نشتر سے جیلی کی طرح کا مادہ نکال دیا اور مریضہ کو صحت یاب قرار دے کر گھر بھیج دیا اور مریضہ نشتر لگانے کی وجہ سے جانبر نہ ہو سکی اور جلد مر گئی کیونکہ صرف تین ہفتوں میں دوبارہ کینسر لوٹ آیا تھا ڈاکٹر ہانمن نے ہمیں بتایا ہے کہ انسانی جسم میں موجود زہریلے مادے سورا سفلس' ٹیوبرکولس' سائیکوسس کو جسم سے باہر نکالنے کے لئے قدرت جسم کے مختلف حصوں میں سوراخ پیدا کر کے باہر نکال دیتی ہے۔ نزلہ و زکام ننھے بچوں کا آشوب چشم' کان سے پیپ بہنا' عورتوں میں لیکوریا وغیرہ بھی جسم میں موجود سوراخوں سے زہریلے مادے کو نکال باہر پھینک دینے کی قدرت کی ایک کوشش ہے تاکہ مریض کے اعضائے رئیسہ پر اثر نہ ہو۔ اسی طرح جلدی امراض' پھوڑے پھنسیاں بھی ہیں۔

کسی بھی مریض کا مزاجی علاج کئے بغیر محض تیز دواؤں اور انجکشنوں کی مدد سے اخراج بند کر دیئے جائیں یا مرہموں سے جلدی امراض کو دبا دیا جائے اس کا نتیجہ نہایت مہلک ہوتا ہے۔ مرض کا رخ اعضائے رئیسہ کی طرف ہو جاتا ہے۔ لیکوریا میں مبتلا عورتوں کو رحم میں ٹیومر یا کینسر نہیں ہوتا۔ رحم سے بدبودار خون ملی پیپ کینسر کی نشاندہی کرتی ہے۔

Scanned by CamScanner

ڈاکٹر ہانمن لکھتے ہیں۔

"دور جدید کی طب جدید (ایلوپیتھی) سے متعلقہ ڈاکٹر صاحبان نے فلاح انسانی کے نام پر جس حد تک ظلم کئے ہیں وہ ناقابل یقین ہیں۔ ماسوائے چند ایک کے باقی سب معلمین' اطباء اور دیکھنے والوں کے بیان حسب ذیل ہی رہے ہیں کہ ہر جلدی بیماری محض ایک مقامی جلدی بیماری ہوتی ہے۔ جس سے بقایا ساخت جسم پر کوئی اثر نہیں پڑتا لہذا مقامی جلدی بیماری کو مقامی طور پر ادویات اور مرہموں کی مدد سے اور تیز مصفیٰ دواؤں کی مدد سے جلد سے باہر نکال پھینکنا چاہئے۔

ان ابھاروں کو جسم سے مٹا دینے سے جسم کو جلدی بیماریوں سے نجات مل جاتی ہے اور جسم صحت یاب ہو جاتا ہے۔ یہ خوفناک فرضی حقائق آج بھی پڑھائے جا رہے ہیں اور ماضی میں بھی پڑھائے جاتے رہے ہیں اور عملی زندگی میں ان پر عمل درآمد بھی ہو رہا ہے۔

جس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج کل بڑے بڑے ہسپتالوں میں اور نجی شعبوں میں متاثرین جلدی امراض کو محض بیرونی سطحی علاج مہیا کیا جا رہا ہے۔ طبیب کا خیال ہوتا ہے کہ جس قدر جلد یہ جلدی ابھار مٹا دیئے جائیں اتنا ہی بہتر ہے۔ اس کے بعد وہ مریض کو اپنے علاج سے فارغ کر دیتے ہیں۔ اس واضح یقین دہانی کے ساتھ کہ اب وہ مکمل طور پر شفایاب ہو چکا ہے اور ہر معاملہ جو اس مرض کے ساتھ تعلق رکھتا تھا ختم ہو چکا ہے۔ لیکن جلد یا بدیر یہی جلدی بیماری ایسے علاج معالجہ کے بعد ناگزیر طور پر دوسری قسم کی بیماریوں کی شکل میں واپس آ جاتی ہے۔ جیسے سوجن' شدید درد' زخم' سرطان (کینسر) اخراج الدم اور دماغی امراض وغیرہ ہیں۔

معالج یہ سمجھتا ہے کہ اب اس کے سامنے ایک بالکل نیا مرض آیا ہے اور یہ بار بار اپنے قدیم طریق کار کے مطابق نقصان رساں طریقہ سے اور بے سود ادویات سے ان بھوت بن کر چمٹ جانے والی بیماری کا علاج کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ سال ہا سال تکلیف اٹھانے کے بعد موت مریض کو ڈاکٹر کے پنجے سے آزاد کر دیتی ہے"۔

ڈاکٹر ہانمن کے بیان میں سچائی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے اور میں سمجھتا ہوں فی زمانہ کینسر اور دوسری کئی بیماریاں جلدی امراض کو دبا دینے اور اخراج کو بیرونی مرہموں سے دبا دینے کا نتیجہ ہیں۔ کینسر کے مرض میں بظاہر کوئی پیچیدگی نظر نہیں آتی۔ لیکن مریض

Scanned by CamScanner

کی ہسٹری معلوم کریں تو پتہ چلے گا کہ مریض پیچیدہ اور مزمن بیماریوں میں مبتلا رہا ہے اور نوبت یہاں تک آگئی کہ کینسر پیدا ہو گیا ہے۔ کینسر کی بڑی وجہ پیچیدہ بیماریوں کا علاج نہ کر سکنا اور مرض کو سکون بخش دواؤں اور درد کو سکون دینے والی (پین کلر) (Pain Killer) دواؤں کا بے تحاشہ استعمال ہے۔ کوئی میرے اس بیان سے اتفاق کرے یا نہ کرے لیکن یہ ایک حقیقت ہے جسے زیادہ عرصہ چھپایا نہیں جا سکتا۔ ہم کسی دوسرے طریق علاج پر نقطہ چینی نہیں کریں گے۔ ہم اپنی بات دلائل اور منطق سے سمجھانے کی کوشش کریں۔ میں صرف ڈاکٹر برنٹ (لندن) کی لکھی ہوئی کتاب نیبولا سے ایک مریضہ کا واقع لکھ کر دعوت فکر دوں گا۔ مرض کو سطح جسم سے ہٹا کر اعضاء رئیسہ کی طرف دھکیل دینے سے مریض کی کیا حالت ہوتی ہے۔

لندن کی ایک خاتون کا کیس

ڈاکٹر برنٹ لکھتے ہیں۔

"میں لندن کی رہنے والی خاتون کو جانتا ہوں جو ملک سے باہر گئی ہوئی تھی۔ اس کے فیملی ڈاکٹر نے خاتون کو اپریشن کے لئے واپس ملک بلوا لیا۔ قبل بھی یہی فیملی ڈاکٹر مریضہ کے ناسور مقعد کا مقامی مرہموں سے علاج کر چکا تھا۔

عورت واپس لندن آئی اپریشن کر دیا گیا۔ اپریشن کے بعد رحم کے منہ پر زخم پیدا ہو گیا۔ مریضہ عرصہ دو سال پیٹھ کے بل بستر پر پڑی رہی۔ اس دوران بے شمار مقامی علاج اور اپریشن کئے گئے۔ بالآخر رحم کے منہ پر پیدا شدہ زخم بھی جاتا رہا۔ لیکن کچھ دنوں کے بعد رحم سے بغیر کسی ظاہری وجہ کے زخم سے سفید پانی کا اخراج ہونے لگا جو کہ نہایت اذیت ناک اور پریشان کن تھا۔

مریضہ اس سفید پانی کے اخراج سے نجات حاصل کرنے کے لئے ایک نہایت قابل ماہر امراض پوشیدہ (گائناکالوجسٹ) کے زیر علاج کئی سال تک رہی۔ یہ بدقسمت عورت نہایت طاقتور دواؤں اور انجکشنوں کا عرصہ دراز تک استعمال جاری رکھنے کے بعد اس مصیبت سے بھی نجات پا گئی۔

مریضہ اپنے آپ کو جراحی کی مدد سے مکمل طور پر شفایاب سمجھ رہی تھی۔ پہلے ناسور مقعد

Scanned by CamScanner

کا علاج ہوا' دوسرے نمبر پر رحم کا زخم جاتا رہا' تیسرے اور آخری نمبر پر لیکوریا بھی بند ہو گیا اور اب مریضہ صحت یاب تھی۔

نہیں صحت یابی نہیں۔

رحم اور بڑی آنت کی قریب ایک سخت ٹیومر (غدود) بن جانے سے پاخانے کا اخراج مکمل طور پر بند ہو گیا' صحت پر اس کا بہت برا اثر ہوا۔

رفاع حاجت کی کوشش بڑی اذیت ناک اور درد بھری تھی۔ ان سب کا نتیجہ کیا حاصل ہوا۔ وہ یہ کہ خاتون کو مزاجی بیماری تھی۔ اس کے اعضاء اپنے آپ کو تندرست رکھنے کے لئے مرض کی پیداوار (زہریلے مادے' ٹاکسن) کا کچھ حصہ اخراج کے ذریعے جسم سے باہر نکالنے کی کوشش میں تھے۔ اسی کوشش میں اعضائے رئیسہ سے دور جسم کے کم اہم حصہ جسم میں ایک ناسور بن گیا تھا۔ جس کے ذریعے جسم کو نقصان پہنچانے والا زہریلا مادہ خارج ہوتا تھا۔ سرجن نے (فطرت کے خلاف) زبردستی اس مخرج کو بند کر دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ بڑی آنت بھی عملی طور پر بند ہو گئی۔ رحم کے زخم کے علاج میں بھی یہی عمل دہرایا گیا اور لیکوریا کے اخراج کو بند کرنے کے لئے یہی طریق آزما کر سطحی اخراج بند کر دیا گیا۔ جب ڈاکٹروں نے ہر مخرج کو بند کر دیا تو آخر میں قدرت مجبور ہو گئی کہ اس زہر کو کسی جگہ محبوس کر دیا جائے۔ لہٰذا ٹیومر کی شکل میں بند کر دیا گیا اور وہ ہوا بھی ناسور مقعد رحم کے زخم اور لیکوریا والی جگہ کے قریب۔

اس کے بعد اس عورت پر کیا گذری ڈاکٹر برنٹ نے اس پر روشنی نہیں ڈالی لیکن ہم غور کریں تو ۹۰ فیصد عورتیں انہی حالت سے گذرتی ہیں۔ اگر اس طریقہ سے ٹاکسن (زہریلے مادے) کو ہر دفعہ باہر نکلنے کی کوشش پر اندر کی طرف دھکیل دیا جائے تو آخر میں نوبت کینسر پر پہنچ جائے تو تعجب کی بات نہیں آج جو انسانیت مہلک بیماریوں میں مبتلا ہو کر کراہ رہی ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے۔

ہومیوپیتھی کے زیر علاج مریض کبھی بھی اس حالت کو نہیں پہنچتے۔ کیونکہ ہومیوپیتھی دوائیں اعضائے رئیسہ سے مرض کو ہٹا کر کم اہم عضو پر لے آتی ہیں یا کسی مخرج سے بیماری کے زہریلے مادے کو خارج کرکے مریض کو صحت کی راہ پر گامزن کر دیتی ہیں۔ گویا قدرت جو راستہ اختیار کرتی ہے اس میں مریض کی مددگار ثابت ہوتی ہیں۔

Scanned by CamScanner

پستان کے کینسر کی علامات

عام طور پر پستان کا کینسر اس عمر میں ہوتا ہے جب عورت کے جسم میں تبدیلیاں پیدا ہو رہی ہوں۔ عمر ۴۰ سے ۵۰ برس کے درمیان ہوتی ہے۔ خون حیض یا تو بند ہو چکا ہوتا ہے یا بند ہونے والا ہوتا ہے۔

شروع میں نرم یا سخت معمولی سا گومڑ پستان میں پیدا ہوتا ہے اس میں درد بھی نہیں ہوتا۔ مریضہ ڈاکٹر سے مشورہ کرتی ہے اور ڈاکٹر معائنہ کے بعد مریضہ کو تسلی دیتا ہے کہ یہ معمولی سا ابھار خطرے کی کوئی بات نہیں۔ یوں اسے اکثر نظرانداز کیا جاتا ہے۔ یہ وقت ہوتا ہے کہ اس کا بغیر اپریشن آسانی کے ساتھ ہومیوپیتھک دوا دے کر علاج کر لیا جائے۔

آہستہ آہستہ اگر یہ بڑھتا رہے تو درد بھی پیدا ہو جاتے ہیں اور جڑ بھی مضبوط ہو جاتی ہے۔ اگر اور بڑھ جائے تو درد اور بھی بڑھ جاتے ہیں۔ جلد سفید ہو جاتی ہے اور نپل اندر کی طرف گھس جاتی ہے۔

اردگرد کی جلد میں جھریاں پڑ جاتی ہیں اور گولائی میں سخت اور غیرہموار سا ابھار پیدا ہو جاتا ہے سخت سا ورم اس وقت تک موجود رہتا ہے جب تک کہ جلد پھٹ کر کینسر کا زہریلا مادہ بہنا شروع نہیں ہوتا۔

زخم کے کنارے سخت ہو جاتے ہیں' زخم سے رسنے والا مادہ نہایت بدبودار ہوتا ہے۔ جب بھی نپل کے راستے زخم میں سے خون ملی پانی کی سی رطوبت جاری ہو سمجھ لیں کہ یہ کیس پستان کے کینسر کا ہے۔ کبھی کبھار مردوں کے پستان میں کینسر کا اس قسم کا اخراج ہوتا ہے۔

میرے اپنے عزیزوں میں ایک نومولود بچے کے پستان کے نپل میں سے پیدائش کے ایک ہفتہ یا دس دن بعد خون ملا پانی کا سا اخراج جاری ہو گیا۔ نپل کے اردگرد جگہ سرخی مائل سیاہ ہو گئی تھی۔ مقامی ڈاکٹروں نے یہ تو نہ کہا کہ کینسر ہے لیکن فوراً ہسپتال داخل کروانے کا مشورہ دیا۔ ڈاکٹر کا خیال تھا کہ اپریشن ضروری ہے۔

لڑکے کی والدہ نے مجھ سے مشورہ کیا۔ میں نے اس قدر چھوٹے بچے (جس کی ابھی عمر دو ہفتہ بھی نہ ہوئی تھی) کا اپریشن کرانے کی سختی سے مخالفت کی اور والدین کو سمجھایا کہ

Scanned by CamScanner

ہومیوپیتھک دوا سے بچہ تندرست ہو جائے گا۔

ریڈیونک کمپیوٹر سے دوا کا انتخاب کیا گیا۔ ایک خوراک سلیشیا ۳۰ اور دوسری خوراک بعد سلفر ۲۰۰ دینے سے چند دنوں میں لڑکا مکمل طور پر صحت یاب ہو گیا۔

یہی لڑکا اگر کسی بڑے ہسپتال میں اپریشن کی غرض سے داخل کروا دیا جاتا تو میں یقین سے کہتا ہوں اس پر کینسر کا لیبل لگا دیا جاتا اور بچے کو ایک اذیت ناک اپریشن سے گذرنا پڑتا۔

پستان کے کینسر کے آخری درجہ میں کندھے کے جوڑ کے نیچے بغل کے غدود بھی سوج جاتے ہیں اور سوجن بازوؤں سے نیچے کی طرف انگلیوں تک چلی جاتی ہے۔

اگر اس کے ساتھ ہڈیوں پر بھی اثر ہو تو نہایت بدبودار خون ملی پانی کی سی رطوبت جاری ہو جاتی ہے۔ سانس لینے میں تنگی پیدا ہو جاتی ہے۔

پستان کے کینسر میں اہم بات یہ دیکھنے کی ہے کہ ٹیومر کسی عضو کے ساتھ ملحق ہے۔ یہ نہیں دیکھا جاتا کہ اس کا سائز کیا ہے۔

پستان کے کینسر کو دونوں ہاتھوں میں پکڑ کر یہ محسوس کیا جائے کہ وہ حرکت کر سکتا ہے یا اپنی جگہ پر کس ہے۔

اگر کینسر اپنی جگہ پر گڑھا ہوا ہے اور اس میں سے بدبودار خون ملی رطوبت رس رہی ہے، ہمیں معلوم ہونا چاہئے کہ سینے (Sternum) کی ہڈیاں یا پسلیاں بھی جتلائی مرض ہیں اور مرض اس قدر بڑھ چکا ہے کہ اب اس کا علاج ممکن نہیں رہا۔ یہ نقطہ بہت اہم ہے۔

جب آپ کینسر کے مریض دیکھیں گے اور پستان کا معائنہ کریں گے تو آپ کو فرق واضح طور پر نظر آ جائے گا۔

پستان کے کینسر کے ٹیومر کا معائنہ کرتے وقت نرم ہاتھوں سے چھو کر دیکھیں، کبھی بھی ٹیومر کو دبا کر نہ دیکھیں اس طرح ٹیومر کو دبانے سے سویا ہوا شیر جاگ جاتا ہے اور ٹیومر بڑی جلدی سے بڑھنا شروع ہو جاتا ہے۔ نہایت آہستگی اور نرمی سے ٹیومر کو چھو کر محسوس کر سکتے ہیں۔

کینسر کو دو انگلیوں اور انگوٹھے کے درمیان اس طرح نرمی سے پکڑیں جیسے آپ زمین پر پڑے ہوئے گیند کو انگلیوں اور انگوٹھے کی مدد سے اٹھاتے ہیں۔

Scanned by CamScanner

آپ محسوس کریں کہ کس قسم کا کینسر ہے۔ ایک چھوٹی سی گانٹھ انگلیوں کے لمس سے محسوس ہو گی یا سخت سا بال سا محسوس ہو گا یا لمبا سا پنیر کی طرح سخت گوشت Lump محسوس ہو گا۔

کینسر کا درد اس طرح ہوتا ہے جیسے گوشت کے اندر سوئی چبھو دی گئی ہو۔ لیکن یہ بات ذہن میں رکھیں یہ ممکن ہے کہ کینسر موجود ہو لیکن درد نہ ہوتا ہو' مرض جتنا بڑھ گیا ہوتا ہے اسی لحاظ سے درد بھی بڑھتا چلا جاتا ہے۔ لیکن اگر نپل اندر کی طرف گھس گئی ہے اور خون ملی پانی کی سی رطوبت جاری ہے تو سوائے پستان کے کینسر کے اور دوسرے بیماری نہیں۔ پستان میں موجود رسولی اور غدود کو کینسر نہ سمجھ لیں ورنہ آپ کی بدنامی ہو گی اور معافی کی گنجائش باقی نہیں رہ جاتی۔

اگر ڈاکٹر تجربہ کار ہے اور انگلیوں سے آنکھ کا کام لے سکتا ہے تو وہ کینسر ٹیومر کو انگلیوں کی لمس سے محسوس کر کے پہچان سکتا ہے۔

اگر کوئی ڈاکٹر یہ کہے کہ بغیر پستان کو کاٹ کر ایک ٹکڑا لیبارٹری میں معائنہ کے لئے بھیجے بغیر وہ یہ نہیں بتا سکتا کہ مریضہ کو پستان کا کینسر ہے یا کہ نہیں۔ ایسے ڈاکٹر کو ایک طرف ہو جانا چاہیے کیونکہ وہ کینسر کو پہچاننے کا پہلا اصول بھی نہیں جانتا۔ کسی اور ڈاکٹر کو سامنے آنا چاہیے جو کینسر کی علامات کو جان کر مرض کی پہچان رکھتا ہے۔

یہ یقین ہو جانے کے بعد کہ مریضہ کو کینسر ہے۔ ڈاکٹر کو چاہیے کہ اس کی عام صحت کی طرف توجہ کرے۔ مریضہ کی عادات کو درست کیا جائے۔ اگر مریضہ بہت زیادہ غم و فکر میں مبتلا ہے تو اس کا غم یا فکر دور کرنے کی تدبیر کرے۔

اگر مریضہ کے بہت سے بچے ہیں وہ زیادہ عرصہ کام کاج کرنے کی وجہ سے کمزور ہو چکی ہے' اس کی کمزوری کو دواؤں اور مناسب غذا سے دور کرنے کی سعی کی جائے۔

معدہ اگر غذا ہضم نہیں کرتا تو معدہ کی اصلاح کی جائے۔ مریضہ کو رحم سے لیکوریا یا بیضادانیوں کی سوزش وغیرہ کی تکالیف ہیں تو کینسر کا علاج شروع کرنے سے پیشتر ان تکالیف کا علاج کیا جائے۔

"یہ حقیقت یاد رکھیے ہر چوتھے یا پانچویں پستان کے کینسر کی جڑ رحم یا بیضادانیوں کی خرابی میں ہے۔" کس قدر افسوس ناک بات ہے کہ پستان کے کینسر کا علاج پستان کو نشتر

Scanned by CamScanner

سے کاٹ کر علیحدہ کر دینے میں سمجھا جاتا ہے جبکہ اس کی بنیادی وجہ (Root Cause) رحم یا بیضہ دانیوں کی خرابی میں ہے۔

مریضہ کو سمجھائیں کہ وہ اپنے خون میں گرمی نہ پیدا ہونے دے اسے چاہئے کہ گرم چولہے کے پاس کام نہ کرے اور گرمیوں میں سورج کی تپش سے اپنے آپ کو بچائے اور احتیاط' علاج کے بعد کم ازکم ایک سال تک جاری رہنا چاہیے۔

پستان کے مختلف قسم کے کینسر کا علاج

آپ کے پاس اگر پستان کے کینسر کا کوئی کیس آتا ہے بغور معائنہ کے بعد اگر آپ سمجھتے ہیں کہ دوا سے علاج ہو سکتا ہے تو دوسرے ڈاکٹروں کے ریمارکس کو ایک طرف رکھتے ہوئے مریضہ کا علاج شروع کر دینا چاہئے اور اس وقت تک کوشش جاری رہنی چاہئے جب تک کہ مریضہ صحت یاب نہیں ہو جاتی۔

ہر کامیابی آپ کو ایک نئی ہمت عطا کرے گی' خود اعتمادی پیدا ہو گی۔ ایک مریضہ میرے پاس لائی گئی۔ داہنے پستان پر سرخی مائل نیلی سی جگہ ایک انڈے کے برابر حجم میں موجود تھی۔ ڈنگ لگنے کے سے درد تھے۔ زخم میں سے کسی قسم کا اخراج نہ تھا۔ زبان کی نوک سرخ تھی۔ کمر میں درد بتاتی تھی۔ رسٹاکس ۲۰۰ کی چند خوراکوں سے شفایاب ہو گئی۔ ہمیشہ یاد رکھیں آپ مرض کا نہیں مریض کا علاج کر رہے ہیں۔

اندرونی دواؤں کے ساتھ بیرونی طور پر جو پیسٹ اور مرہمیں استعمال کروانے کی سفارش کی گئی ہے۔ وہ بھی جاری رکھیں اس طرح اندرونی و بیرونی دونوں قسم کے علاج سے شفا جلد ہو جاتی ہے۔ علاج کے دوران اگر بڑھا ہوا غدود سائز میں کم ہونا شروع ہو جاتا ہے تو یہ ایک اچھی علامت ہے لیکن اگر غدود پھیلنا شروع ہو جائے اور حجم میں بڑھ جائے تو مرض میں زیادتی ہونے کی علامت ہوا کرتی ہے۔

نبض

نبض کو محسوس کریں۔ نبض کو گننا بند کر دیں (ہر کوئی یہ کام کر سکتا ہے) نبض کو

Scanned by CamScanner

محسوس کر کے ہی مریض کی قوت حیات کا پتہ چل سکتا ہے۔ اگر نبض کمزور اور خفیف ہے' نارمل سے کم ہے تو کینسر بڑھنے کا اندیشہ ہے۔ اگر نبض مضبوط اور نارمل ہے تو مرض کم ہو رہا ہے۔ زبان آپ کو بتائے گی مریض غذا کو ہضم کرنے کے قابل ہے یا نہیں۔ سیاہی مائل سرخ زبان جس پر زرد میل کی تہہ جمی ہو یہ بتاتی ہے کہ خون میں آکسیجن کی کمی ہے۔ ایسی زبان کینسر کے بڑھتے ہوئے کیسوں میں دکھائی دیتی ہے۔

جب زبان کا رنگ ہلکا گلابی ہو جائے اور زبان پر ہلکی سی سفید میل یا نمی ہو تو یہ ایک اچھی علامت ہوا کرتی ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ دوائیں کام کر رہی ہیں اور مرض پر قابو پایا جا رہا ہے۔ آنکھوں کی قدرتی چمک ایک اور علامت ہے جو صحت کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

بحری جہاز کے کپتان کی طرح ایک ہوشیار ڈاکٹر کی نظر ہر جگہ ہوتی ہے۔ خطرے کی حالت میں کپتان کو پتہ ہوتا ہے کہ جہاز کی کیا کیفیت ہے اور اسے کس طرح طوفان سے نکال لے جانا ہے۔ ڈاکٹر کو خطرے کے سگنل کو فورا سمجھ جانا چاہئے۔ نبض کے کمزور پڑ جانے سے خطرہ کا سگنل بج جاتا ہے۔ بہت دفعہ ڈاکٹروں نے نبض پر توجہ نہ دی اور مریضوں کی زندگی خطرے میں پڑ گئی۔ ان کی توجہ پستان کے پھوڑے پر ہی مرکوز رہی اور نبض کا دھیان نہ کیا۔

۹۹ فیصد عورتوں کے پستان میں موجود رسولی کا اپریشن کر دیا جاتا ہے اگر تو سادہ رسولی ہے تو اپریشن کے بعد مریضہ کے بچ جانے کے مواقع ہیں لیکن اگر سادہ رسولی کی بجائے غلطی سے کینسر کے ٹیومر کا اپریشن کر دیا گیا تو مرض کے دوبارہ پہلی حالت کی نسبت زیادہ شدت سے لوٹ آنے کا نہ صرف خطرہ موجود ہے بلکہ مریضہ کی موت یقینی ہے۔

ایلوپیتھک ڈاکٹر پستان کے ٹیومر رحم اور بیضہ دانیوں کے ٹیومر کا واحد علاج اپریشن ہی بتاتے ہیں۔ لیکن ہومیوپیتھک بالشل دوا سے نہ صرف ٹیومر غائب ہو جاتے ہیں بلکہ آئندہ کے لئے بھی خطرہ باقی نہیں رہتا۔

ڈاکٹر سکنر (Dr. Skinner) اپنی مشہور کتاب Homoeopathy and Gynecology میں لکھتے ہیں۔

"ایک مریضہ کے دائیں پستان میں ٹیومر تھا جو کہ عرصہ ایک سال سے حجم میں بڑھتا

Scanned by CamScanner

چلا آ رہا تھا اور مرغی کے انڈے کے برابر ہو چکا تھا۔ پتھر کی طرح سخت اور اس کی جڑ پستان کے اندر ہی تھی۔ نپل اور جلد کی رنگت میں کوئی فرق نہ آیا تھا۔

بڑا نازک معاملہ تھا۔ مریضہ کا ایک ہی بھائی تھا جس کی بذریعہ خط اطلاع موصول ہوئی کہ وہ کینسر میں مبتلا ہو کر ہسپتال میں فوت ہو گیا ہے۔ ایک سے زیادہ سرجن ڈاکٹروں سے مشورہ لیا گیا' سب نے اپریشن سے ٹیومر کو علیحدہ کرنے کا مشورہ دیا۔

مریضہ میرے پاس مشورہ کے لئے آئی۔ ابھی تک اپریشن نہ ہوا تھا۔ ساری علامات سلفر کی طرف اشارہ کر رہی تھیں۔

سلفر ایک لاکھ کی واحد خوراک دی گئی اور مریضہ کو ہدایت کی گئی کہ حیض ختم ہونے کے بعد کھائے گی۔ کچھ عرصہ بعد سلفر دو لاکھ طاقت اور اس کے کچھ عرصہ بعد سلفر تین لاکھ دی گئی۔

ہر خوراک کھانے کے بعد ٹیومر حجم میں کم ہوتا گیا۔ تیسری خوراک دینے کے ایک ماہ بعد دونوں پستان کا معائنہ کیا گیا' دونوں میں کسی قسم کا فرق محسوس نہ ہوتا تھا۔ ٹیومر مکمل طور پر غائب ہو گیا تھا اور کسی قسم کا نشان باقی نہ رہ گیا تھا۔

اس واقعہ کو تین سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے مرض لوٹ کر واپس نہیں آیا۔

ڈاکٹر سکنر ۲۷ سال ایلوپیتھک کی پریکٹس کرنے کے بعد ہومیوپیتھی کی طرف مائل ہوئے اور ہومیوپیتھی کے ہو کر رہ گئے۔ انہوں نے اپنے تجربات سے سیکھا کہ ہومیوپیتھی ہی واحد طریقہ علاج ہے جس میں ضدی اور پیچیدہ قسم کے امراض کو دواؤں کی مدد سے بغیر اپریشن کے دور کیا جا سکتا ہے۔ عورتوں کے رحم بیضا دانیوں اور پستان کے ٹیومر اور کینسر کے علاج میں ان کی کامیابی اس بات کا خود ہی ثبوت ہے۔

ہومیوپیتھک ڈاکٹر جون۔ ایچ کلارک ایم۔ ڈی اپنی کتاب "ڈیزیز آف ہارٹ اینڈ آرٹریز" میں لکھتے ہیں۔ "ہومیوپیتھی مرض کا علاج نہیں بلکہ مریض کا علاج کرتی ہیں"۔

"مجھ سے اکثر سوال کیا جاتا ہے کہ کیا کینسر کا مرض دوا سے ختم ہو سکتا ہے؟ میرا جواب ہوتا ہے کہ کوئی ایسی ڈرگ موجود نہیں جو ہر قسم کے کینسر کا واحد علاج ہو۔ لیکن بہت سے کینسر کے مریض ایک یا ایک سے زیادہ دواؤں کے استعمال سے شفایاب ہوئے ہیں۔ ہر مریض کا علاج اس کی علامات اور مزاج کے مطابق ہونا چاہئے اور یہی ہومیوپیتھی کا

Scanned by CamScanner

چلا آ رہا تھا اور مرغی کے انڈے کے برابر ہو چکا تھا۔ پتھر کی طرح سخت اور اس کی جڑ پستان کے اندر ہی تھی۔ نپل اور جلد کی رنگت میں کوئی فرق نہ آیا تھا۔

بڑا نازک معاملہ تھا۔ مریضہ کا ایک ہی بھائی تھا جس کی بذریعہ خط اطلاع موصول ہوئی کہ وہ کینسر میں مبتلا ہو کر ہسپتال میں فوت ہو گیا ہے۔ ایک سے زیادہ سرجن ڈاکٹروں سے مشورہ لیا گیا' سب نے اپریشن سے ٹیومر کو علیحدہ کرنے کا مشورہ دیا۔

مریضہ میرے پاس مشورہ کے لئے آئی۔ ابھی تک اپریشن نہ ہوا تھا۔ ساری علامات سلفر کی طرف اشارہ کر رہی تھیں۔

سلفر ایک لاکھ کی واحد خوراک دی گئی اور مریضہ کو ہدایت کی گئی کہ حیض ختم ہونے کے بعد کھائے گی۔ کچھ عرصہ بعد سلفر دو لاکھ طاقت اور اس کے کچھ عرصہ بعد سلفر تین لاکھ دی گئی۔

ہر خوراک کھانے کے بعد ٹیومر حجم میں کم ہوتا گیا۔ تیسری خوراک دینے کے ایک ماہ بعد دونوں پستان کا معائنہ کیا گیا' دونوں میں کسی قسم کا فرق محسوس نہ ہوتا تھا۔ ٹیومر مکمل طور پر غائب ہو گیا تھا اور کسی قسم کا نشان باقی نہ رہ گیا تھا۔

اس واقعہ کو تین سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے مرض لوٹ کر واپس نہیں آیا۔

ڈاکٹر سکنر ۲۷ سال ایلوپیتھک کی پریکٹس کرنے کے بعد ہومیوپیتھی کی طرف مائل ہوئے اور ہومیوپیتھی کے ہو کر رہ گئے۔ انہوں نے اپنے تجربات سے سیکھا کہ ہومیوپیتھی ہی واحد طریقہ علاج ہے جس میں ضدی اور پیچیدہ قسم کے امراض کو دواؤں کی مدد سے بغیر اپریشن کے دور کیا جا سکتا ہے۔ عورتوں کے رحم بیضا دانیوں اور پستان کے ٹیومر اور کینسر کے علاج میں ان کی کامیابی اس بات کا خود ہی ثبوت ہے۔

ہومیوپیتھک ڈاکٹر جون۔ ایچ کلارک ایم۔ ڈی اپنی کتاب "ڈیزیز آف ہارٹ اینڈ آرٹریز" میں لکھتے ہیں۔ "ہومیوپیتھی مرض کا علاج نہیں بلکہ مریض کا علاج کرتی ہیں"۔

"مجھ سے اکثر سوال کیا جاتا ہے کہ کیا کینسر کا مرض دوا سے ختم ہو سکتا ہے؟ میرا جواب ہوتا ہے کہ کوئی ایسی ڈرگ موجود نہیں جو ہر قسم کے کینسر کا واحد علاج ہو۔ لیکن بہت سے کینسر کے مریض ایک یا ایک سے زیادہ دواؤں کے استعمال سے شفایاب ہوئے ہیں۔ ہر مریض کا علاج اس کی علامات اور مزاج کے مطابق ہونا چاہئے اور یہی ہومیوپیتھی کا

Scanned by CamScanner

کمال ہے۔

علامات مرض کی زبان ہوا کرتے ہیں۔ کسی نے کبھی بھی کے جراثیم کہیں دیکھے ہیں؟ یا سردرد یا پٹھوں کے درد کے جراثیم کسی لیبارٹری ٹسٹ میں پائے گئے ہیں۔ صرف اور صرف علامات مرض ہی تشخیص اور علاج میں کام آتی ہیں۔ علامات مرض کو مدنظر رکھتے ہوئے مریض کا علاج کرنے پر اگر وہ علامات غائب ہو جاتی ہیں تو اس کے یہی معنی لئے جائیں گے کہ وہ مرض جو یہ علامات پیدا کر رہا تھا خود بھی جسم سے ختم ہو گیا ہے۔ بہت سے رحم اور بیضہ دانیوں کے کینسر کے ٹیومر محض اخراج بند کر دینے سے کچھ عرصہ بعد پیدا ہو جاتے ہیں۔

ڈاکٹر لیمبرٹ نے ہومیوپیتھک ورلڈ میں ڈاکٹر نیش کا ایک کیس لکھا ہے جس کو پڑھ کر لیکوریا کو بیرونی علاج سے بند کر دینے پر مریضہ کی جو حالت ہوتی ہے سمجھ میں آ جائے گی۔ لکھتے ہیں۔

بہت سالوں کے بعد ایک کیس اس طرح کا آیا جس کے علاج کے لئے مجھے کہا گیا۔ مریضہ عمر تیس (۳۰) سال رحم کے السر میں مبتلا تھی اور اس کا ایک سپیشلسٹ ڈاکٹر علاج کرتا رہا تھا۔ علاج بیرونی اور مقامی ہوتا رہا جس کے نتیجے میں لیکوریا کا اخراج مکمل طور پر بند ہو گیا۔ جلد ہی رحم اور بیضہ دانیوں میں ورم پیدا ہو گیا اور شدید درد شروع ہو گئے۔

ڈاکٹر (ایلوپیتھ) نے مارفین۔ کلورل اور دوسری درد کو سکون دینے والی دواؤں سے کوشش کی لیکن درد ختم نہ ہوئے مریضہ درد سے کراہ رہی تھی اور آواز پڑوسیوں تک پہنچ رہی تھی اس سے قبل مریضہ میرے زیر علاج رہ چکی تھی لیکن اس دفعہ اس کے خاوند نے دوسرے ڈاکٹر کو بلوا لیا تھا۔

مریضہ نے میری منتیں کیں کہ میں اس کا علاج کروں کیونکہ دوسرے ڈاکٹروں (ایلوپیتھ) سے درد میں آفاقہ نہ ہو رہا تھا' اس وقت مجھے بلایا گیا جبکہ موت قریب آ گئی تھی۔ میں خود بھی چاہتا تھا کہ اس مریضہ کی مدد کروں میں نے آ کر دیکھا۔ پیٹ پھول گیا تھا اور مارفین اور کلورل کے استعمال کے باوجود آفاقہ نہ ہوا تھا۔ اس قدر گیس پیدا ہو چکی تھی کہ شکم پھول گیا تھا اور سانس رک گئی تھی۔ نبض تیز چل رہی تھی درجہ حرارت بڑھ گیا تھا۔

Scanned by CamScanner

شکم میں پیدا ہونے والی گیس اوپر کی طرف دباؤ پیدا کر رہی تھی اور یہی دو علامتیں واضح طور پر موجود تھیں اور حقیقت یہ ہے کہ عرصہ دراز سے جاری لیکوریا کے فوری بند ہو جانے کا نتیجہ تھا۔

مزید انکوائری کیے بغیر اسوفوٹیڈ ۲۰۰ کی خوراک دی گئی کوئی ردعمل ظاہر نہ ہوا۔ طاقت تبدیل کر کے دوا ۳ طاقت دی گئی۔ اب کے اچھا نتیجہ نکلا اور ایک طاقت میں اور بھی مفید ثابت ہوئی اور مریضہ کو افاقہ ہو گیا۔

مشاہدہ میں آیا ہے کہ کینسر کے مریض کا معدہ کمزور ہو جاتا ہے جہاں زبان سرخ گائے کے گوشت کی طرح لوتھڑا سا بن جائے اور زبان پر زرد میل ہو تو ہومیوپیتھک ڈاکٹر ہائیڈراسٹس تجویز کرتے ہیں۔

لیکن ہائیڈراسٹس یا کنڈورنگو دو دوائیں مخصوص نہیں ہیں۔ دوا وہ استعمال کرائی جائے جو مجموعی علامات کے عین مطابق ہو کینسر کے علاج کے لئے میٹریا میڈیکا میں ایک سو کے قریب ادویات ہیں۔ جن کا مفصل ذکر کتاب کے آخر میں آئے گا۔

ڈاکٹر برنٹ اپنی کتاب "ٹیومرز آف دی بریسٹ کیورڈ بائی دی میڈیسن" میں لکھتے ہیں۔

"پستان کے ٹیومر کا بیرونی یا مقامی علاج کرنا یا اپریشن کرنا بالکل اسی طرح ہے جیسے سیب کے درخت میں لگے ہوئے سیب پر برش کے ساتھ آیوڈین لگاتا ہے یا سیب کے درخت کا اپریشن کر کے سیب کو علیحدہ کرتا ہے۔

سیب کے درخت پر سیبوں کی پیدائش اور انسانی جسم میں ٹیومرز کی پیدائش میں فرق صرف یہ ہے کہ سیب کو درخت پر پیدا کرنے کے لئے پورے درخت نے حصہ لیا ہے اور انسانی جسم میں ٹیومر پیدا کرنے میں پورے جسم نے حصہ لیا ہے۔

کیا سیب کے درخت سے سیب کو کاٹ کر جدا کر دینے سے سیب کا درخت مزید سیب پیدا کرنے بند کر دے گا؟ اگر اس سوال کا جواب نہیں ہے تو یہ بھی ماننا پڑے گا کہ ٹیومر کو اپریشن سے جدا کر دینے پر جسم مزید ٹیومر بنانا بند نہیں کرے گا۔"

ہر مریضہ کی دوا اس کے مزاج اور علامات کے مطابق تجویز کرنی چاہیے۔

ہم یہاں چند پستان کے کینسر کیس لکھتے ہیں۔ جن کو پڑھ کر آپ کو اندازہ ہو جائے

Scanned by CamScanner

گا کہ دوا کی تجویز کے وقت علامات کتنی اہم ہوتی ہیں۔

مریضہ عمر ۳۲ سال صفراوی مزاج' دو بچوں کی ماں' پستان میں پیپ پیدا ہو چکی تھی اور ایلوپیتھک ڈاکٹروں کے زیرعلاج دو دفعہ اپریشن ہو چکا تھا۔ گذشتہ چوبیس ۲۴ گھنٹوں میں لمحہ بھر کے لئے بھی آرام نہ کر سکی تھی۔ شدید درد اور اذیت میں مبتلا تھی۔ داہنے پستان میں سخت ورم اور دکھن تھی۔ ڈنگ لگنے کا سا درد ہوتا تھا۔

اَیپس اندرونی طور پر پانی میں ملا کر ہر دو گھنٹہ کے بعد ایک چائے کا چمچ دی گئی۔ ہر تیسری خوراک ایکونائٹ اَیپس کی طرح پانی میں ملا کر دی جاتی رہی۔ بیرونی طور پر شہد کی تین مکھیاں زیتون کے تیل میں ڈبو کر اسے چار پانچ دن یونہی شیشی میں پڑا رہنے کے بعد تیل کی مالش کی گئی۔

صرف ۲۴ گھنٹے کے اندر اندر بخار' ورم' ڈنگ لگنے کا سا درد غائب ہو گئے۔

(ڈاکٹر پی۔ ایف ڈف)

اَیپس کے پستان کے کینسر میں ڈنگ لگنے کا سا درد اور جلن ہوتی ہے۔ بیضہ دانیوں میں بھی درد ہو سکتا ہے۔ پیشاب مقدار میں کم خارج ہوتا ہے۔

ڈاکٹر راؤ (Dr. Raue) لکھتے ہیں کہ اگر پستان میں سخت بے ڈھنگا سا ٹیومر ہو جس کی جڑیں چھاتی کے اندر مضبوطی سے قائم ہوں۔ کبھی کبھار سوئی چبھنے کے درد ہوتے ہوں خاص کر رات کو تکلیف ہوتی ہو' چہرے کی رنگت سلیٹی مائل مٹی کے رنگ کی سی ہو۔ نقاہت اور کمزوری ہو' حیض رکے ہوئے ہوں تو برومیم پر غور کرنا چاہئے۔ دوسرا کیس ڈاکٹر جے۔ او۔ میک کی فائل سے لیا گیا ہے۔

"مریضہ عمر ۳۵ سال' ۱۲ ماہ سے دائیں پستان کے اندر سخت قسم کا ٹیومر پیدا ہو چکا تھا۔ انگلیوں سے چھونے پر وزنی محسوس ہوتا تھا۔ جلد کی رنگت میں تبدیلی پیدا نہیں ہوئی تھی۔ حجم مرغی کے انڈے کے برابر تھا۔ ٹیومر کی سطح سخت اور ناہموار سی تھی۔ اس کے ساتھ ہی داہنے بازو کی تکونی ہڈی کے پاس ایک اور ٹیومر تھا جو پہلے سے مختلف تھا۔ اس کی رنگت اوپر سے سرخ تھی۔ ہاتھ سے محسوس کرنے پر نرم تھا جیسے اس کے اندر کچھ مائع شے جمع ہو۔

کاربوانیملیس ۳۰ ہر روز ایک خوراک' ایک ماہ تک جاری رکھی گئی' نہایت قلیل

Scanned by CamScanner

عرصہ میں دونوں ٹیومر غائب ہو گئے۔"

کاربوانیملیس وہاں کام آتی ہے جہاں شدید جلن دار اور پھاڑنے والے درد ہوں۔ رات کو پسینہ صرف رانوں پر آتا ہے' مریضہ کی ہمت جواب دے چکی ہو۔ مردنی چھا گئی ہو اور دبانے سے ٹیومر سخت اور غیرہموار محسوس ہوتا ہو۔ خاص کر سخت ٹیومر میں کاربو انیملیس ایک مفید دوا ہے۔ گریفائٹس اس وقت فائدہ کرتی ہے۔ جبکہ پستان کا کینسر ہو۔ نپل اندر کی طرف گھس گئی ہو اور شگاف (نشر) پڑ گئے ہوں دودھ کا نکلنا بند ہو چکا ہو اور پرانے زخم مندمل ہو جانے کے بعد نشان باقی رہ گئے ہوں۔

خنازیری مزاج کی ایک مریضہ کو پہلے بچے کی پیدائش پر بخار ہو گیا۔ دودھ کی آمد رک گئی اور پستان خراب ہو گئے۔ وقت کے ساتھ ساتھ بخار جاتا رہا لیکن پستانوں پر زخموں کے نشان باقی رہ گئے۔ بچہ کی پیدائش کے ایک ماہ بعد گریفائٹس ۲۰۰ کی ایک خوراک دی گئی تھی اور ایک ہفتہ کے بعد دودھ کی پیدائش بھی ہو گئی تھی چونکہ نپل اندر کی طرف گھس چکی تھی اس لئے بچہ دودھ نہیں پی سکتا تھا۔ لہذا دودھ وہیں خشک ہو گیا بچے کی ماں کو ڈر پیدا ہو گیا کہ اگر یہی حالت رہی تو مرض کہیں دوبارہ نہ لوٹ آئے۔

گریفائٹس ۲۰۰ ایک ہفتہ تک جاری رکھی گئی۔ جس کا یہ فائدہ ہوا کہ پستان کی سختی نہ رہی اور پستان کے ۳/۱ حصہ پر زخم کے مندمل ہو جانے کے بعد بھی جو نشان باقی رہ گئے تھے وہ بھی ختم ہو گئے۔

ایک سال بعد مریضہ دوبارہ امید سے تھی۔ گریفائٹس کا استعمال دوبارہ شروع کیا گیا۔ دوسرے بچے کی پیدائش پر دونوں طرف کے پستان بالکل ایک جیسے صحت مند تھے اور نقص باقی نہ رہ گیا تھا۔ سوائے اس کے کہ مریضہ نپل کے پستان کے اندر گھس جانے کی وجہ سے نومولود کو دودھ نہ پلا سکتی تھی۔

(ڈاکٹر ڈی۔ بی۔ دشر)

ایلوپیتھ ڈاکٹر پیٹرہوڈ ایک ۸۹ سال کی عمر رسیدہ عورت کے پستان کے کینسر کا کیس بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اس کا کینسر کا مرض کلکیریا کارب کے بیرونی اور اندرونی استعمال سے جاتا رہا۔ کلکیریا کارب کے مسلسل استعمال سے مریضہ کے بائیں پستان سے ٹیومر مکمل طور پر جدا ہو گیا۔ ٹیومر والی جگہ مکمل طور پر خشک ہو گئی اور بچی کھچی سی نظر آتی

Scanned by CamScanner

تھی لیکن مریضہ کو اس سے بالکل کوئی تکلیف نہ ہوتی تھی۔

(یونائیٹڈ سٹیٹس میڈیکل اینڈ سرجیکل جرنل)

کونیم ہماری ایک اور دوا ہے جو پستان کے کینسر کے لئے اکثر استعمال ہوتی ہے۔ جس سے قبل پستان میں دکھن ہوتی ہے۔ بھدے سے اور سوئی چبھنے کے سے درد ہوتے ہیں۔ درد رات کو ہوتے ہیں جن کی وجہ سے مریضہ سو نہیں سکتی۔ چھاتی میں اور نپل پر کھجلی ہوتی ہے۔ گرمی سے اور حرکت سے دردوں میں آفاقہ ہوتا ہے۔ مرض کی ابتدا میں اس دوا کا استعمال ہوتا ہے۔ ایک مریضہ کے نپل کے بالکل نیچے ٹیومر تھا۔ جو بہت سخت تھا اور گول سا تھا۔ ادھر ادھر حرکت کر سکتا تھا۔ دبانے سے درد نہ ہوتا تھا لیکن اکثر کبھی کبھار گولی لگنے کا سا درد ہوتا تھا۔

کونیم ۳ طاقت صبح و شام دی گئی۔ ہر رات کو چند قطرے دوا بیرونی طور بھی مالش کی گئی۔ تین ماہ کے اندر ٹیومر غائب ہو گیا۔

۴۷ سال کی ایک اور مریضہ کے پستان میں سخت ٹیومر تھا جو بائیں چھاتی میں تھا اور پتھر کی طرح سخت تھا اور اس کا وزن قریباً ایک پاؤ کے قریب ہو گا۔ درد بڑے تیز ہوتے تھے اور ساتھ ہی چند لمحوں کے لئے آنکھ کے سامنے اندھیرا چھا جاتا تھا۔ پاؤں میں بدبودار پسینہ آتا تھا' بائیں کان میں بھی شدید درد کی ٹیس اٹھتی تھی۔

کونیم ایک ہزار ہر ماہ کے وقفے سے تین ماہ تک دی گئی۔ تین ماہ بعد کینسر پلپلا نرم ہو گیا تھا لیکن اس میں سے خون کی بدبودار رطوبت جاری ہو گئی۔ آنکھوں کے سامنے اندھیرا آ جانا اور پاؤں میں بدبودار پسینہ آنے میں فرق نہ پڑا۔ سیشیا ۱۰۰۰ طاقت دینے سے چند ہفتوں کے اندر شفایاب ہو گئی۔

(ڈاکٹر۔ اے تھامس)

تیس (۳۰) سالہ ایک اور عورت کا پستان کا پتھر کی طرح سخت ٹیومر کونیم دینے سے غائب ہوا تفصیل یوں ہے۔

مریضہ کے بائیں پستان میں پتھر کی طرح سخت ٹیومر تھا۔ مریضہ نے بتایا کہ پانچ سال قبل بائیں طرف نیچے والی پلک پر سخت قسم کا آتشکی زخم تھا جو کہ فاؤلرز سالوشن آف آرسینک کے پانچ ماہ مسلسل بیرونی استعمال سے جاتا رہا۔ اس دوران اس کی ماں پستان کے کینسر میں مبتلا ہو کر چل بسی۔ خاندان کا ایک اور فرد بھی کینسر سے مر گیا۔ اس وقت چھاتی

Scanned by CamScanner

میں ٹیومر ایک انڈے کے برابر موجود تھا اور پتھر کی طرح سخت تھا۔ دبانے پر درد ہوتا تھا۔ حیض سے قبل ٹیومر میں بہت درد ہوتا تھا۔ خاص کر رات کے وقت دو ہفتوں کے لئے کونیم ۲۰۰ دی گئی۔ دو ہفتوں کے بعد ٹیومر حجم میں قدرے کم تھا اور پہلے کی طرح سخت بھی نہ تھا۔ مریضہ کی وہی کیفیت تھی۔ فلاڈلفیا کے ڈاکٹر گرنسے سے مشورہ کرنے کے بعد کونیم ۸۰۰ استعمال کرائی گئی اور دو مہینے دوا کا استعمال جاری رہا۔ معمولی سا افاقہ ہوا۔

بالآخر کونیم ۱۰۰۰ طاقت دی گئی اور مریضہ شفایاب ہو گئی اور آج تک صحت مند ہے۔

(ڈاکٹر ہائن)

کونیم اس ٹیومر کی دوا ہے جو پتھر کی طرح سخت ہو اور دوا ابتدا میں اچھا کام کرتی ہے۔ اس طرح سینکڑوں کیس لکھے جا سکتے ہیں جو واحد دوا کونیم سے شفایاب ہوئے لیکن اختصار کی خاطر نہیں لکھ رہا ہوں۔

سلیشیا ایک اور گہرا اثر کرنے والی مزاجی دوا ہے جو پیپ اور ٹیومر کو ختم کر دیتی ہے۔ ڈاکٹر ایچ ۔ جی سیکنڈر لکھتے ہیں۔

ستر (۷۰) سالہ ایک بوڑھی عورت کے دائیں پستان میں سخت سا ٹیومر تھا۔ میں نے اسے اپریشن کرا ڈالنے کا مشورہ دیا۔ لیکن یہ دیکھ کر کہ شدید خارش ہوتی ہے اور پستان کے گلینڈز (غدود) سوج گئے ہیں۔ خیال آیا کہ سلیشیا استعمال کر کے دیکھوں۔

چھ ماہ کے عرصہ میں سلیشیا ۲۰۰ کی دو خوراکیں اور سلیشیا ۱۰۰۰ کی دو خوراکیں دی گئیں۔

نتیجہ یہ ہوا کہ ٹیومر کی بڑھوتری رک گئی۔ سختی کم ہو گئی۔ خارش ختم ہو گئی اور درد بھی کسی حد تک کم ہو گیا اور مریضہ کی عام صحت بھی بہتر ہو گئی تھی۔

ایک اور مریضہ جس کی عمر ۳۰ سال کے قریب تھی' جسم کمزور تھا اور نزلہ و زکام میں اکثر مبتلا رہتی تھی اور سانس لینے میں بھی دقت محسوس کرتی تھی۔

دائیں طرف پستان میں سخت سا گولا بن گیا تھا۔ معائنہ کرنے پر پتہ چلا کہ پتھر کی طرح سخت ٹیومر داہنی طرف نپل کے قریب پیدا ہو گیا ہے۔ جس کی سطح ناہموار سی تھی حرکت دینے پر اپنی جگہ سے سرک جاتا تھا اور حجم میں اخروٹ کے برابر تھا۔ سلیشیا ۲۴

Scanned by CamScanner

طاقت پانی میں ملا کر ایک چائے کا چمچہ صبح و شام دیا گیا۔ دو ماہ کے عرصہ میں ٹیومر مکمل طور پر غائب ہو گیا۔

میسچوسٹ (Massachusetts) امریکہ کے ڈاکٹر پکسلے (Dr. Pixley) کا بیان ہے کہ ریڈیم ۶ پاؤڈر کی حالت میں دینے سے کینسر پر گہرا اثر ہوتا ہے۔ خاص کر اس کینسر کے لئے نہایت مفید دوا ہے جس میں سے خون بہہ رہا ہو۔ اس کے استعمال سے بہت جلد زخم خشک ہو جاتا ہے اور درد بند ہو جاتے ہیں۔

ڈاکٹر کلارک ایم - ڈی کیور آف ٹیومر بائی میڈیسن میں لکھتے ہیں کہ میری ایک نوجوان مریضہ کی ناک سے خون بہتا تھا۔ جو ریڈیم ۶ (پاؤڈر) کے استعمال سے بند ہو گیا' مریضہ کے خاندان میں کینسر تھا۔ اس واقعہ سے ڈاکٹر پکسلے کے الفاظ کی تصدیق ہوتی ہے۔ ایکسرے نہایت گہرا اثر رکھنے والی دوا ہے اس لئے سوچ سمجھ کر واحد خوراک دے کر پہلے ردعمل دیکھ لینا چاہئے۔ ڈاکٹر کلارک دائیں پستان کے کینسر میں مبتلا ایک اور مریضہ کا کیس بیان کرتے ہیں۔ جسکا تین بار اپریشن ہوا تھا اور کینسر لوٹ کر واپس آتا رہا۔ وہ لکھتے ہیں۔

"مریضہ کی عمر ۴۲ سال تھی جس کا ایک دس برس کا لڑکا تھا اس بچے کی پیدائش پر مریضہ کو زچگی کے وقت بڑی تکلیف اٹھانی پڑی تھی۔

جب میں نے اسے دیکھا دائیں پستان میں ناشپاتی کے سائز کا ٹیومر تھا۔ یہ بڑھ رہا تھا اور مقامی ایلوپیتھ ڈاکٹر کے کہنے کے مطابق یہ ایک سادہ سی رسولی تھی جسے نکال دیا گیا۔ جلد ہی ایک اور رسولی پیدا ہو گئی اسی ڈاکٹر نے دوبارہ اپریشن سے نکلوا دی۔ چار ماہ کے بعد رسولی تیسری بار پیدا ہو گئی جس کی رنگت سرخ اور نیلی تھی اور یوں لگ رہا تھا جیسے پھٹنے والی ہے۔ اس دفعہ بھی ایلوپیتھ ڈاکٹر نے مریضہ کو سپیشلسٹ کے پاس جانے کا مشورہ دیا اور اپریشن کرا دینے پر زور دیا۔ ڈاکٹر مریضہ کو خود مسٹر "ڈی" (سپیشلسٹ) کے پاس لے گیا جس نے معائنہ کے بعد انکشاف کیا کہ یہ کینسر کا ٹیومر ہے۔ مریضہ سے کہا گیا کہ وہ نرسنگ ہوم جائے وہاں اپریشن کر کے دائیں پستان کو کاٹ دیا جائے گا۔ (نہ رہے بانس نہ بجے بانسری) لیکن اپریشن ہونے سے کچھ عرصہ قبل مریضہ میرے پاس مشورہ کے لئے آئی۔

مریضہ کے تین اپریشن ہو چکے تھے۔ اسے کہہ دیا گیا کہ اپریشن نہ کراؤ گی تو یہ حالت مرض اسی طرح رہے گی۔ میں نے دیکھا کہ دائیں پستان میں گانٹھ بن گئی تھی بایاں

پستان بھی مبتلا تھا۔ نپل ابھرنے کی بجائے پستان کی سطح کے برابر تھی اور پستان بذات خود بھی سخت غدود سا تھا۔ بازو کے نیچے بغل کے غدود بھی سوجے ہوئے تھے۔

کچھ عرصہ قبل مریضہ کو بھوک نہ لگتی تھی نقص ہاضمہ تھا لیکن پستان میں غدود سا بن جانے کی وجہ سے ہاضمہ بہتر ہو گیا تھا۔ ہضم بہتر نہ ہونے کے ساتھ تلی کے پاس میں درد بھی رہتا تھا ڈکار آنے سے بہتر محسوس کرتی تھی۔ عام طور پر اس کی صحت بہتر ہو رہی تھی۔ باپ ۸۹ سال کا ہو کر مرا تھا لیکن والدہ کے خاندان میں ٹی بی تھی۔ اور والدہ انتڑیوں کے کینسر میں مبتلا ہو کر مر گئی تھی۔ بھائی اور بہن صحت مند تھے دو دفعہ مریضہ کو چیچک کا ٹیکہ لگ چکا تھا۔

گزشتہ ۸ سال سے گدی میں درد ہوتا تھا۔ سر کو باندھ کر رکھنے سے افاقہ ہوتا تھا۔ کھلی ہوا میں زیادتی ہوتی تھی۔ زبان پر مسہ تھا جو کہ کاسٹک سے جلا دیا گیا تھا۔ دائیں طرف پہلو میں سردی بہت محسوس کرتی تھی۔

حیض باقاعدگی سے ہوتے تھے۔ زبان پر میل نہ تھا۔ نبض ۹۶ تھی نمکین چیزوں اور نمک بہت زیادہ کھانے کی عادت تھی۔ مریضہ کی دوائیں دینے کی ہسٹری بہت لمبی ہے۔ مختصر یہ کہ مندرجہ ذیل دوائیں مختلف اوقات میں علامات کے مطابق دی گئیں۔

تھوجا ۳۰، سکر ڈینم ۳۰، سلیشیا ۳۰، کاربو سینم ۱۰۰، فائی ٹولاکا ۳،

سکروفلیریا نوسوڈا لوشن بنا کر بیرونی طور پر مالش کے لئے استعمال کرائی گئی۔

عرصہ ۲/۱ ۱ سال علاج ہوتا رہا اور مریضہ صحت یاب ہو گئی۔

ڈاکٹر کلارک ایم۔ ڈی "دی کیور آف ٹیومرز بائی میڈیسن" میں لکھتے ہیں۔

گٹھیا کے دردوں کا اور کینسر کے امراض کا آپس میں تعلق دکھائی دیتا ہے۔

"وہ مریض جن کے عزیز کینسر میں مبتلا ہو کر مر چکے تھے گٹھیا کے دردوں میں مبتلا پائے گئے۔ اگر ان مریضوں کا مزاجی دواؤں سے علاج کیا جائے تو ہو سکتا ہے آگے چل کر کینسر میں مبتلا نہ ہوں۔ ان مریضوں میں توقع کی جاتی ہے کہ جلد یا بدیر یہ بھی کینسر میں مبتلا ہو جائیں گے۔

اسی طرح کا ایک کیس میرے مشاہدے میں آیا ہے۔ ایک شادی شدہ خاتون جس کے خاندان میں کینسر کا مرض تھا۔ شدید گٹھیا کے دردوں میں مبتلا تھی۔ ایک موقع پر درد

Scanned by CamScanner

دائیں طرف چوتڑ کے جوڑ میں ٹھہر گیا۔ ایلوپیتھک ڈاکٹر نے سیلیسی لیٹ آف سوڈا کی بھاری خوراک کھلا دی۔ درد فوراً غائب ہو گیا اور دوبارہ کبھی بھی لوٹ کر نہ آیا۔

لیکن تھوڑے ہی عرصہ میں ایک نئی بیماری پیدا ہوئی بغل کے نیچے ایک ٹیومر پیدا ہو گیا جس سے سینے کے پٹھے متاثر ہو گئے اس عورت کے کیس میں گٹھیا کے درد کینسر کی پہلی سٹیج تھی اور اس کا علاج کینسر کے ٹیومر کو مدنظر رکھتے ہوئے بالمثل دوا سے ہونا چاہئے تھا۔ دردوں کے فوراً بند کر دینے سے مرض کا رجحان کینسر کے ٹیومر کی طرف ہو گیا اور بڑی تیزی سے قلیل عرصہ میں ٹیومر پیدا ہو گیا۔ اسی طرح ایک عورت کو جسم کے مختلف حصوں میں گٹھیا کے درد تھے۔ مریضہ نہایت کمزور تھی' ہاتھ اور پاؤں سرد تھے۔ زمانہ کہولت کے قریب دائیں پستان میں کینسر کا ٹیومر پیدا ہوا جو بہت سخت تھا۔ اس ٹیومر کے نمودار ہونے سے مریضہ کی دوسری تکالیف ختم ہو گئیں جو کینسر کا ٹیومر نمودار ہونے سے قبل تھیں۔ بیماری کا زہر سمٹ کر ٹیومر میں جمع ہو گیا تھا۔

اس موقع پر اپریشن کر کے ٹیومر کو نکال دینے میں ایلوپیتھی حق بجانب ہے لیکن اگر بنیادی وجہ مزاجی علاج سے رفع نہ کی گئی تو کینسر دوبارہ پیدا ہو جائے گا اور مریضہ کی حالت پہلے سے بھی بدتر ہو جائے گی۔

(ڈاکٹر جون ۔ ایچ کلارک ۔ ایم ڈی)

ڈاکٹر برنٹ ایم ۔ ڈی ایک کامیاب ایلوپیتھ ڈاکٹر تھے لیکن کچھ عرصہ بعد ایلوپیتھک دواؤں کے ہولناک اثرات مابعد (Side Effects) دیکھنے کے بعد ایلوپیتھی سے مایوس ہو گئے اور کھیتی باڑی کا پیشہ اختیار کر لیا۔ ان کے ایک دوست نے انہیں ہومیوپیتھی کی طرف توجہ دلوائی آپ نے ہومیوپیتھی کا مطالعہ کرنے کے بعد اپنے مریضوں کا صرف اور صرف ہومیوپیتھی دواؤں سے علاج شروع کیا۔ میڈیکل سائنس نے ان کا بائیکاٹ کر دیا۔ جس کا انہیں رتی بھر ملال نہ ہوا کیونکہ وہ ہومیوپیتھی علاج کو ایلوپیتھی پر ترجیح دیتے تھے۔

انہوں نے بہت سی چھوٹی چھوٹی کتابیں لکھی ہیں۔ ان کی مشہور کتاب "ففٹی ریزنز بینگ ہومیوپیتھ (Fifty reasons being Homoeopath)" ہے۔ اس کتاب میں انہوں نے پچاس ایسے کیس دیئے ہیں جو ایلوپیتھک ڈاکٹروں سے صحت یاب نہ ہو سکے اور لاعلاج قرار دے دیئے گئے تھے۔ ان سب کا ڈاکٹر برنٹ نے اس کتاب میں حوالے دے کر

Scanned by CamScanner

تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ مریضوں کے نام جن ایلوپیتھک ڈاکٹروں سے وہ علاج کراتے رہے ان کے نام لندن کے جن ہسپتالوں میں داخل رہے ان کے نام وغیرہ نہایت تفصیل سے درج کئے تاکہ کوئی اسے جھوٹ نہ سمجھے۔ یہ سب کے سب ڈاکٹر برنٹ نے ہومیوپیتھک دواؤں سے شفایاب کئے اور ہر کیس کے بعد ان الفاظ کا اضافہ کیا کہ یہ میری پہلی وجہ ہے ہومیوپیتھ ہونے کی۔ یہ میری دوسری وجہ ہے ہومیوپیتھ ہونے کی غرضیکہ پچاس کیس دیئے اور پچاس وجوہات ہومیوپیتھ بننے کی لکھی ہیں۔ بڑی دلچسپ کتاب ہے۔ ان کی ایک اور کتاب "کیوریٹی آف ٹیومرز بائی ریمیڈیز" ہے جس میں کینسر کا ایک کیس دیا ہے جو ایک ۳۵ سالہ عورت کا پستان کے کینسر کا کیس ہے۔ لکھتے ہیں۔

ایلوپیتھک سرجن نے اس عورت کے پستان میں کینسر کا ٹیومر بتایا اور اس کا علاج بائیں طرف کے پستان کو مکمل طور پر کاٹ دینے کو ہی سمجھا۔ لیکن کیا سیب کو درخت پر سے کاٹ کر جدا کر دینے سے سیب کا درخت مزید سیب پیدا کر دینا بند کر دیتا ہے۔

مریضہ کی عمر ۳۵ سال تھی اور شادی شدہ تھی' اس کے چار بچے پیدا ہوئے تھے سب سے چھوٹا بچہ ۴ سال کا تھا۔ مریضہ کا چند ماہ قبل بائیں طرف کے پستان کا کینسر کا اپریشن ہوا اور پوری کی پوری چھاتی کاٹ کر علیحدہ کر دی گئی۔ اب دائیں چھاتی میں ٹیومر پیدا ہو گیا تھا اور بائیں طرف کا پرانا زخم بہت درد کرتا تھا۔ مریضہ بڑی بے چین تھی۔ درد کی وجہ سے سو نہ سکتی تھی اور ہر وقت ہائے ہائے کرتی رہتی تھی۔ نہایت خوفزدہ تھی۔

مریضہ کے ادھر ادھر حرکت کرنے اور کراہنے سے یوں لگتا جیسے لگڑبگا پنجرے میں بند کر دیا گیا اور وہ پنجرے میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک باہر نکلنے کی کوشش میں دوڑتا اور ٹکریں مارتا ہے۔ شدید قسم کا کینسر کا درد تھا یہ تکلیف مجھ سے دیکھی نہ جاتی تھی۔

مریضہ نے بتایا کہ اس کی چچی کو کینسر تھا ورنہ خاندان میں سب صحت مند تھے۔

مریضہ کو چیچک کا ٹیکہ لگ چکا تھا۔ لال بخار بھی ہوا تھا اور اعصاب کمزور ہو چکے تھے۔ جسم کے کچھ حصوں میں غدود سے پیدا ہو گئے تھے جو سائز میں بڑھتے چلے جا رہے تھے۔ پتی اچھلتی تھی۔

مریضہ کو صحت یاب ہونے میں دو سال کا عرصہ لگ گیا اور میں دعوے سے کہتا ہوں

Scanned by CamScanner

کہ اب وہ بالکل صحت یاب ہے۔

میری خاص ہدایت پر وہ اپنے خاوند کے ساتھ ازدواجی زندگی گزارنے لگی اور اس نے وعدہ کیا کہ اگر بچے کی پیدائش ہوئی تو وہ ایک چھاتی سے اسے دودھ پلاتی رہے گی۔

کچھ عرصہ کے بعد وہ ایک خوبصورت بچے کی ماں بن گئی اور اسے اپنی واحد چھاتی سے دودھ پلاتی رہی اور مکمل طور پر صحت یاب تھی سوائے اس کے ایک ہی چھاتی تھی اور محرومی کا شکار تھی۔

مختلف اوقات میں جو دوائیں دی گئیں مندرجہ ذیل تھیں۔

آرنیکا یورنس Ø۔ سورینم ۳۰۔ ہائیڈراسٹس۔ بیلس پرینس cm۔ تھوجا ۳۰۔ بیلو ناکس Ø اکینشیا رسٹاکس ۳۰۔ کیپری پیڈین ۳x

ڈاکٹر ایلے جی جون ایم ڈی (امریکہ) نے بہت سے پستان کے کینسر دواؤں سے صحت یاب کئے یہاں پر ان کے چند کیس دیئے جا رہے ہیں جن میں ایلوپیتھک اور ہومیوپیتھک دونوں قسم کی دوائیں استعمال کی گئیں۔

(۱) ایک مریضہ میرے پاس علاج کے لئے لائی گئی۔ ڈاکٹروں نے معائنہ کے بعد معلوم کیا کہ پستان کے اندر سخت گوشت ہے (Lump) میں نے محسوس کیا کہ پستان کے درمیان سخت گولا ہے۔ گانٹھ سی بنی ہوئی ہے۔ مریضہ درد کی شکایت کرتی تھی۔ نپل باہر کی طرف نکلی ہوئی تھی اور پستان میں سے کسی قسم کا مواد خارج نہیں ہو رہا تھا۔

زبان پر سفید رنگ کی میل تھی اور پستان کے اندر گانٹھ کو بنے ہوئے چند ماہ ہی گزرے تھے۔ میں نے کالی میور ۳ ہر تین گھنٹے کے وقفہ سے دینا تجویز کیا اس کے ساتھ فائٹولوکا Ø پانی ملا کر باری باری دینے کی ہدایات جاری کیں۔

متاثرہ چھاتی پر ایپسم سالٹ (Epsom Salt) کا پلستر مسلسل لگایا جاتا رہا۔ (ایک پونڈ پانی میں ایک اونس ایپسم سالٹ) تین ماہ کے عرصہ میں پستان کی گانٹھ تحلیل ہو گئی۔ علاج جاری رکھا گیا جب تک مکمل طور پر صحت یاب نہ ہو گئی۔

(۲) درمیانی عمر کا ایک آدمی میرے پاس معائنہ کرانے کے لئے آیا۔ اس کے پستان (بائیں طرف) میں ایک گوشت کی سخت سی گانٹھ اخروٹ کے برابر تھی۔ سخت سے غدود محسوس ہوتے تھے اور یہ بالکل نپل کے نیچے بنی ہوئی تھی۔ مریض نے بتایا کہ متاثرہ حصہ

Scanned by CamScanner

کے بل سونے سے درد ہوتا ہے اور کبھی کبھار یوں درد ہوتا ہے جیسے سوئی گاڑ دی گئی ہو۔ کئی ماہ سے یہی کیفیت تھی اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ کینسر کا کیس تھا۔

ایک ہی دوا دی گئی جس کی علامات ظاہر تھیں۔ اور وہ تھی کلکیریا فلور x ۶ تین گولیاں ہر تین گھنٹہ کے وقفہ سے۔ مریض کی عام صحت بہتر تھی۔ چھ ہفتوں میں پستان کی گانٹھ مکمل طور پر غائب ہو گئی۔

(۳) ایک درمیانی عمر کی عورت میرے پاس علاج کے لئے آئی۔ مریضہ جنگلے پر گری تھی پستان پر چوٹ لگی تھی۔ پستان میں سخت پنیر کی طرح گانٹھ تھی اور ہاتھ لگانے پر درد ہوتا تھا۔ سوئی چبھنے کا سا درد بھی ہوتا تھا۔ نپل اندر کی طرف نہ تھی اور نہ ہی ٹیومر سے کسی قسم کا اخراج ہو رہا تھا اور نہ ہی بازو کے جوڑ کے نیچے والے غدودوں میں ورم تھا
مریضہ کو فائی ٹولاکا کمپونڈ ایک چائے کا چمچ ہر کھانے کے بعد دیا گیا۔ ۳۰-۱ گرین سلف سٹرکنائن ہر کھانے سے قبل اور رات کو سونے سے قبل استعمال کیا گیا۔ صبح و شام کالی میور ۶x کی چار گولیاں دی جاتی رہیں۔ بیرونی استعمال کے لئے فائی ٹولاکا کی جڑ بادام اور لوبیا کے بیج (گرم پانی میں بھگوئے ہوئے) کا پلستر استعمال کیا گیا جو ہر تین گھنٹے کے بعد اتار کر نیا لگا دیا جاتا تھا۔

یہ سب دوائیں بیرونی اور اندرونی طور پر استعمال کرائی گئیں۔ مریضہ مکمل طور پر صحت یاب ہو گئی۔ اس واقعہ کو ۲۴ سال بیت گئے ہیں۔ مرض لوٹ کر نہیں آیا۔

(۴) پستان کے کینسر کا ایک کیس میرے پاس لایا گیا۔ قبل ازیں چھ ڈاکٹروں نے معائنہ کے بعد فیصلہ دیا تھا کہ یہ کیس حقیقی کینسر کا ہے۔

مریضہ کے پستان میں رسولی تھی جو ڈاکٹر نے اپریشن کر کے نکال دی تھی اور تسلی دے دیا تھا کہ کینسر کا علاج مکمل ہو گیا ہے لیکن مرض واپس لوٹ آیا اور حالت پہلے کی نسبت زیادہ خراب ہو گئی۔

پہلی دفعہ جب میں نے معائنہ کیا تو کینسر کا ٹیومر اتنا بڑا تھا جتنا کہ پلاؤ کھانے والی پلیٹ ہوتی ہے۔ یہ اس قدر درد کرتا تھا کہ رات کو سو نہ سکتی تھی اور معدہ میں غذا بھی ٹھہر نہ سکتی تھی۔

بیرونی طور پر آیوڈائیڈ برومائڈ کیلسیم کا سلوشن بنا کر کپڑے میں بھگو کر دن میں تین

Scanned by CamScanner

دفعہ لگانے کی ہدایت کی جس کا نسخہ حسب ذیل ہے۔

Rx

Aqua zvi, Iodo Bromide Calcium sii

اسکے علاوہ کمپاؤنڈ فائی ٹولا کا ایک سیرپ ایک چائے کا چمچ ہر ایک کھانے کے بعد درج ذیل کا کمپچر ہر کھانے سے قبل اور رات کو سونے سے قبل دینے کی ہدایت کی۔

Rx

Quinine Sulph si

Arom Sulph- Acid Fl si

Comp T.R. Cinchona, svii

اس مریضہ کا ۴ ماہ میری زیر نگرانی علاج ہوتا رہا اور اس دوران مکمل صحت یاب ہو گئی۔

اس واقعہ کا ذکر میڈیکل جرنل میں بھی آیا ہے۔

۱۹ برس بیت چکے ہیں مرض واپس نہیں آیا اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ مستقل شفایابی ہوئی ہے۔

(۵) نیو یارک سٹی کے ایک ڈاکٹر نے میرے پاس ایک مریضہ معائنے کے لئے روانہ کی تاکہ میں مرض کی تشخیص کر سکوں۔

اس سے قبل تین چار ڈاکٹر مریضہ کا معائنہ کر چکے تھے۔ ایکسرے بھی لیا گیا اور نپل سے مواد نکال کر لیبارٹری تجزیہ بھی کیا گیا تھا لیکن مرض کی تشخیص نہ کر سکے۔

معائنہ کرنے پر معلوم ہوا کہ پستان کے اندر غدود بڑھے ہوئے ہیں اور دونوں پستانوں میں کینسر کے سیل بہت بڑی تعداد میں موجود ہیں۔ نپل میں زخم تو نہ تھا لیکن ایک نپل سے خون ملی پانی کی سی رطوبت نکلتی رہتی تھی۔ غدود کے اندر گلٹیاں بھی تھیں یہ ایک سخت ٹیومر قسم کا کینسر تھا۔

جس ڈاکٹر نے یہ کیس میرے پاس بھیجا تھا۔ اس کی بڑی خواہش تھی کہ اس مریضہ کی کچھ مدد کروں۔ نیو یارک کے کچھ ڈاکٹروں نے مریضہ کو اپریشن کا مشورہ بھی دیا تھا لیکن مریضہ کو علم تھا کہ اپریشن اس کا علاج نہیں لہٰذا اس نے اپریشن کرانے سے صاف انکار کر

Scanned by CamScanner

دیا تھا۔ اس کیس میں بڑی پیچیدگیاں تھیں۔

مریضہ کو غذا ہضم نہ ہوتی تھی۔ رحم اپنی جگہ سے ہٹا ہوا تھا۔ بیضا دانیوں میں قدرے ورم تھا اور لیکوریا کی بھی شکایت تھی۔

ان تمام امراض کا کینسر کے علاج سے قبل علاج ہونا چاہئے تھا۔ کینسر کے لئے چیمافیلیا کا ٹنکچر ۲۰ قطرے دن میں ۴ دفعہ۔ سلف سٹرکنائن ۳۰۔ا گرین کھانے سے قبل اور رات کو سونے سے قبل دینا تجویز کیا۔ بیرونی طور پر لیڈ اور صابن کا پلاسٹر بنا کر کپڑے پر لگا کر ۲۴ گھنٹے تک لگانے کی ہدایت کی ہر ۲۴ گھنٹے بعد نئے سرے سے پلاسٹر لگا دیا جاتا تھا اور پہلے والا اتار دیا جاتا رہا۔ ہر رات کو ا پسم سالٹ سے غسل کرایا گیا۔

ڈبل سلفائیڈ کی ایک گولی ہر گھنٹہ کے بعد آدھ گھنٹے تک دی گئی گئی ایک ماہ علاج کے بعد عام حالت بہتر نظر آتی تھی۔ رحم اور بیضا دانیوں کی تکالیف بھی قدرے کم ہو گئی۔ دونوں پستانوں میں موجود کینسر کے ٹیومر بھی پہلے کی نسبت قدرے حجم میں کم ہو گئے تھے اور خون ملی پانی کی سی رطوبت بند ہو چکی تھی۔

ایک ماہ چیمافیلیا کے استعمال کے بعد دوائیں تبدیل کر کے مندرجہ ذیل دواؤں کا مکسچر استعمال میں لایا گیا۔

Rx

TR Hydrasis

TR Thuja

TR Phytolacca a.a. si

خوراک ۱۰ قطرے ہر تین گھنٹہ بعد ان دواؤں سے مریضہ کو بہت فائدہ ہوا اور میں نے ۶ ماہ تک اسی علاج کو جاری رکھا۔ جب تک مجھے یقین نہیں ہو گیا کہ مرض کا قلع قمع ہو گیا ہے۔

مریضہ ملک کے دوسرے حصے میں چلی گئی اور میں اسے دیکھ نہ سکا لیکن آخری معائنہ جو میں نے کیا تھا اس میں کینسر کی کسی قسم کی نمود باقی نہ رہ گئی تھی۔

(۶) ایک مریضہ میرے پاس علاج کے لئے آئی جس کے پستان میں رسولی پیدا ہو گئی تھی اور یہ اتنی بڑی تھی جتنا کہ مرغی کا بڑے سائز کا انڈے ہوتا ہے۔ سوئی چبھنے کے سے درد

Scanned by CamScanner

ہوتے تھے لیکن کسی قسم کا مواد خارج نہیں ہوتا تھا۔ زبان چوڑی تھی۔ شکم میں گیس پیدا ہوتی تھی' کھانے کے بعد معدہ میں بے آرامی سی محسوس کرتی تھی۔ میں نے ہائڈراسٹس ۳ دس قطرے ہر ۳ گھنٹہ کے وقفہ سے دینے کی ہدایت کی۔ فائٹولاکا سیرپ کھانے کے بعد استعمال کرایا گیا۔

بیرونی طور پر لگانے کے لئے یہ نسخہ استعمال کیا۔

Rx

Ext Eucalyptus

Salicyloc Acid a.a. ℥ ss

Vaseline ℥ii

صاف کپڑے پر لگا کر لیپ باندھ دیا گیا۔ ہر تین گھنٹہ کے بعد پہلا اتار کر دوسرا کپڑا لگا دیا جاتا رہا۔

ٹیومر دن بدن حجم میں کم ہوتا گیا اور آخر بالکل ختم ہو گیا۔ ۲۶ برس ہو چکے ہیں مرض واپس لوٹ کر نہیں آیا۔

(۷) نیو یارک کی ریاست سے ایک کیس میرے پاس لایا گیا۔ مریضہ ۲۴ سال' ایک شادی شدہ خاتون تھی۔ ایک بڑے سیب کے برابر حجم میں دائیں طرف کے پستان میں سخت ٹیومر تھا اور چھاتی میں حرکت کر سکتا تھا۔ نپل اندر کو گھسی ہوئی نہ تھی عام صحت بہتر تھی اور کسی قسم کی دوسری پیچیدگی نہ تھی میں نے بیرونی طور پر مندرجہ مرہم استعمال کروائی

Rx

Cerate Arnica

Cerate Phytolacca

Cerate Belladona a.a. ℥ii

صبح و شام اس مرہم کی اچھی طرح مالش کرائی گئی۔ تھوڑی سی مرہم سفید کپڑے پر لگا کر پستان پر لگائی بھی جاتی رہی۔ اندرونی طور پر کھانے کے لئے مندرجہ ذیل دواؤں کا

Scanned by CamScanner

سیرپ ۲ قطرے ہر تین گھنٹہ کے وقفہ سے دیا گیا۔

Rx

TR Conium

TR Hudrastis

TR Phytolacca a.a. zi

ان دواؤں کے تین ماہ کے استعمال کے بعد ٹیومر غائب ہو گیا اور کبھی بھی دوبارہ پیدا نہ ہوا۔

(۸) ایک مریضہ جس کے دونوں پستان میں سخت قسم کا ٹیومر تھا میرے پاس علاج کے لئے لائی گئی۔ تین سال قبل ٹیومر پیدا ہونے شروع ہوئے تھے۔ ان میں زخم تو پیدا نہ ہوا لیکن سخت ربڑ کے گیند کی طرح تھے۔ نپل بھی اپنی جگہ پر قائم تھیں۔ ٹیومر میں چاقو لگنے کے سے شدید درد ہوتے تھے۔ یہ ایڈینائڈ قسم کا کینسر تھا۔ میں نے اس مریضہ کو آئیوڈائڈ ہیریاٹا ۳ اور ہائڈراسٹس کا ٹنکچر باری باری استعمال کرایا۔ بیرونی طور پر مندرجہ ذیل دوائیں مرہم بنا کر استعمال میں لائیں گئیں اور دن میں تین بار استعمال کرائی جاتی رہیں۔

Rx

Solution Boro Glycerida s vi

TR Phytolacca s vi

یہی دوائیں اس مریضہ کو بیرونی اور اندرونی طور پر استعمال کروائی گئیں۔ تین ماہ کے بعد معائنہ پر ٹیومرز کا نام و نشان نہ رہا اور اس کے بعد دوبارہ تکلیف پیدا نہ ہوئی۔

(۹) رہوڈ آئی لینڈ سے ایک مریضہ علاج کے لئے میرے پاس آئی معائنہ کرنے پر ایک پستان میں کینسر کی بہت بڑی رسولی پائی گئی یوں معلوم ہوتا تھا کہ جیسے تمام پستان میں کینسر پھیل چکا ہے جو کہ سخت قسم کا ٹیومر تھا۔ اس میں زخم بھی پیدا نہ ہوا تھا اور نہ اپریشن کیا گیا تھا۔ عام صحت اچھی تھی صرف ایک بیماری تھی اور وہ تھی دمہ۔

میں نے بیرونی طور پر مندرجہ ذیل مرہم استعمال کروائی۔

Scanned by CamScanner

Rx

Cerate Phytolacca

Cerate Arnica

Cerate Belladonna a.a. ʒii

صبح و شام پستان پر مرہم کی مالش جاری رکھی۔ ہر دفعہ مالش کے بعد تھوڑی سی مرہم سفید کپڑے پر لگا کر پستان پر باندھنے کی ہدایت کی۔
مندرجہ ذیل دواؤں کا مکسچر سات قطرے ہر کھانے سے قبل استعمال کروایا۔

Rx

TR Hydrastis

TR Conium a.a. ʒi

ان دواؤں کا ۳ ماہ علاج جاری رکھا گیا۔ مجھے بھروسہ تھا کہ میں مرض پر قابو پا لوں گا۔ اندرونی علاج مزید دو ماہ جاری رکھا تاکہ مرض لوٹ کر نہ آئے۔ اس واقع کو سات سال بیت چکے ہیں مریضہ ہر لحاظ سے صحت مند ہے۔

(۱۰) ایک شخص ریاست نیوجرسی سے میرے پاس علاج کے لئے آیا اس کی چھاتی میں ایڈنیائڈ قسم کا کینسر تھا۔ آٹھ سال قبل اس کی نمود شروع ہوئی تھی اور اب ٹیومر میں شدید سوئی چبھنے کے سے درد ہو رہے تھے۔ پستان میں سختی تھی اور گلٹیاں بنی ہوئی تھیں۔
مندرجہ ذیل دواؤں کی مرہم بیرونی طور پر استعمال کرائی گئی۔

Rx

Vaseline ʒv

Granylar Lime Chloride ʒii

اس مرہم کی دن میں تین دفعہ مالش کرائی گئی اور اندرونی طور پر کھانے کے لئے مندرجہ ذیل نسخہ بنا کر دس قطرے دن میں چار دفعہ دیئے گئے۔

Rx

Scanned by CamScanner

TR Coniym

TR Hudrastis

TR Phytolacca a.a. ʒi

علاج کچھ جاری رہا۔ رسولی غائب ہو گئی اور پھر پیدا نہ ہوئی۔

(II) ایک مریضہ کو انسفلائڈ کینسر (Encephaloid) پستان کے اندر تھا۔ مریضہ زمانہ کہولت کے قریب پہنچ چکی تھی۔ جلد پر جھریاں پڑ گئیں تھیں اور رنگت تبدیل ہو چکی تھی اور رسولی میں زخم بننے والا تھا۔

رحم سے بدبودار مواد خارج ہوتا تھا مریضہ کمزور ہو چکی تھی۔

مندرجہ ذیل دواؤں کا مکسچر بنا کر ۱۵ قطرے ہر کھانے سے قبل دیئے گئے اس کے علاوہ ۳۰۔ا گرین سلف سٹرکنائن ہر ۳ گھنٹے وقفہ سے دی گئی۔

Rx

TR Hydrastis

TR Baptisia

TR Phytolacca a.a. ʒi

بیرونی استعمال کے لئے مندرجہ ذیل دواؤں کا مرہم بنا کر استعمال میں لایا گیا۔ گرم پانی میں ملا کر ہر تین گھنٹہ کے بعد لیپ کرنے کو کہا گیا۔

Rx

Pulv Phytolacca

Pulv Lobelia seed

دن میں ایک دفعہ لیپ کو فائٹولاکا اور لوبیا کے بیج کے مکسچر سے تر کیا جاتا رہا۔ ہر روز تازہ لیپ بنا کر لگائی جاتی رہی۔

اٹھارہ سال ہوئے مریضہ بالکل صحت مند ہے اس دوران ایک صحت مند بچے کی پیدائش بھی ہو چکی ہے اور ٹیومر کا نشان تک باقی نہیں رہا ہے۔

Scanned by CamScanner

ایسٹریس روبن

ایسٹریس کا پستان کے کینسر پر گہرا اثر ہے اور یہ کینسر کی ایک لاجواب دوا ہے۔ بغل کے غدود بھی بڑھ جاتی ہیں۔ پستان سوج جاتے ہیں اور درد کرتے ہیں۔ بائیں طرف خاص طور پر متاثر ہوتی ہے۔

پستان کے کینسر کی حتمی دوا ہے۔ اگر زخم ہو گئے ہیں تب بھی اسی طرح مفید ہے۔ حاد سوئی چبھنے کے سے درد ہوتے ہیں۔ بایاں پستان یوں محسوس ہوتا ہے جیسے اندر کی طرف کھینچ گیا ہے۔ درد بغل میں سے ہوتے ہوئے انگلیوں تک پہنچتے ہیں۔

اندام نہانی کا کینسر

عام طور پر پیشاب کی نالی کے منہ کے قریب ٹیومر یا زخم پیدا ہو جاتا ہے یا فرج کے آخر والے سرے پر پیرینم (Perineum) کے قریب پیدا ہوتا ہے۔ اندام نہانی کا کینسر رحم کے کینسر سے زیادہ درد کرتا ہے۔

مروڑنے والے خاص چبھن دار، سوئی گڑنے کے سے درد مرض کی جگہ پر پیدا ہوتے ہیں۔ یہ درد تیزی سے آتے اور غائب ہو جاتے ہیں۔ وہاں سے سیون اور سیون سے رانوں میں اور اکثر شیاٹیکا کے اعصاب کے ذریعے گھٹنوں تک پہنچ جاتے ہیں۔

پیشاب کی نالی کے منہ کے قریب سرخ رنگ کا مٹر کے دانے کے برابر گوشت سا ابھرا ہوتا ہے جسے کارنیکل (Caruncle) کہتے ہیں۔ یہ دانے دار سا ہوتا ہے۔ اس میں اور کینسر کے ٹیومر میں فرق کو جاننا ضروری ہے۔

کارنیکل کی بیماری میں مریضہ پیشاب کرتے وقت درد کی وجہ سے چیخ مارتی ہے۔

علاج

بیرونی استعمال کے لیے مرہمیں اور پیسٹ استعمال کریں۔

اندرونی طور پر مندرجہ ذیل دواؤں کا کبھی دس قطرے ہر تین گھنٹہ کے وقفہ سے استعمال کروائیں۔

Scanned by CamScanner

Rx

TR Thuja

TR Phytolacca a.a. si

رحم کا سخت (ٹیومر) کینسر (Scirrhus Cancer)

رحم کا کینسر عورتوں میں ۳۰ برس سے ۴۵ کے درمیان عام طور پر ہوتا ہے۔

پرانے وقتوں میں رحم کے منہ پر زخم کے بیرونی علاج سے کینسر ہو جایا کرتا تھا اور اب بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔ بشرطیکہ اندرونی اور بیرونی علاج ایک ساتھ نہ شروع کیا جائے۔ ولادت کے وقت عورتوں کے رحم میں بچے کی پیدائش کو آسان بنانے کے لئے جو آلات داخل کئے جاتے ہیں امریکہ میں اس وجہ سے ۶۰ ہزار عورتوں کو رحم کا کینسر ہوا ہے اور شادی شدہ عورتوں میں بہ نسبت غیر شادی شدہ کے کینسر کا مرض زیادہ ہے۔

یہ بیماری شروع میں رحم کے منہ پر شروع ہوتی ہے۔ خاص کر اس مقام پر جو اندام نہانی (Vegina) کے اندر گھسا ہوا ہوتا ہے رحم کے کینسر کی دو اقسام ہیں۔

(۱) سخت ٹیومر

(۲) گوبھی کے پھول کی طرح کا ٹیومر

ڈاکٹر صاحبان رحم کے ٹیومر کا اپریشن کرنے میں بڑی مستعدی دکھاتے ہیں لیکن اگر یہ عام رسولی نہیں بلکہ حقیقی کینسر ہے تو اپریشن سے فائدہ نہ ہو گا کیونکہ اپریشن سے مرض ختم نہیں ہوتا۔ البتہ مریضہ کی موت کا دن اور بھی قریب ہو جاتا ہے۔ نہایت افسوس کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے کہ ایسی مریضائیں بھی دیکھنے میں آئی ہیں جن کا ایک بار نہیں دو تین بلکہ چار دفعہ اپریشن ہوا اور مرض دوبارہ پیدا ہو گیا اور حالت پہلے سے بھی ابتر ہو گئی۔ آج تک نہیں دیکھا گیا کہ اپریشن کے بعد رحم کے کینسر کی مریضہ صحت یاب ہو گئی ہو کم از کم میرے علم میں یہ بات نہیں آئی ہے۔

علامات مرض

اگر ۴۰ سے ۴۵ سال کی عمر کے درمیان کوئی عورت اس بات کی شکایت کرتی ہے

Scanned by CamScanner

کہ اسے حیض کے علاوہ درمیان میں کم و بیش رحم سے خون آتا ہے۔ پیڑو میں نیچے کی طرف بوجھ محسوس کرتی ہے اور کمر میں درد رہتا ہے' اس کے لئے بہتر ہے کہ فورا اپنا طبی معائنہ کرائے کہ یہ علامات کینسر کی گھنٹی ہیں۔

شروع میں رحم کے منہ پر سخت سا ٹیومر بنتا ہے یا رحم کا منہ حجم میں بڑھ جاتا ہے یا وہاں سختی پیدا ہو جاتی ہے یا گانٹھ سی بن جاتی ہے اور ناہموار سی سطح ہو جاتی ہے۔

رحم کا منہ قدرتی حالت سے زیادہ کھل جاتا ہے۔ اس کے کنارے سخت ہو جاتے ہیں اور یوں بھی محسوس ہوتا ہے جیسے رحم کسی خاص طرف کھسک ہو گیا ہے۔ اس بیماری کی یہ خاص الخاص علامت ہے اور یہ علامت اس کے لئے مخصوص ہے۔ اگر رحم کا معائنہ کیا جائے تو رحم سائز میں بڑا' چمکدار پھیلا ہوا اور سیاہی مائل سرخ رنگ کا نظر آتا ہے۔ (رحم کا اندرونی معائنہ ایک آلے کی مدد سے کرتے ہیں جسے سپکولم کہتے ہیں) مرض کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ ہیٹرو بھی بڑھتا جاتا ہے۔ ٹیومر اس قدر بڑھ جاتا ہے کہ انگلی تک اندر داخل نہیں ہو سکتی اور رحم حرکت بھی نہیں کر سکتا۔

اگر زخم بن جائے تو زخم کی سطح ابھری ہوئی اور کھردری ہوتی ہے۔ رنگت براؤن یا سلیٹی ہوتی ہے اور اس میں سے خون ملی بدبودار رطوبت نکلتی ہے۔ کچھ ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ رحم سے نکلنے والے بدبودار مواد سے کینسر کی شناخت نہیں ہو سکتی۔ لیکن رحم کے منہ کے کینسر سے بہنے والا بدبودار مادہ اپنی نوعیت کا سب سے علیحدہ قسم کا ہوتا ہے اور اس کی بدبو بھی خاص قسم کی ہوتی ہے اور کینسر کی یہی سب سے بڑی پہچان ہے۔

بہت دفعہ رحم کے کینسر کی مریضہ سے بدبو آتی ہے اس طرح کی خاص بو دنیا میں کہیں اور نہیں ہوتی اور ایک دفعہ ڈاکٹر یہ جان لے کہ یہ رحم کے کینسر سے بہنے والے مواد کی بو ہے تو وہ اسے کبھی نہیں بھولتا۔ کمزور اور پھیکی سی رنگت' چہرہ مرجھایا ہوا' مخصوص بدبو' صحت گری ہوئی ایسی نشانیاں ہیں کہ بغیر معائنہ کئے ہی مرض کا پتہ چل جاتا ہے۔

اور اگر مریضہ یہ بتائے کہ کبھی کبھار رحم سے خون جاری ہو جاتا ہے اور رحم سے مسلسل بدبودار مادہ خارج ہوتا ہے۔ نیچے کی طرف پیڑو میں بوجھ محسوس ہوتا ہے۔ رحم میں تیز گولی لگنے سے درد ہوتے ہیں۔ کبھی کبھار مبرز میں اور مثانے میں دباؤ پڑتا ہے۔ مریضہ کو

Scanned by CamScanner

اس دباؤ کی وجہ سے بار بار پیشاب یا پاخانہ کی حاجت محسوس ہوتی ہے۔ آنتوں کے نیچے والے حصے میں رکاوٹ محسوس ہوتی ہے۔ کمر درد کرتی ہے۔

خون حیض میں بے قاعدگی ہوتی ہے اور اکثر کثرت حیض کی شکایت ہوتی ہے۔ شکم کے نیچے والے حصے میں رکاوٹ (Stiff Feeling) اس بیماری کی مخصوص علامت ہے اور کینسر کی تشخیص کے لئے بڑی اہمیت رکھتی ہے۔

درد جلن دار اور ڈنگ لگنے کے سے ہوتے ہیں جیسے سوئی چبھو دی گئی ہو' یا پھر کاٹنے والے درد ہوتے ہیں اور عام طور پر رات کو زیادتی ہو جاتی ہے اور رانوں تک درد پھیل جاتے ہیں۔

بڑی ہوئی بیماری کی حالت میں اکثر درد پیچھے مبرز کی طرف بھی ہوتے ہیں۔ بیماری رحم کے منہ سے شروع ہو کر پورے رحم کی طرف اوپر بڑھتی ہے۔ آخری درجوں میں اندام نہانی بھی لپیٹ میں آ جاتی ہے اور اکثر مبرز اور مثانہ بھی مبتلا ہو جاتے ہیں۔ پیشاب اور پاخانہ بے اختیار نکل جاتے ہیں۔

اگر تو رحم کا منہ اور رحم ہی صرف مبتلائے مرض ہیں تو شفا کی امید ہے لیکن اگر مرض اس قدر بڑھ گیا ہے کہ مثانہ اور مبرز بھی مبتلا ہو گئے تو شفا کے مواقع بہت کم رہ جاتے ہیں۔

علاج

اس مرض میں فائی ٹولاکا ہی ایک ایسی دوا ہے جس پر بھروسہ کیا جا سکتا ہے۔ خون پیدا کرنے کے لئے ہیلوناس ایک اور دوا ہے جو ایسے موقع پر استعمال ہوتی ہے۔

اس مرض میں خون کے سرخ ذرات ختم ہو جاتے ہیں اور جسم میں فولاد کی کمی کو دور کرنے کے لئے دواؤں کی ضرورت ہوتی ہے۔

مندرجہ ذیل دواؤں کا کمپر دس قطرے ہر تین گھنٹہ کے وقفہ سے استعمال کروائیں۔

Rx

TR Phytolacca

Scanned by CamScanner

TR Helonias a.a. si

اگر پیڑو میں شدید جلن محسوس ہوتی ہو اور یوں محسوس ہوتا ہو جیسے دہکتے ہوئے کوئلے رکھے ہوئے ہیں۔ رحم سے بدبودار جما ہوا خون نکلتا ہو تو کریازوٹ دوا نہایت کارآمد ثابت ہوتی ہے۔

۶ طاقت میں کریازوٹ کھانے کے بعد اور رات کو سونے سے قبل استعمال کرانی چاہئے۔ شدید جلن دار درد ہوتے ہوں اور سیاہ بدبودار خون آتا ہو تو پلس البا دوا ہوگی۔

ہر دو گھنٹہ کے وقفہ سے ۳ گولیاں ۶ طاقت میں کھانے کے لئے دیں اور اگر سیاہ خون کے بہنے سے درد میں آفاقہ ہوتا ہو تو لیکس دیں۔

چھ طاقت لیکس' ایک کپ پانی میں دس قطرے ملا کر ہر گھنٹہ کے بعد ایک چائے کا چمچہ استعمال کروائیں یا لمبے وقفہ کے بعد لیکس کی بڑی طاقتوں کا استعمال کروائیں۔

بیرونی طور پر مندرجہ ذیل دواؤں کا سلوشن تیار کر کے روئی مین بھگو کر زخموں کو صاف کیا جائے اور زخموں کی سطح پر لگایا جائے۔

Rx

Saturated Solution Chloride Zinc

Solution Carbolic Acid 25 % a.a.sii

ہر روز زخموں کو دن میں ایک دفعہ ہفتہ تک صاف کرنا چاہئے۔ چکنے آلم درخت (ایک قسم کا جنگلی درخت) کا سفوف پانی میں ملا کر جالی دار کپڑے میں اچھی طرح بھگو کر رحم کے اندر داخل کریں اس قدر کہ رحم کے منہ تک پہنچ جائے۔ ہر ۱۲ گھنٹے کے وقفہ کے بعد کپڑا تبدیل کر دیں اور نیا کپڑا دوا لگا کر داخل کریں۔ یہاں تک زخم پر لگا ہوا پیپ اور خون سب کپڑے کے ساتھ لگ کر باہر نکل جائے۔

اگر ایک ہفتہ تک بھی آپ یہ محسوس کریں کہ رحم کا زخم خشک نہیں ہوا ہے تو اسی طریقہ سے ایک ہفتہ اور آلم (Elm) کا سفوف لگاتے رہیں۔ بعد میں اگر آپ زنک کلورائڈ اور کاربالک ایسڈ کا مکسچر نسخہ کے مطابق استعمال کراتے رہے تو انشاللہ زخم مندمل ہو جائے گا۔

یاد رکھیں اندرونی مزاجی دواؤں کا استعمال بھی ساتھ ساتھ جاری رہے کبھی بھی

Scanned by CamScanner

صرف بیرونی مرہموں اور پیچس کے ہی صرف استعمال سے مرض کینسر ختم نہیں ہوتا۔ وقتی فائدہ حاصل ہو جاتا ہے لیکن دوبارہ جلد ہی نمودار ہو جاتا ہے۔

اندرونی علاج مزاج کی اصلاح کرتا ہے۔ قوت حیات کو حرکت میں لاتا ہے۔ بیرونی علاج زخم کو جراثیم سے پاک کرنے میں اور زخم کے مندمل ہونے میں مددگار ہوتا ہے۔ اس طرح اندرونی اور بیرونی علاج کے ایک ساتھ جاری رہنے سے شفا کا عمل تیز ہو جاتا ہے۔

اگر کومڑ کے ساتھ خون کی زیادتی ہو تو ۱سی میٹریم ۳۰ یا ۲۰۰ ہفتہ میں ایک بار استعمال کروائیں۔ خارجی طور پر ہائڈراسٹس لوشن کی پھریری رحم کے اندر رکھنی چاہئے اور خون شدت سے آ رہا ہو تو ہائڈراسٹس کی بجائے ہے میلس کا لوشن استعمال کرایا جا سکتا ہے۔

کاربو انیملیس ۳۰ یا ۲۰۰ ہر ۸ گھنٹہ کے وقفہ سے دینے پر بھی عموماً فائدہ ہو جاتا ہے۔

رحم کا گوبھی کے پھول کی طرح
کا
کینسر (Cauliflower)

جس قدر ٹیومر کی قسم کا سخت سا کینسر عورتوں میں عام ہے اتنا یہ نہیں۔ یہ اپیتھلیم قسم کا کینسر ہے اور درمیانی عمر کی عورتوں میں پایا جاتا ہے چاہے وہ شادی شدہ ہے یا غیر شادی شدہ۔

علامات مرض

سب سے پہلی علامت جس کی طرف توجہ دینی چاہئے شروع میں رحم سے مسلسل سادہ بغیر بو کے پانی کی سی رطوبت بہتی رہتی ہے جو کہ آہستہ آہستہ وقت کے ساتھ مقدار میں زیادہ ہوتی جاتی ہے۔ اس میں خون کی ملاوٹ ہو جاتی ہے۔ شدید بدبودار ہوتی ہے اور یہ مقدار میں اس قدر زیادہ بہنے لگتی ہے کہ دن میں کئی دفعہ کپڑا تبدیل کرنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔

اور ایک وقت آتا ہے کہ جماع کے بعد رحم سے خون کا سیلان جاری ہو جاتا ہے۔ رفاع حاجت کے وقت یا اندام نہانی کے معائنہ کے وقت انگلی کے دباؤ سے بھی خون جاری ہو جاتا ہے۔ مرض کے بڑھ جانے پر اگر درد پیدا ہو جائیں تو وہ معمولی نوعیت کے ہوتے ہیں۔

Speculum سپکولم کی مدد سے دیکھا جائے تو ٹیومر کی رنگت یا تو زرد ہوتی ہے یا گہری سرخ' ٹیومر کی سطح گوبھی کے پھول کی سی ہوتی ہے اور شاخوں سے بڑی آسانی کے ساتھ خون بہتا ہے۔

رحم کے منہ کے لب یا مکمل رحم کا منہ مبتلائے مرض ہوتا ہے۔ رحم کے ریشہ دار

Scanned by CamScanner

ٹیومر اور نرم ٹیومر (Polypus) اور اس بیماری کے ٹیومر میں بھی باآسانی تفریق کی جا سکتی ہے۔ گوبھی کے پھول کے ٹیومر کی ساخت ڈھل جیسی ہوتی ہے۔ آٹول کی طرح نرم محسوس ہوتا ہے۔

نرم ٹیومر کی نسبت ریشہ دار ٹیومر سخت ہوتا ہے اور معائنہ کے دوران ہاتھ لگنے سے یا چھونے سے اس میں سے خون جاری نہیں ہوتا۔ سخت قسم کا ٹیومر حرکت نہیں کر سکتا وہ اپنی جگہ پر فکس ہوتا ہے۔ لیکن گوبھی کے پھول کا سا ٹیومر ادھر ادھر حرکت کر سکتا ہے بشرطیکہ انگلی سے ہلایا جائے۔ (Speculum) سپیکولم کے اندام نہانی میں داخل کرنے سے مریضہ کو تکلیف ہونے کے علاوہ نقصان بھی پہنچ سکتا ہے۔

اگر ڈاکٹر کو رحم کے ٹیومر کے علاج کا کچھ تجربہ ہے تو اسے انگلی سے محسوس کر کے تشخیص کرنے کا فن آنا چاہئے (مغربی ملکوں میں مرد ڈاکٹر عورتوں کا ہر قسم کا علاج کرتے ہیں اور معائنہ بھی وہی کرتے ہیں ہمارے ملک میں یہ خدمت لیڈی ڈاکٹر سرانجام دیتی ہے۔)

ڈاکٹر کی آنکھیں اسکی انگلی کے سرے پر لگی ہونی چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو انگلیاں انہی کاموں کے لئے عطا کی ہیں۔

بہت دفعہ ایسا بھی ہوا ہے کہ معائنہ کے لئے آلہ فرج کے اندر داخل کر کے اپنی آنکھوں سے اندر کی تصویر دیکھ کر بھی ڈاکٹر مکمل یقین کے ساتھ تشخیص نہیں کر پاتا کہ کس نوعیت کا ٹیومر ہے یا کینسر ہے یا سادہ گومڑ ہے۔ جب تک کہ وہ بیمار زدہ حصے کا ذرا سا ٹکڑا کاٹ کر لیبارٹری میں معائنہ کے لئے نہیں بھیج دیتا اور پھر علاج کیا تجویز کیا جاتا ہے۔ "اپریشن" جو کہ اس مرض کا علاج نہیں ہے۔

علاج

مقامی طور پر ہائڈروجن پر آکسائڈ سے صاف کیا جائے۔ بعد میں تھوجا ۲۰ قطرے ہر دوسرے دن فرج میں پچکاری کی جائے اور تھوجا ٹنکچر (قل) بیرونی طور پر اندر جالی دار کپڑے میں بھگو کر رکھا جائے اور ہر ۱۲ گھنٹہ کے بعد کپڑا تبدیل کر کے نئے سرے سے تھوجا میں بھگو کر رکھا جائے۔

Scanned by CamScanner

تھوجا سے مسہ چھوٹا ہوتے ہوتے غائب ہو جاتا ہے اندرونی طور پر تھوجا مدر ٹنکچر پانی میں ملا کر استعمال کرانا چاہئے۔ ۱۰ قطرے ۴ اونس پانی میں ملا کر ہر تین گھنٹہ کے بعد ایک چائے کا چمچہ پلائیں اگر مریضہ کی خون میں جتلا ہے فیرم مٹ IX ایک گولی ہر ۲ گھنٹہ کے وقفہ سے دیں۔

اگر تو ٹیومر نرم اور اسپنجی ہے تو اس میں سے چھونے پر بڑی آسانی سے خون بہنے لگتا ہے۔ جس کی رنگت سیاہ ہوتی ہے۔ یہ کیفیت ہو تو تھوجا IX طاقت میں استعمال کروائیں۔

تھوجا کے علاوہ کریازوٹ اور گریفائیٹس بھی اس مرض میں استعمال ہوتی ہے اور علامات کے مطابق مرض کو دور کرنے میں معاون ثابت ہوئی ہے۔

گوبھی کے پھول کی طرح کا ٹیومر جسم میں کسی بھی مقام پر ہو اس کی دوا تھوجا ہی ہے۔ اکثر جلد پر کندھوں پر سینہ میں یا پیٹھ پر گوبھی کے پھول کے سے ابھار پیدا ہوتے ہیں۔ ان مسوں میں درد نہیں ہوتا۔ بیرونی طور پر تھوجا لگانے سے اور اندرونی طور پر تھوجا ۶یا ۳۰ طاقت کے استعمال سے ایک دو ماہ میں جھڑ جاتے ہیں۔ اس طرح کے مسے سوزاکی ہوتے ہیں۔

کیس نمبر ۱

ڈاکٹر کلارک ایم۔ ڈی اپنی کتاب "ٹیومر کیورڈ بائی میڈ-سنز" میں ایک مریضہ کے متعلق لکھتے ہیں۔ کہ اس کے پستان پر نپل کے بائیں طرف گوبھی کے پھول کی طرح کا ایک مسہ تھا۔ مریضہ آٹھ ماہ کی حاملہ تھی۔ حمل کے ایام میں مسہ بہت بڑھ چکا تھا۔ یہ حالت بڑی تکلیف دہ تھی۔ آئندہ چل کر نومولود کو دودھ بھی پلانا تھا۔

تھوجا ۳۰ طاقت ہر چار گھنٹہ کے وقفہ سے کھلائی گئی اور بیرونی طور پر مسے پر تھوجا کا لوشن استعمال کرایا گیا۔ مسہ خود بخود گر گیا۔ تھوجا کے بیرونی استعمال سے درد ہوتا تھا۔ اور مریضہ کے پستان بالکل صحت مند تھے۔

کیس نمبر ۲

"ایک اور دلچسپ کیس ڈاکٹر کلارک کا ہی بیان کردہ ہے۔ ایک مریضہ کو عرق النساء

Scanned by CamScanner

کی تکلیف رہتی تھی۔ جسے کالوستمہ دوا دی گئی۔ مریضہ کو بہت افاقہ ہوا اور اس نے مزید دوا مانگی۔ جو بھیج دی گئی۔"

بعد میں مریضہ کے متعلق کوئی اطلاع نہ مل سکی۔

کچھ عرصہ بعد مجھے یہ جان کر بڑی حیرت ہوئی کہ وہی مریضہ جس کو میں نے کالوستمہ دوا دی تھی۔ رحم کے آخری درجہ کے کینسر میں مبتلا ہے۔

مجھے اس پر یقین نہ کرنے کی کوئی وجہ نظر نہ آئی اس لئے کہ ملک کے چوٹی کے ایلوپیتھ ڈاکٹر نے تشخیص کی تھی۔ بلکہ مریضہ کو ڈاکٹر نے یہ بھی بتایا کہ وہ چار ماہ سے زیادہ عرصہ زندہ نہیں رہے گی۔

جب مجھے پتہ چلا تو میں نے یہ سوچتے ہوئے کہ شاید اس عورت کی اس حالت میں کچھ مدد ہو سکتی ہو اسے خط لکھا کہ وہ اپنی بیماری کی مکمل ہسٹری اور علامات لکھ کر مجھے بھیجے۔

اس موقع پر ہومیوپیتھی کی افادیت کا پتہ چلتا ہے۔ ایلوپیتھ ڈاکٹر نے کیس کے متعلق جو اطلاعات دی تھیں ان سے مجھے مرض کو سمجھنے میں بالکل مدد نہ ملی۔ لیکن مریضہ نے جسے میں نے دیکھا تک نہ تھا۔ مجھے ایسی اطلاعات بہم پہنچائیں جو مرض کو سمجھنے میں کلیدی علامات کی حیثیت رکھتی تھیں۔

مریضہ کی عمر ۷۰ برس تھی۔ قد چھوٹا' زرد رنگ اور پٹھے کمزور و نرم تھے مریضہ نے بتایا کہ چار ماہ قبل گٹھیا کے معمول سے زیادہ دورے کے بعد اس نے دیکھا کہ کپڑے پر زرد رنگ کا داغ ہوتا ہے۔ شروع میں اس کا زیادہ خیال نہ کیا گیا۔ لیکن درد اور مواد کے بہنے میں زیادتی ہو گئی۔

اس ڈر سے کہ کہیں یہ بیماری خطرناک نہ ہو۔

مریضہ میرے پاس مشورہ کے لئے آئی۔

درد زیادہ تھے اور گہرائی میں درد ہوتا تھا۔ دائیں چوتڑ کے جوڑ سے گھٹنوں تک جاتا تھا۔ مریضہ اداس رہتی تھی۔ بعض دفعہ اس قدر زیادتی ہو جاتی کہ مردہ سی ہو جاتی تھی اور اپنے آپ کو بہت بیمار محسوس کرتی تھی۔

رحم سے بہنے والا مواد گہری رنگت اختیار کر گیا اور اس میں زیادتی ہو گئی اور اس

Scanned by CamScanner

میں سے یوں بدبو آتی تھی جیسے بافتیں گل سڑ گئی ہوں۔ شدید کمزوری اور لرزہ تھا۔
پیشاب کی رنگت بالکل خون کی سی اور پیشاب میں ریت کا اخراج ہو رہا تھا۔
دائیں طرف چوتڑ کے جوڑ سے گھٹنے تک درد ایک واضح علامت تھی کالی کارب اونچی طاقت کی چند خوراکیں بھیج دیں۔ کیونکہ درد شائیٹکا (عرق النساء) کا تھا اور داہنی طرف کا تھا۔
نتیجہ میری توقعات سے بڑھ کر تھا۔
نہ صرف کہ درد آہستہ آہستہ ختم ہو گیا بلکہ رحم سے بہنے والا مواد بھی بند ہو گیا۔
بعد میں مجھے مریضہ کو دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ ہر طرح سے شفایاب ہو چکی تھی۔ اور اس کے بعد دس سال تک زندہ رہی۔"

ریشہ دار ٹیومر (Fibrold Tumor)

چالیس اور پینتالیس سال کے درمیان اکثر رحم کے اندر پیدا ہوتا ہے۔ ایلوپیتھک طریق علاج میں اس قسم کے ٹیومر سے ایک ہی سلوک کیا جاتا ہے۔ اور وہ ہے اپریشن۔ بار بار لکھا جا رہا ہے کہ اپریشن سے مرض کبھی بھی جڑ سے ختم نہیں ہوتا۔

خاص کر رحم کا ریشہ دار ٹیومر اپریشن سے نکال دینے کے بعد دوبارہ پیدا ہو جاتا ہے۔ بشرطیکہ کینسر کا ٹیومر ہو۔ کتنی ہی خواتین' اپریشن کے بعد اپریشن کے ٹیبل پر ہی دم توڑ دیتی ہیں۔ ریشہ دار ٹیومر کو اپریشن سے نکال کر مریضہ کو صحت کی خوشخبری دینا زبردست دھوکہ ہے۔ سرجن کو صاف گوئی سے کام لینا چاہیے یہ اکثر رحم کی گردن کے ساتھ ملحق رحم کے منہ کے اندر یا رحم کے قریب ہوتا ہے۔ مٹر کے دانے سے لے کر سات یا آٹھ انچ قطر تک ہوتا ہے۔

سائز میں چھوٹا ہو تو مشکل سے ہی معلوم کیا جا سکتا ہے۔ لیکن جب حجم میں بڑھ جاتا ہے تو آس پاس کے اعضا بھی متاثر ہونے لگتے ہیں۔ اور رحم کی ساخت میں بھی تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے۔

علامات

اگر تو ٹیومر غشائے مبطن (Peritoneun) کے نیچے اندرونی دیواروں کے اندر ہو تو رحم مبرز کی مخالف سمت دھکیل دیا جاتا ہے۔ اور رحم کے پیچھے کی طرف گر جانے کی تمام علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔

مثانہ پر دباؤ پڑتا ہے۔ اور مریضہ بتاتی ہے کہ پیشاب نکلنے میں بڑی دقت ہوتی ہے۔ اور اگر پاخانے کی نالی (مبرز) پر دباؤ پڑتا ہو تو شدید قبض ہوتی ہے جس کی وجہ یہ دباؤ ہوتا ہے۔

جب ٹیومر سائز میں بڑا ہو جاتا ہے۔ نیچے کی طرف دبانے والے بوجھ ہوتے ہیں۔ کمر میں اور چڈوں میں درد ہوتا ہے۔

Scanned by CamScanner

اور جب پیڑو کے اعصاب پر دباؤ پڑتا ہو۔ رانوں میں کڑل (تشنج) پڑ سکتے ہیں۔ یا پنڈلیوں میں تشنج ہوتا ہے۔ اور کبھی کبھار فالج ہو جاتا ہے یا فالج کا سا درد ہوتا ہے۔

ٹیومر اگر رحم کے اندر واقع ہو اور اس کا سرا رحم کی دیواروں کے ساتھ باہر کی طرف رخ کئے ہوئے تو اس میں سے خون جاری ہو سکتا ہے اس طرح کا رحم سے سیلان خون خطرے کا الارم ہوتا ہے اور ہمیشہ دھیان رکھنا چاہیے کہ وہ ریشہ دار ٹیومر سے تو نہیں آ رہا ہے۔

حیض میں بے قاعدگی ہوتی ہے۔ ہر دو یا تین ہفتہ کے بعد خون جاری ہو جاتا ہے یا تین چار ماہ میں صرف ایک دفعہ حیض ہوتا ہے۔

بعض دفعہ اچانک ٹیومر سے خون کا سیلان شروع ہو جاتا ہے یہ علامت ریشہ دار ٹیومر کی ہے۔

اسقاط حمل اور ریشہ دار ٹیومر سے بہنے والے خون میں تفریق ضروری ہے۔ اسقاط میں شدید درد ہوتے ہیں۔ لیکن ٹیومر سے بہنے والا خون بغیر درد کے ہوتا ہے اور اگر کبھی ٹیومر سے خون بہنے کے ساتھ درد بھی ہو تو ان دردوں کی نیچر جلن دار اور چبھن والی ہوتی ہے۔

رحم کے ٹیڑھا ہو جانے یا پیچھے کی طرف مڑ جانے سے رحم کا منہ اکثر کھل جاتا ہے لیکن خون جاری نہیں ہوتا۔

سخت قسم کے کینسر کے ٹیومر (Scirrhus) میں سوئی چبھنے کے سے درد ہوتے ہیں۔
رحم کے منہ پر دکھن ہوتی ہے۔ اور بدبودار مواد خارج ہوتا ہے۔ رحم کا منہ کھلا ہوتا ہے۔ اور کنارے سخت' ناہموار اور ان میں گانٹھیں ہوتی ہیں رحم کے نرم پلپلے ٹیومر Polypus میں لیکوریا کی زیادتی ہوتی ہے۔ اور خون بھی زیادہ بہتا ہے۔ مریضہ تھکی ہوئی۔ کمزور اور نمایاں طور پر خون کی کمی ہوتی ہے۔

بیضہ دانیوں کے ٹیومر میں پیشاب بار بار ہوتا ہے یا پیشاب کی بندش نہیں ہوتی۔
بیضہ دانیوں کے ٹیومر میں حالت بدلتی رہتی ہے۔

ریشہ دار ٹیومر سخت ہوتا ہے اور ادھر ادھر حرکت دیا جا سکتا ہے اور اس کی سطح ناہموار ہوتی ہے۔ اور یہ اکثر اپنی جگہ پر پیڑو کے پاس پیدا ہوتے ہیں۔ اور جب سائز میں

Scanned by CamScanner

بڑھ جائے تو رحم کو آگے کی طرف دھکیلتے ہیں۔ جبکہ بیضہ دانیوں کے ٹیومر باہر کی طرف ہوتے ہیں حجم میں بڑے اور پوری طرح پروان چڑھے ہوئے ریشہ دار ٹیومر کے ساتھ ساتھ مریضہ بدہضمی کی شکار ہوتی ہے اور یہ اس کی خاص علامت ہے۔

علاج

تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ رحم کے ریشہ دار ٹیومر کے لیے فائی ٹولاکا ایک بہترین دوا ہے۔ چونکہ اس بیماری کے ساتھ بھوک نہیں لگتی نظام ہضم خراب ہوتا ہے لہذا فائیٹولاکا کے ساتھ ہائیڈ راسٹس کو بھی شامل کر لیا جائے تو اور بھی مرض کو دور کرنے میں آسانی رہتی ہے۔ خون کو روکنے کے لیے ایکوا سانا موں بہتر ہے۔

مندرجہ ذیل دواؤں کا مکسچر تیار کر کے استعمال کرانا از حد فائدہ مند ہے۔

Rx

Ext Phytolacea, sii

Ext Hydrastis, si

Aqua Cinna Min Q.S. Oi

Ext Bi-Carb Soda si

ایک چائے کا چمچہ ہر کھانے سے قبل دن میں تین دفعہ

اس فارمولا کے استعمال سے سسٹم میں تبدیلی پیدا ہو کر خون میں تبدیلی پیدا ہو گی اور ٹیومر بڑھنا بند ہو جائے کچھ مریضائیں ایسی بھی ہوتی ہیں۔ جو اس دوا کو برداشت نہیں کر سکتیں اور متلی کا شکار ہو جاتی ہیں۔ دنیا میں سب مریض ایک جیسے نہیں ہوتے اور نہ ہی سب کے لیے ایک جیسی دوا ہی چاہیے۔ لہذا ہالسٹک دواؤں کا استعمال سب سے بہتر طریقہ ہے۔

نظام ہضم کی خرابی کے لیے نکس وامیکا چھوٹی طاقتوں میں دے سکتے ہیں۔

ا۔سٹیلیگو میڈس کا استعمال بھی فائٹولاکا کی طرح ریشہ دار ٹیومر میں ہوتا ہے۔ جہاں ا۔سٹیلیگو کی علامات ہوں وہاں یہ اپنا کام کرے گی۔

مجھے اپنے ہومیوپیتھ دوستوں کو یہ سبق پڑھانے کی ضرورت نہیں کہ وہ فلاں دوا

Scanned by CamScanner

استعمال کرائیں چونکہ فلاں ڈاکٹر نے اس کے استعمال کی سفارش کی ہے۔ یا اس کے استعمال سے فلاں مرض جاتا رہا ہے۔

آپ کو چاہیے کہ اپنی قوت فیصلہ کا استعمال کریں۔ حوالے صرف آپ کی راہنمائی کے لیے دیئے جاتے ہیں لیکن فیصلہ کرنا آپ کا کام ہے۔ ہمیشہ مرض کے لیے نہیں مریض کے لیے دوا تجویز کریں کبھی ناکامی کا منہ دیکھنا نہیں پڑے گا اور یہی اصل ہومیوپیتھی ہے ڈاکٹر کو ہر انفرادی کیس پر غور کرنا چاہیے۔ اور علامات کے مطابق بالمثل دوا تجویز کرنی چاہیے۔

ایک اور دوا جو بہت قسم کے چربی دار ٹیومر اور ریشہ دار ٹیومرز کو ختم کرتی ہے۔ بیریٹا کارب ہے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ جسم کے کس حصے پر ٹیومر ہیں۔ بیریٹا کارب ۲۰۰ طاقت میں استعمال کروائیں اور نتیجہ خود دیکھ لیں۔ میں نے کتنی دفعہ سخت قسم کے گلے کے ٹانسل بیریٹا کارب ۲۰۰ سے شفایاب کیئے ہیں۔ بیریٹا کارب کا اثر غدودوں پر اور ٹیومرز پر ہے۔

ڈاکٹر ایلیس سی پرائس لکھتے ہیں کہ میں نے پلکوں کے ریشہ دار ٹیومر بیریٹا کارب ۳۰ اور ۲۰۰ طاقت سے ختم کیے ہیں۔ اور بعض دفعہ میرے لیے ضروری ہو گیا تھا کہ بیچ میں سلیشیا اور کالی کارب بھی استعمال کراؤں۔

ایک اور کیس ڈاکٹر کیلن بیک کا ہے جس میں گریفائٹس کے استعمال سے ریشہ دار ٹیومر غائب ہو گیا۔

"ایک عورت کے شکم میں جگر اور معدہ کے درمیان گول سا گیند کی طرح کا دو انچ قطر کا ریشہ" دار ٹیومر تھا۔ ہلانے سے ہلتا تھا اور سخت سا تھا اور اس میں کسی قسم کا درد نہ تھا۔ ایپس کی کئی خوراکیں مختلف طاقتوں میں دی گئیں۔ فائدہ نہ ہوا۔

گریفائٹس ۶ طاقت اور ۱۵ طاقت سے شفایاب ہو گئی۔

اوپر کی دو مثالوں سے ثابت ہوتا ہے۔ کوئی بھی دوا جو مریض کی علامات سے مطابقت رکھتی ہو شفایابی لاتی ہے۔ مرض کا نام کوئی معنی نہیں رکھتا۔ سوائے اس کے یہ آپ کو علامات کی تصویر پیش کرے اور علامات ہی کسی مرض کی زبان ہوتی ہیں۔ لہٰذا امراض کو سمجھنے کے لیے یا دوسرے لفظوں میں مریض کو سمجھنے کے لیے اس کی زبان کا جاننا

Scanned by CamScanner

ضروری ہوا کرتا ہے۔

کسی مریض کی علامات مرض کو تیز دواؤں اور انجکشنوں کی مدد سے دبا دینا ایسا ہی ہے جیسے اس کی زبان کاٹ کر اسے گونگا بنا دیا گیا۔

بیضہ دانی کا ٹیومر

ڈاکٹر جون کلارک ایم ڈی نے ہومیوپیتھک کانگرس کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے ایک مریضہ کا کیس بیان کیا ہے جس کا رحم بڑھ گیا تھا اور بائیں طرف کی بیضہ دانی کے قریب ٹیومر پیدا ہو گیا تھا۔

"مریضہ کی عمر ۵۲ سال تھی۔ آٹھ بچوں کی ماں تھی۔ سب بقید حیات تھے سب سے چھوٹا ۹ برس کا تھا۔ گزشتہ ۱۲ ماہ سے حیض بند تھا۔ جب مجھے مریضہ کے ڈاکٹر سے مل کر مرض کی کیفیت معلوم کرنے کے لئے کہا گیا۔ مریضہ ان دنوں اپریشن کے بعد نرسنگ ہوم میں داخل تھی۔"

کچھ عرصہ قبل رحم سے مواد خارج ہوتا رہا تھا۔ جس کا علاج نرسنگ ہوم میں داخلہ لینے سے قبل ہو چکا تھا۔ کوئی خاص بات معلوم نہ ہو سکی سوائے اس کے کہ رحم سائز میں بڑھ گیا تھا اس کیس کا جو انچارج ڈاکٹر تھا اس نے بتایا کہ شکم کا اپریشن کرنے پر نارنگی کے حجم کے برابر بائیں طرف کی بیضہ دانی کی جڑ پر ایک ٹیومر پایا گیا ہے۔ نئی گانٹھیں پیدا ہو گئی ہیں جن کا اثر تکونہ ہڈی پر ہو رہا ہے۔ نئی پیدائش کی گولائی نے بڑی آنت کے اس حصے کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے جہاں سے امعائے مستقیم شروع ہوتی ہے۔ لیکن آنت میں سکڑن پیدا نہیں ہوئی ہے سرجن نے کچھ بھی نہ کیا سوائے اس کے کہ جہاں پر نشتر چلا کر شکم چیرا تھا اس کو دوبارہ سی دیا۔

فیصلہ کیا گیا کہ مریضہ کا لمبے عرصے کے لئے ایکسرے علاج کیا جائے اور بعد میں اپریشن کر کے بڑی آنت کا کچھ حصہ کاٹ کر جدا کر دیا جائے۔

میری رائے ان سے مختلف تھی۔

مریضہ نرسنگ ہوم سے ڈسچارج لے کر گھر واپس آ گئی اور اب وہ میرے زیر علاج تھی۔

Scanned by CamScanner

مریضہ کھانے کی بہت شوقین تھی میں نے اس کی غذا صرف سبزی تجویز کی۔ اس نے نہایت فرمانبرداری کے ساتھ سبزی خور بننا قبول کر لیا اور سختی سے پابندی کی ہائڈراسٹس ایک طاقت میں دو ڈرام دوا' چھ اونس پانی میں ملا کر ایک چائے کا چمچ ہر ۴ گھنٹے کے وقفہ سے پلانے کی ہدایت کی مریضہ کی صحت میں نمایاں تبدیلی ہوئی۔

ایک ہفتہ کے بعد معلوم ہوا کہ سر میں گرمی کے دورے پڑتے ہیں۔ اور نیند صحیح طرح سے نہیں آتی ہے۔ لیکسس ۳۰ طاقت ایک خوراک دی گئی۔

مزید دو ہفتوں کے بعد مریضہ نے اپنا کاروبار سنبھال لیا اور آج تک سنبھالے ہوئے ہے۔

آرسنک

بیضہ دانی یا رحم کے کینسر میں مریضہ بے چین رہتی ہو۔ موت کا خوف طاری ہو بار بار گھونٹ گھونٹ پانی پیتی ہو۔ درد جلن دار اور سوئی چبھنے کے سے ہوتے ہوں اور آدھی رات کے بعد مرض میں زیادتی ہو جاتی ہو۔ گرمی سے آفاقہ ہوتا ہو تو آرسنک ایک ایسی دوا ہے جو نہ صرف رحم کے کینسر میں جلن دار درد اور بے چینی کو دور کر دے گی۔ بلکہ مرض کو جڑ سے ختم کر دے گی۔

جہاں رحم کے کینسر میں آرسنک دوا ہوا کرتی ہے وہاں اوپر کی علامات کے علاوہ رحم سے بدبودار تیز چھیل دینے والا مواد بھی خارج ہوتا ہے۔ جس کی رنگت براؤن یا سیاہ ہوتی ہے۔

کلکیریا کارب

ڈاکٹر جی گلکرسٹ لکھتے ہیں۔

ایک مریضہ کو پیڑو میں نیچے دبانے والے درد ہوتے تھے شدید کمر درد تھا۔ اور رحم نیچے کی طرف لٹک آیا تھا۔ رحم میں ورم تھا۔ رحم کے منہ میں انگلی داخل کی گئی تو سرخ رنگ کا بدبودار خون جاری ہو گیا۔ رحم کے اندر نرم سا گوشت بڑھا ہوا محسوس ہوتا تھا۔

کلکیریا ۲۰۰ ہر چار گھنٹے کے وقفہ سے دی گئی۔ دوسرے دن ٹیومر سے بڑی سرعت کے ساتھ خون بہنے لگا۔ بعد میں خون بہنا بند ہو گیا اور مریضہ جلدی صحت یاب ہو گئی۔

Scanned by CamScanner

ریشہ دار ٹیومر

۳۵ سال کی ایک مریضہ کے رحم میں ریشہ دار گومڑ تھا۔ پیٹ بڑھا ہوا تھا۔ حیض جلد جلد اور خون بہت زیادہ آتا تھا۔ جس کی وجہ سے خون کی کمی پیدا ہو کر انیما ہو گیا تھا۔
کلکیریا ۲۰۰ اور ۶۰۰ طاقت صرف دو خوراکیں دی گئیں حیض نارمل ہو گیا اور بند مٹھی کے برابر ٹیومر غائب ہو گیا۔

(ڈاکٹر جازنیل)

اندام نہانی میں ٹیومر

ایک کمزور سی عورت کی اندام نہانی کے اندر گزشتہ چار ہفتوں سے ٹیومر تھا جو درد کرتا تھا۔ دائیں طرف کے لب کے پاس اندر کی طرف میرے ہاتھ کے انگوٹھے کے برابر حجم میں تھا۔ دبانے سے درد ہوتا تھا اور دبانے سے دبتا بھی نہ تھا۔
دن کو پیشاب کے دوران زرد رنگ کا گاڑھا مواد (لیکوریا) خارج ہوتا تھا اور پاؤں سرد جیسے گیلے ہو گئے ہوتے ہیں۔ چکر آتے تھے خاص کر سیڑھیاں چڑھنے سے۔ چلتے وقت بے اختیار پیشاب نکل جاتا تھا۔ حیض بدبودار تھے۔ خون پتلا گہرے رنگ کا۔ یا تو جلد جلد ہوتے یا لیٹ ہوا کرتے تھے کلکیریا کارب ۲۰۰ طاقت کی تین خوراکیں دی گئیں۔ ایک ہفتہ کے اندر مریضہ صحت یاب ہو گئی۔

(ڈاکٹر۔ ایچ۔ وی ولر)

شدید جلن دار دردوں میں بعض دفعہ سلفر سے فائدہ ہو جاتا ہے۔

رحم کے منہ کا کینسر

مریضہ عمر ۵۹ سال۔ رحم کے اندر جلن دار سوئی چبھنے کے سے اور ڈنگ لگنے کے سے درد ہوتے تھے۔ بعض دفعہ تیز گولی لگنے کا سا درد ہوتا تھا۔
اندام نہانی سے خون ملا مواد آ رہا تھا اور خارش ہوتی تھی۔ سر کی چوٹی پر حرارت تھی پاؤں سرد اور معدہ ڈوبتا ہوا محسوس ہوتا تھا۔ زمانہ کہولت میں ہونے والی سر کی طرف گرمی کی لہر (Hot Flushes) کی بھی شکایت کرتی تھی۔ شدید قبض تھی۔ سلفر ہزار اور بلند

Scanned by CamScanner

طاقتوں کے استعمال پر بہت فائدہ ہوا۔

(ڈاکٹر ٹی اے تھامسن)

بیضہ دانیوں اور رحم کے کینسر میں استعمال ہونے والی ادویات

کریازوٹ

رحم کے کینسر کے لیے کریازوٹ ایک اور مفید دوا ہے۔ وہاں کام آتی ہے جہاں پر کہ مقدار میں زیادہ سیاہ رنگ کا اور جما ہوا خون نکلتا ہو۔ پیڑو میں شدید جلن جیسے سرخ دہکتے ہوئے کوئلے رکھے ہوں اور ساتھ ہی خون کے لوتھڑے خارج ہوتے ہوں۔ بدبو آتی ہو۔ اندام نہانی میں خارش ہوتی ہو جگہ چھل گئی ہو۔ اندام نہانی کے لبوں اور ران کے درمیان کاٹنے والے درد ہوتے ہوں۔ پیشاب کے بعد جلن اور درد ہوتا ہو۔ رحم کے ٹیومر سے مسلسل خون کا اخراج ہو رہا ہو۔ اور فرج میں شدید خارش ہوتی ہو' شام کے وقت کھجلانے کی شدید خواہش۔ پیشاب کی بار بار خواہش۔ پیشاب بدبودار اور مقدار میں زیادہ ہوتا ہے۔ کمر میں اس طرح کا درد ہوتا ہے۔ جیسے کہ وضع حمل کے وقت ہوتا ہے۔ کمر کے مہروں میں نیچے کی طرف دباؤ محسوس ہوتا ہے۔

پستان کے کینسر میں پستان کے تمام غدود متاثر ہوتے ہیں۔ اور ٹیومر کی گلٹی پر زخم کا سا نشان ہوتا ہے۔ جس میں سے ذرا سا بھی کسی شے کے ساتھ ٹکرانے سے خون بہنے لگتا ہے۔

خون حیض بہت جلد اور مقدار میں زیادہ ہوتا ہے اور بہت دنوں تک جاری رہتا ہے۔ اکثر دو حیضوں کے درمیان خون آتا ہے۔ خون کی رنگت سیاہ اور جما ہوا یعنی لوتھڑے خارج ہوتے ہیں یا پھر پانی کی طرح پتلا صاف خون بہتا ہے۔ اور شدید درد قولنج ہوتا ہے۔

کریازوٹ معدہ کے کینسر کی اس وقت دوا ہوتی ہے۔ جبکہ معدہ میں بائیں طرف سختی پیدا ہو گئی ہو اور درد ہوتا ہو۔ ڈاکٹر راہو (Dr. Raue) کا بیان ہے کہ شکم میں کھچاؤ ہوتا ہے۔ قبض ہوتی ہے۔ پاخانہ خشک اور سخت ہوتا ہے۔ مریضہ کمر کے اردگرد تنگ کپڑے پہننا برداشت نہیں کرتی۔

Scanned by CamScanner

آسافوٹیڈا

ڈاکٹر گرنسے (Dr. Guernsey) رحم کے کینسر میں آسافوٹیڈا کو مفید بتاتے ہیں۔ بشرطیکہ خون حیض قلیل ہو۔ حیض اکثر وقت سے قبل ہوتے ہیں۔ اور بہت کم مقدار میں ہوتے ہیں۔ زخم کا کنارا اونچا ابھرا ہوا نوکدار ہوتا ہے۔ اور آسانی سے خون بہنے لگتا ہے۔

زخم نہایت حساس اور درد زیادہ ہوتا ہے۔ مواد بدبودار اور پتلا مقدار میں زیادہ اور سبز ہوتا ہے۔

لیکوریا اگر ہو تو وہ بھی ہرے رنگ کا پتلا سا اور بدبودار ہوتا ہے۔

آرم مٹ

نہایت ہی بدبودار مواد کا اخراج۔ گیس پیدا ہونا۔ ڈنگ لگنے والے اور کاٹنے والے درد۔ خودکشی کا رجحان۔ اداس طبیعت بیضہ دانیوں میں ورم۔ رحم کے اندر نرم پلپلا گومڑ۔ زندہ رہنے کی خواہش باقی نہ ہو۔

کیستھرس

رحم کے منہ پر سوجن۔ مثانہ میں جلن دار درد۔ شکم میں درد۔ قے۔ خون ملا پیشاب، رحم اپنی جگہ سے ہٹا ہوا۔ خون حیض قبل ازوقت اور مقدار میں زیادہ۔ خون حیض کے ساتھ خون اور آؤں کا اخراج۔ اندام نہانی میں خارش۔ کینترس کی مثانہ اور پیشاب کی مخصوص علامتیں بھی ساتھ ہوتی ہیں۔

کاربوا نیملیس

حیض میں بے قاعدگی۔ معدہ ڈوبنے کی علامت۔ پیڑو میں بچہ جننے کے سے درد اور کمر میں درد جو رانوں کی طرف آتے ہیں۔ پتلا خون جس کی رنگت بدل چکی ہو، خارج ہوتا ہے۔ مسوڑھوں سے خون آتا ہے۔ زبان کی نوک میں جلن اور منہ کھردرا سا۔ آواز نحیف۔ زبان کا ذائقہ کڑوا یا کھٹا۔ پیاس لیکن ٹھنڈے پانی سے بیزاری، بھوک غائب، جلد مٹی رنگ کی پستان کے بہت سے کینسر کے مریض صرف کاربوا نیملیس سے شفایاب ہوئے ہیں۔

Scanned by CamScanner

درد جلن دار اور کاٹنے والے ہوتے ہیں۔

کیمومیلا

حیض قبل از وقت۔ سیاہ۔ لوتھڑے مقدار میں زیادہ بعض دفعہ بدبودار' پسینہ رک جانے سے یا غصہ کی وجہ سے حیض بند ہو جائے۔

ولادت کے وقت ہونے والے دردوں کی طرح درد اور ٹانگوں میں پھاڑنے والا درد بہ یک وقت خون حیض مقدار میں زیادہ لوتھڑے۔

دو حیضوں کے درمیان خون۔ کھانے کے بعد اندام نہانی سے تیزابی پانی کا اخراج۔ کمر سے کاٹنے والے درد آگے کی طرف آتے ہیں۔ رحم میں بھینچنے والے درد خون کے لوتھڑوں کے نکلنے کے بعد ہوتے ہیں۔ اندام نہانی میں جلن جیسے تیزابی پانی کے لگنے سے ہوتی ہے۔ پیشاب کی بار بار حاجت۔ پیلی رنگت والا مقدار میں زیادہ پیشاب' تمام علامات کے ساتھ ذہن کی غصہ ہونے کی علامات بھی ہوتی ہیں۔

بیماری کی حالت میں بدتہذیبی کا مظاہرہ کرتی ہے۔ اور درد کے دوران پاگل' وحشی بن جاتی ہے۔ تند خو ہوتی ہے عام طور پر ایک گال سرخ ہوتا ہے۔

سر درد رات کو سوتے ہوئے بھی ہوتا ہے۔

پسینہ آنے پر سو کر اٹھنے پر اور چلنے میں آفاقہ' درد رات کو بڑھ جاتے ہیں۔ کمر میں بھینچنے والے درد رات کو پنڈلیوں میں کڑل پڑتے ہیں۔

لیکسس

زمانہ کہولت (Change of Life) میں پیدا ہونے والا کینسر۔ رحم سے بار بار خون کا سیلان اعضاء میں درد جیسے سوج گئے ہوں۔ دباؤ برداشت نہیں ہوتا۔ بعض دفعہ درد اس قدر شدید ہوتے ہیں جیسے شکم میں چاقو گھسیڑ دیئے گئے ہوں کھانسنے سے اور چھینک مارنے سے سوئی چبھنے کے سے درد کینسر کے اندر ہوتے ہیں۔

خون حیض کے رک جانے یا لیٹ ہو جانے پر نکسیر بہتی ہے۔

لائیکوپوڈیم

شکم میں پہلوؤں کی طرف گیس کا دباؤ۔ اور بدہضمی رحم کا اپنی جگہ سے ہٹ جانا۔

Scanned by CamScanner

فرج کی ذمن خشکی لب کے قریب تیز درد' شدید قبض' فرج کے راستے ہوا کا اخراج پیشاب میں آؤں اور سرخ ریت کا اخراج کمر میں درد جس میں پیشاب کر چکنے کے بعد کمی محسوس ہو ہاتھوں میں پاؤں میں بار بار جھٹکے یا جسم میں جھٹکے لگتے ہیں' سوئے ہوئے یا جاگتے ہوئے۔ رحم کا درد اوپر کی طرف آتا ہے۔

۴ بجے شام سے ۸ بجے شام کے درمیان مرض میں زیادتی' وریدیں سوجی ہوئی۔

رحم میں نرم گومڑ جبکہ اوپر کی علامات بھی ہوں۔

لائکو پوڈیم کا کیس

چالیس سال عمر کی ایک مریضہ۔ قریب ایک سال سے خون حیض بند تھا۔ ایک دفعہ اس دوران اسقاط بھی ہو چکا تھا رحم کے منہ پر معمولی سا زخم تھا۔ لیکوریا زرد پتلا۔ امراض خبیثہ سے انکار کرتی تھی۔

شکم میں گڑگڑاہٹ۔ گیس اور غذا منہ کو چڑھ آتی تھی۔ کھانے کے تھوڑی دیر بعد کھٹی۔ کڑوی قے' جوف شکم کے بالائی حصے میں درد کے ساتھ ہوتی تھی۔ قبض کے لیے گولیاں کھایا کرتی تھی۔ گلے کا غدود (گلہڑ) بڑھا ہوا تھا کمر میں اور گدی میں درد بتاتی تھی۔ ہر قسم کے درد داہنی طرف زیادہ تھے لائکو پوڈیم ۳۰ دی گئی۔ دو دن بعد حیض جاری ہو گیا۔ گلہڑ کی حالت بھی پہلے سے بہتر تھی۔

(ڈاکٹر سی۔ ایف۔ نکولس)

فائی ٹولاکا

داہنے خصیۃ الرحم میں اعصابی درد۔ حیض سے قبل اور دوران پستانوں میں اکساہٹ۔ بائیں چوتڑ کا دیرینہ گٹھیا کا درد۔ پستان کے اندر گلٹیاں۔ ذکی الحس ذرا سی ٹھیس لگ جانے سے درد پستان میں ٹیومر۔ پستانوں کا متورم ہو کر پک جانا۔ پستان کا کینسر جس میں سے خون ملی رطوبت کا اخراج۔ گردن کے دائیں طرف کے غدود سخت۔ داہنے کندھے میں درد' بازوؤں میں سختی۔ اوپر اٹھانے کی نااہلیت۔ آتشکی عرق النساء

میٹریا میڈیکا اور دوسری دوا ایسی نہیں ہے جس کا اس قدر گہرا اثر پستانوں پر ہوتا ہو۔ سردی لگنے سے پستانوں کے غدود میں پھوڑے کا سا درد۔ دودھ پلاتے وقت پستان میں

Scanned by CamScanner

درد اور تشنج۔

پستان کے ٹیومر کے علاج کے لیے ڈاکٹر نیش CM کی واحد خوراک چاند کے گھٹنے پر دیا کرتے تھے۔ وہ ایسا کیوں کرتے تھے اس کی سائنٹیفک وجہ تو نہ بتا سکے۔ لیکن ان کا تجربہ تھا اس موقع پر دوا دینے سے ٹیومر آہستہ آہستہ ختم ہو جاتا ہے۔ یاد رہے کہ پستان کے ٹیومر میں سے پانی ملی پتلی سی خون کی رطوبت خارج ہوتی ہے۔ جو کہ کینسر حقیقی کا نشان ہے۔

چاند کا تعلق

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ ہم نے کائنات کی ہر شے کو پانی سے پیدا کیا۔ ہماری زمین پر موجود ہر جاندار پر چاند کے گھٹنے اور بڑھنے کا اثر ہوتا ہے۔ جب چاند بڑھ رہا ہوتا ہے۔ اشیا بھی بڑھتی ہیں۔ لہٰذا امراض بھی بڑھتے ہیں۔ اسی طرح گھٹتے چاند پر اشیا کم ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ جیسے سمندر کا اتار چڑھاؤ۔ اسی طرح امراض کبھی بڑھتے ہیں اور کبھی گھٹتے ہیں۔ چاند کی پندرہ تاریخ کے بعد دوا دینا مددگار ثابت ہوتا ہے۔ خاص کر ورم اور سوجن کو کم کرنے کے لئے۔

مرکسال

ڈاکٹر گرنسے اس دوا کی سفارش کرتے ہیں۔ یہ وہاں پر کام آتی ہے جہاں پر کہ مزاجی طور پر مرکری کی ضرورت ہو منہ۔ بلغمی جھلیاں اور دانتوں سے علامات ظاہر ہوتی ہیں۔ غدوددں کا نظام پیشاب اور جلد سے بھی مرکری کی علامات ملتی ہیں۔

رات کو ساری علامات شدت اختیار کر جاتی ہیں۔ نم آلود اور سردی میں بھی مرض میں زیادتی پیدا ہوتی ہے۔ رحم کے کینسر میں اندام نہانی گر جاتی ہے۔ چھٹے کے غدود کینسر کی ہمدردی میں سوج جاتے ہیں۔

مرکسال کا کیس

ڈاکٹر اے۔ ڈی۔ گورڈن مرکسال کا ایک کیس لکھتے ہیں۔

"ایک مریضہ کو رحم کے منہ پر کینسر کا زخم تھا۔ بدبودار مواد خارج ہوتا تھا۔ حیض

Scanned by CamScanner

کے بعد شدت اختیار کر جاتا ورنہ عام دنوں میں مسلسل بہتا رہتا تھا۔ خون حیض کثرت سے آتا تھا مریضہ خون سے زیادہ اخراج کی وجہ سے اور بار بار اسقاط کی وجہ سے نچڑ چکی تھی۔ حمل بہت جلد ٹھہر جاتا تھا لیکن تیسرے مہینے اسقاط ہو کر ضائع ہو جاتا تھا۔ رحم کے اندر اور رحم کے منہ پر گہرے زخم تھے۔ جن کے کنارے اٹھے ہوئے اور جن میں سے ہاتھ سے چھونے سے بڑی آسانی کے ساتھ خون جاری ہو جاتا تھا۔ اندام نہانی" کی دیواروں میں بھی زخم تھے۔ رحم اور اندام نہانی اپنی جگہ سے ہٹ گئے تھے۔ اور لٹک گئے تھے۔

دکھن اور درد کی شکایت کرتی تھی۔ جو کہ پیڑو میں اندر گہرائی میں محسوس ہوتا تھا چڈوں میں اور کمر میں بھی کھینچنے والے درد ہوتے تھے۔ پیڑو میں نیچے کی طرف بوجھ اور درد تھا۔ ذہنی اداسی تھی۔ مرکسال ۳۰ طاقت گاہ بگاہ دی جاتی رہی ایک سال کے عرصہ میں مکمل صحت یاب ہو گئی۔" رحم اور پستان کے کینسر میں بیماری کی شدت کو کم کرنے کے لیے مرکسال کا استعمال نہایت مفید ہے۔ کینسر کو مزید بڑھنے سے روکتی ہے۔

سلیشیا

سلیشیا کی مریضہ کمزور۔ ناتواں اور کمی خون میں مبتلا ہوتی ہے۔ خون حیض مقدار میں زیادہ اور دو حیضوں کے درمیان خون آتا ہے۔ تمام جسم ٹھنڈا۔ سردی بہت محسوس کرتی ہے۔ سوتے وقت سردی سے بچنے کے لیے سر پر رومال باندھ کر سوتی ہے۔ حیض سے قبل اور حیض کے درمیان قبض۔ تیزابی لیکوریا مقدار میں زیادہ۔ نئے چاند میں مرض میں زیادتی ہوئی ہے۔ شرمگاہ میں پانی کی تھیلیاں پائی جاتی ہیں۔ شرمگاہ میں ناسور پھوڑے زخم جن سے متعفن پنیر کی سی رطوبت بہتی ہے۔ رحم کا استسقاء۔ رحم میں گومڑ۔ اچانک اس میں سے پانی کی سی خون ملی رطوبت جاری ہو جاتی ہے۔ یہ دوا رحم سے بدگوشت اور مسے نکال دیتی ہے۔ پستان پک جاتے ہیں۔ متورم ہوتے ہیں۔ اور وہاں خارش ہوتی ہے۔ پستان اور رحم کا کینسر۔ سر پستان اندر (کیف کی طرح) گھس جاتے ہیں ہر دفعہ دودھ پلانے پر شرمگاہ سے خون کا سیلان جاری ہو جاتا ہے۔ رحم کے اندر نرم گومڑ اگر تکلیا کارب۔ تھوجا سے ختم نہ ہوں تو سلیشیا کام آتی ہے۔

Scanned by CamScanner

نائیٹرک ایسڈ

نائیٹرک ایسڈ ان زخموں میں جو پک گئے ہوں اور کینسر بن گئے ہوں مفید دوا ہے۔ مواد پانی ملا خون آمیز ہوتا ہے۔ جس میں سے بو آتی ہے۔ اور سوئیاں چبھنے کے سے درد ہوتے ہیں۔ بغلوں میں متعفن پسینہ آتا ہے۔ یہ ایک مخصوص علامت ہے۔ شرمگاہ میں خارش' درد' زخم' سیلان الرحم مٹیالا۔ گوشت کے دھوون کا سا۔ سیلان خون۔ حیض جلد جلد مقدار میں زیادہ۔ مٹی ملے پانی کے سے۔ شرمگاہ میں سوئیاں چبھنے کا سا درد۔ رحم کے منہ یا گردن پر مہاسے رحم کے کینسر کی وجہ سے حیض بے قاعدہ' دو (۲) حیضوں کے درمیان مقدار میں زیادہ بھوری۔ بدبودار رطوبت کا اخراج۔ پستانوں میں سخت گانٹھیں۔ پستان کا سوکھ جانا۔

پیشاب کے وقت ٹیس اور جلن۔ پیشاب سیاہی مائل۔ مقدار میں کم جس میں سے گھوڑے کے پیشاب کی طرح تیز ناقابل برداشت بو آتی ہے۔ پیشاب کی نالی کے مخرج پر سوئیاں چبھنے کے سے درد۔

اس کے علاوہ مندرجہ ذیل ادویات بھی استعمال کی جاتی ہیں۔

اپس۔ آرسنک۔ بیلا ڈونا۔ برائی اونیا۔ کلکیریا کارب۔ کاسٹیکم۔ کالوستھ۔ کیستھرس۔ گریفائٹس۔ آئیوڈین۔ نکس وامیکا۔ فاسفورس۔ رسٹاکس۔ سابانا۔ سیکیل کار۔ سیپیا۔ سٹیفی سائیگریا۔ سلفر۔ تھوجا۔

Scanned by CamScanner

معدہ کا کینسر

امریکہ کے ۱۹۰۷ء کے اعداد و شمار کے مطابق صرف امریکہ میں معدہ کے کینسر کے مریضوں کی تعداد ۵۹۶۱ تھی۔ اور ہر پانچ اموات میں دو اموات معدہ کے کینسر کی وجہ سے تھیں آج سے ۸۰ برس قبل اگر یہ حال تھا تو اب کیا نہ ہو گا۔ غذائیں خالص ہیں امریکہ میں جدید علاج کی سہولتیں میسر ہیں۔ لوگ سمجھدار ہیں۔ علاج معالجہ کے لیے ذرا سی تکلیف پر ڈاکٹر سے رجوع کر لیتے ہیں۔

ذرا سوچئے ہمارے ملک کا کیا حال ہو گا۔ جہاں خالص غذا اور پانی میسر نہیں۔ اور اب تو خالص ہوا بھی شاید چند برسوں کے بعد سانس لینے کے لیے نہ ملے۔

معدہ کے کینسر کے مریض چٹو قسم کے لوگ ہوتے۔ جو ہر وقت کچھ نہ کچھ کھاتے رہتے ہیں۔ یا چائے کافی کا بے تحاشا استعمال کرنے والے ہوتے ہیں اس طرح معدہ کے اعضا کمزور ہو جاتے ہیں۔ اور معدہ کے اعصاب پر بوجھ پڑتا ہے۔

بار بار بداعتدالیاں کرنے سے معدہ کمزور ہو جاتا ہے۔ اور اپنا کام کرنے سے انکار کر دیتا ہے۔ نوجوانوں میں جنسی بیماریاں ۔ جلق' بے اعتدالیاں۔ زیادتی جماع وغیرہ بھی ایک سبب ہے شادی شدہ اور ان نوجوانوں کو جو جنسی بے اعتدالیوں کا شکار ہیں۔ اور جن کو بھوک نہیں لگتی قبض رہتی ہے اور پیٹ میں گیس پیدا ہوتی ہے۔ میرا مشورہ ہے کہ کبھی خالی پیٹ اور کھانے کے فوراً بعد جماع نہیں کرنا چاہیے غذا جب معدہ میں جاتی ہے تو اسے ہضم کرنے کے لیے اور معدہ کو اپنا کام کرنے کے لیے ایک خاص مقدار میں خون کی ضرورت ہوتی ہے جماع کرنے سے خون عضو مخصوص کی طرف رخ کر جاتا ہے کیونکہ قدرت تولید کے کام کو باقی سب کاموں پر ترجیح دیتی ہے لہٰذا معدہ کی طرف خون کا دباؤ کم ہو جاتا ہے۔

ایک آدھ بار تو اتنا فرق نہیں پڑتا اور نہ ہی اوائل جوانی میں اس کے برے نتائج نکل کر سامنے آتے ہیں۔ لیکن جب بار بار قانون قدرت توڑا جائے تو سزا ضرور ملتی ہے۔ ایک وقت آتا ہے کہ معدہ کا السر یا کینسر ہو جاتا ہے۔ اور بھی کچھ وجوہات ہیں۔ مثلاً

Scanned by CamScanner

وراثت وغیرہ جن کا ذکر کرنے کی یہاں گنجائش نہیں تفصیل کے لیے کورس کی کتابیں دیکھیں۔

زیادتی جماع سے گردے کمزور ہو جاتے ہیں۔ اور معدہ کو مناسب مقدار میں پانی نہیں ملتا لہذا معدہ میں حدت پیدا ہو کر السر ہو جاتا ہے۔ گردوں کا کام جسم میں ہر جگہ پانی کی تقسیم ہے۔ طب جدید میں معدہ کے زخم کا علاج سوائے اپریشن کے اور کچھ نہیں۔

معدہ کا کینسر یا تو (Polyrus) میں یا ڈیوڈینم میں ہوتا ہے اور اس قسم کا کینسر عورتوں کی نسبت مردوں میں زیادہ پایا جاتا ہے۔ اور بعض دفعہ دل کے قریب والے سرے پر بھی ہوتا ہے۔

اگر کینسر بجائے معدہ کے مرکز میں ہونے کے، دونوں سروں میں سے کسی ایک طرف ہو تو درد زیادہ ہوتا ہے۔ لیکن اگر مرکز میں ہو تو معمولی سا درد ہوتا ہے۔

معدہ کے ایک گیٹ سے غذا اندر داخل ہوتی ہے اور دوسرے سے باہر نکل کر چھوٹی آنت میں جاتی ہے۔ لہذا ان رستوں سے غذا کے اندر داخل ہونے اور باہر نکلتے وقت کینسر کے زخم میں درد زیادہ ہوتا ہے۔

معدہ کے کینسر کے بہت سے مریض صحیح تشخیص نہ ہونے کی وجہ سے موت کے منہ میں چلے گئے۔ تشخیص میں یہی کہا جاتا رہا معدہ میں ورم ہے۔

کھٹی غذا اوپر چڑھ آتی ہے۔ ڈکار آتے ہیں۔ بھوک نہیں لگتی مریض انٹ شنٹ گولیاں اور چورن کھاتا رہتا ہے۔

کینسر اگر Polyrus میں ہے کھانے کے بعد ایک گھنٹہ یا دو گھنٹہ تک قے نہیں آتی۔ لیکن کینسر اگر دل کے قریب والے سرے پر ہے کھانے کے بعد قے ہو جائے گی۔ معدہ کے کینسر میں معدہ کے اندر سوراخ بن جانے کا خطرہ موجود ہے معدہ کے زخم السر ہونے کی صورت میں ایسا ہو جاتا ہے۔ اور ہر ۸ مریضوں میں ایک کے معدہ میں سوراخ ہوتا ہے معدہ کے کینسر اور معدہ میں زخم کی باریکی کو سمجھنے کے لیے چند باتوں پر غور ضروری ہے۔

اگر ۱۸ سال کی عمر سے ۳۰ سال کی عمر کے نوجوانوں میں الٹیاں ہوتی ہیں اور معدہ میں عرصہ سے مسلسل درد ہوتا چلا آ رہا ہے اور معدہ سے درد پیچھے پیٹھ کی طرف ریڑھ کی ہڈی کے قریب محسوس ہوتا ہے ساتھ ہی شکم میں معدہ سے ذرا اوپر دکھن ہوتی ہے درد

Scanned by CamScanner

ہمیشہ کھانے کے بعد بڑھ جاتے ہیں۔ کھٹی رطوبت کی قے ہوتی یا کھٹی ڈکاریں آتی ہیں۔ ان علامات کے موجود ہوتے ہوئے کسی شک و شبہ کی گنجائش باقی نہیں رہتی اور یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ مریض معدہ کے السر میں مبتلا ہے۔

لیکن معدہ کے کینسر میں درد سوئی چبھنے کے سے ہوتے ہیں۔

علامات

بہت دفعہ اس طرح ہوتا ہے کہ مریض معدہ کے کینسر میں مبتلا ہوتا ہے اور ڈاکٹر صاحبان بدہضمی تشخیص کرتے ہیں۔

مریض کو ڈکار آتے ہیں۔ کھانے کے دو گھنٹہ بعد معدہ میں درد بتاتا ہے شروع میں جب مرض کی ابتدا ہوتی ہے۔ سوئی چبھنے کے سے درد ہوتے ہیں۔ جوں جوں مرض بڑھتا چلا جاتا ہے۔ درد ایک جگہ ٹھہر جاتے ہیں۔ جلن دار درد ہوتے ہیں۔ یہ درد فم معدہ کے پاس ہوتے ہیں۔ اور ریڑھ کی ہڈی کے پاس پیٹھ میں بھی ہوتے ہیں ابتدا میں مریض کے منہ سے پانی کی طرح مواد قے کے ساتھ نکلتا ہے۔ بعد میں مرض ترقی کر جانے پر۔ گندی بدبودار رطوبت' کھٹی بو والی نکلتی ہے جس کی رنگت جلد ہی تبدیل ہو کر پسی ہوئی کافی (گہری براؤن) کی طرح ہو جاتی ہے بدہضمی کی علامات کے ساتھ جسم کا گوشت سوکھتا جائے چہرے سے کمزوری عیاں ہو تو کینسر کی خبردار کرنے والی علامات ہوتی ہیں اگر معدہ کے مقام پر (سینہ کی سامنے والی ہڈی اور ناف کے بالکل درمیان) ہاتھ رکھ کر دیکھیں تو سوجن محسوس ہوتی ہے۔ بظاہر جگہ نرم محسوس ہوتی ہے۔ لیکن اندر سے سخت ہوتی ہے۔ اور ایک انچ سے لے کر تین انچ قطر میں ہوتی ہے معائنہ کے وقت معدہ کو انگلیوں سے بجا کر دیکھتے وقت احتیاط سے کام لینا چاہیے زور سے ضرب نہیں لگانی چاہیے۔

بعض دفعہ ڈاکٹر صاحبان بڑی بے احتیاطی سے معائنہ کرتے ہیں اور مریض کو ناجائز تکلیف اٹھانی پڑتی ہے جو ڈاکٹر یہ سمجھتا ہے کہ وہ کیا معلوم کرنا چاہ رہا ہے مریض کو معائنہ کے وقت تکلیف میں مبتلا نہیں کرتا۔

ڈاکٹر کو عادت بنا لینی چاہیے اور مریض کا معائنہ احتیاط اور نرمی سے کرنا چاہیے۔
بھوک کا ختم ہو جانا اور روز بروز وزن کم ہوتے جانا دو ایسی کلیدی علامات ہیں۔ جو معدہ کے کینسر میں ڈاکٹر کی راہنمائی کرتی ہیں۔

Scanned by CamScanner

معدہ بہت حساس ہوتا ہے اور وہاں کپڑے کا بوجھ برداشت نہیں ہوتا اور نہ مریض اپنا ہاتھ ہی وہاں رکھ سکتا ہے۔ یہ ایک اور علامت ہے جو کینسر کی طرف اشارہ کرتی ہے۔
معدہ کے کینسر کے مریض کی نبض کمزور لیکن تیز ہوتی ہے۔ آنکھ کی سفیدی کی رنگت سیپ کے موتی کی رنگت کی طرح ہوتی ہے۔ جس سے مرض کا مریض پر اثر انداز ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ زبان کی رنگت براؤن۔ سلیٹی رنگ لیئے ہوئے سفید ہوتی ہے اس پر گندی سی زرد رنگ کی میل چڑھی ہوتی ہے۔

زبان تشخیص میں بہت اہم رول ادا کرتی ہے۔

زبان دیکھ کر آپ بتا سکتے ہیں کہ غذا کس حساب سے ہضم ہو رہی ہے اگر زبان پر گہرا زرد یا سفید میل موجود ہے تو معدہ غذا ہضم نہیں کر رہا ہے۔ زردی مائل سرخ زبان یا چمکدار سرخ زبان جس کی سطح پر ہلکا سا میل ہو یہ ظاہر کرتی ہے کہ معدہ غذا کو ہضم کر رہا ہے اور زبان سرخ پلپلی سی گہری سرخ رنگت لئے ہو تو سمجھ لیں کہ مرض ترقی کر کے آخری درجہ تک پہنچ چکا ہے۔

علاج کے دوران اگر آپ یہ محسوس کریں کہ دوائیں استعمال کرانے پر مریض کا وزن بڑھ رہا ہے۔ اور سوکھا پن ختم ہو رہا ہے تو سمجھ لیں کہ علاج صحیح خطوط پر ہو رہا ہے۔ چاہے معمولی سا ہی فرق کیوں نہ پڑا ہو۔

مریض اب غذا پہلے کی نسبت زیادہ کھانے لگا ہے۔ اور جلن دار الٹیاں بھی پہلے کی طرح زیادہ نہیں ہوتیں۔ معدہ کی سوجن بھی پہلے سے کم ہے یہ تمام علامتیں صحت کی طرف روانگی کی علامتیں ہیں لیکن اس کے برعکس تیں ہو رہی ہیں۔ وزن کم ہوتا جا رہا ہے۔ جسم سوکھتا جا رہا ہے۔ معدہ کا ورم بڑھ گیا ہے مریض کے کھانے پینے میں کمی آ گئی ہے۔ درد مسلسل ہوتا ہے یہ تمام علامتیں مرض کی موجودگی ظاہر کرتی ہیں۔

نبض کی علامت ایک اہم علامت ہے بشرطیکہ آپ نبض گننے کے بجائے نبض کو پہچانتے ہیں۔ (نبض گننے کا کام ایک بچہ بھی کر سکتا ہے) نبض آپ کو مرض کے معدہ کی اندرونی حالت کے متعلق بتائے گی وہ کسی اور ذرائع سے نہیں معلوم ہو سکتا۔ جو کچھ مریض آپ کو زبانی بتائے گا (درد اور تکلیف) وہی آپ کو نبض بھی بتائے گی۔

مضبوط۔ بھرپور اور باقاعدہ چلنے والی نبض سے پتہ چلتا ہے کہ مریض میں مرض کے

Scanned by CamScanner

خلاف جدوجہد کرنے کی قوت موجود ہے۔ اگر آنکھوں کی سفیدی میں سیپ کے موتی سی جھلک کم ہے۔ اس کے معنی ہوں گے کہ مرض زیادہ نہیں۔ اگر آپ بغور ان علامات کا مطالعہ کریں تو آپ کے سامنے معدہ کی اندرونی حالت یوں ہو گی جیسے اپنی آنکھوں سے معدہ کو دیکھ رہے ہوں۔

زبان ۔ نبض اور آنکھوں کی علامات کو پڑھنے کی کوشش کریں مرض کی تشخیص کے لیے ان تینوں کے متعلق بھرپور علم رکھنا ضروری ہے کیونکہ یہ کلیدی علامات ہیں۔

اگر آپ زبان ۔نبض اور آنکھ سے کینسر کی تشخیص اور مرض کے اتار چڑھاؤ کو سمجھنے کے قابل ہو جاتے ہیں تو پھر آپ کو کسی اور آلہ کی ضرورت باقی نہیں رہ جاتی اور نہ ہی چوہوں ۔خرگوشوں اور مینڈکوں پر لیبارٹری ٹسٹ میں وقت ضائع کرنے کی ضرورت ہی باقی رہ جاتی ہے ۔

مجھے افسوس ہے کہ کالجوں میں اور سب کچھ تو پڑھایا جاتا ہے۔ لیکن نبض اور زبان سے تشخیص کا فن نہیں بتایا جاتا۔ اور اگر بتایا بھی جاتا ہے تو وہ کچھ اور ہی ہوتا ہے۔ جس سے بیمار آدمی کے مرض کی تشخیص نہیں ہو سکتی۔

آج سے عہد کر لیں کہ ہر مریض کی زبان اور نبض کا معائنہ ضرور کیا کریں گے پانچ سال مسلسل مریضوں کی زبان اور نبض کا معائنہ کرنے کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ زبان اور نبض سے تشخیص کر سکیں۔

علاج

معدہ کا کینسر قابل علاج ہے بشرطیکہ مریض اس قابل ہے کہ دوا اور غذا کھا سکے اور کینسر نے پورے معدہ کو لپیٹ میں نہیں لیا ہے لیکن اگر مریض اس وقت آیا جبکہ مرض کی انتہا ہو چکی ہے اور مرض کا آخری درجہ ہے تو پھر ہم کہیں گے یہ اب لاعلاج ہے۔

کینسر کے آخری درجوں میں معدہ کسی شے کو قبول نہیں کرتا ہر شے قے کے ذریعے باہر آ جاتی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس سٹیج پر مرض قابو میں آ جائے لیکن اس کے چانس بہت کم ہیں۔

Scanned by CamScanner

ہائڈراسٹس

معدہ کے کینسر میں ہائڈراسٹس کا استعمال نہایت مفید ہے۔ لیکن کب دوا ہوتی ہے اور اس کے استعمال کے لیے کیا علامات ضروری ہیں۔ یہ جاننا ضروری ہے۔

آنتوں میں ہوا بھر جاتی ہے۔ زبان چوڑی ہوتی ہے۔ زبان اور ہونٹوں پر شگاف ہوتے ہیں۔ زبان خشک ہوتی ہے جیسے جل گئی ہے۔ اور زبان پر زردی مائل سفید سی میل ہوتی ہے۔ زبان کا گوشت کچا سا نظر آتا ہے۔ گہری سرخ ہوتی ہے اور اس پر دانتوں کے نشان ہوتے ہیں۔ کھانا کھانے کے بعد طبیعت بیزار ہوتی ہے۔ خنازیری مریضوں میں آنکھوں سے گاڑھا مواد خارج ہوتا ہے اور آنکھیں دکھتی ہیں۔ اور آنکھوں کی رنگت اس طرح ہوتی جیسے یرقان میں آنکھیں ہوتی ہیں۔

تین علامتیں ایسی ہیں جن پر دوا کا انتخاب کرتے وقت زیادہ توجہ کرنے چاہیے۔ آنتوں میں گیس۔ زبان چوڑی اور کھانے کے بعد طبیعت کا بیزار ہو جانا۔

ہائڈراسٹس ix کے ہمراہ ایکیاٹک ایسڈ دس قطرے ix میں باری باری دیں۔

میں پہلے بھی لکھ چکا ہوں کہ کینسر کے سب کیس ایک جیسے نہیں ہوتے اور نہ ہی ایک ہی دوا سب کینسر کے مریضوں کے لیے شافی ہو سکتی ہے میٹریا میڈیکا کا گہرا مطالعہ کریں اور مریض کی علامات مرض کے ساتھ دوا کی علامات ملا کر بالمثل دوا تجویز کریں۔ کتابوں میں چاہے کچھ لکھا ہوا ہو آخری فیصلہ آپ نے کرنا ہے۔ جتنا آپ خاص مریض کے متعلق جانتے ہیں۔ کتاب لکھنے والا نہیں جانتا۔

"ڈاکٹر ہیرنگ گائڈنگ سمٹمز" (Hearing Guiding Symptoms) میں ہائڈراسٹس کے متعلق لکھتے ہیں۔

i - "ایک مریض کو پانچ یا چھ سالوں سے معدہ میں درد تھا"۔
قوت ختم ہو چکی تھی۔ فم معدہ بہت حساس تھا۔
چند ماہ ہوئے درد ناقابل برداشت ہو گیا تھا۔
بھوک ختم ہو چکی تھی۔ اور نیند بھی نہ آتی تھی۔ بار بار قے ہوتی تھی۔ دل کے قریب بے چینی سی تھی اور مستقل تھی دو انچ قطر کا سخت قسم کا ٹیومر تھا۔

ii - ۲۲ سال عمر کی غیرشادی شدہ عورت پستان کے کینسر میں مبتلا تھی۔

Scanned by CamScanner

iii۔ مس ... کو ایلوپیتھک ڈاکٹروں نے لاعلاج قرار دے دیا تھا۔ معدہ کا کینسر تھا۔

iv۔ نوجوان غیر شادی شدہ عورت دو سال سے ایلوپیتھک کے زیر علاج رہی تھی پستان کا کینسر تھا۔

v۔ مریضہ عمر ۴۵ سال کینسر کا ٹیومر تھا۔

vi۔ مریضہ عمر ۵۰ سال کئی سالوں سے کینسر میں مبتلا تھی۔

یہ سب کینسر کے مریض ہائیڈراسٹس کے استعمال سے شفایاب ہوئے۔

ایسٹیک ایسڈ

ایسٹیک ایسڈ معدہ کے کینسر کی ایک نہایت مفید اور اعلیٰ دوا ہے۔ اس کے مسلسل استعمال سے کینسر کے سیل (Cell) ختم ہو جاتے ہیں۔

ڈاکٹر "ہیرنگ گائیڈنگ سمٹر" میں لکھتے ہیں کہ یہ دوا پولی رس کے تحت قسم کے کینسر کے ٹیومر کی دوا ہے۔ مریض کو بھوک کم لگتی ہے۔ اور شدید جلن دار پیاس ہوتی ہے پیاس کے ساتھ ہونٹ خشک ہوتے ہیں۔ اور ہونٹ کا اوپر والا چھڑہ خشک ہو کر ٹکڑوں کی شکل میں اترتا رہتا ہے۔ بچوں میں دانت نکلنے کے زمانے میں آنتوں میں ورم ہوتا ہے۔

جگر کی بھی خرابیاں ہوتی ہیں۔ ہر قسم کی غذا قے کے ذریعے نکل جاتی ہے۔ جگر کی خرابی کی وجہ سے بصارت بھی کمزور ہوتی ہے زبان کی جڑ میں درد ہوتا ہے۔ زبان سرخ۔ جلن اور درد ہوتا ہے۔ عورتوں کو بچہ دانی سے خون آتا ہے۔ خون کی وریدیں پھول جاتی ہیں۔

ذیابیطس۔ استفاء اور مزمن اسہال کے ساتھ شدید پیاس ہوتی ہے۔

ڈاکٹر کینٹ لکھتے ہیں۔ اگر شدید پیاس موجود ہو تو اس دوا کے استعمال سے پیشاب میں شکر آنی بند ہو جاتی ہے ہچکی رکنے میں بھی اس دوا کی بہت شہرت ہے معدہ کے کینسر میں ix اندرونی طور پر کھلانی چاہیے۔ اور بیرونی طور پر ix میں کپڑا بھگو کر معدہ پر رکھنا چاہیے اور دن میں تین یا چار دفعہ یہ کپڑا بدل دینا چاہیے۔ یا اسی کپڑے کو ix کے محلول سے تر کر دینا چاہیے اور اس عمل کو کم از کم ایک ماہ جاری رکھنا چاہیے اس طرح اندرونی اور بیرونی علاج سے معدہ کے کینسر کے سیل (Cells) ختم ہو جاتے ہیں۔

بیرونی استعمال مسلسل جاری رہنا چاہیے۔ اور اسے کینسر کے علاج کا ایک ضروری

Scanned by CamScanner

حصہ سمجھنا چاہیے۔

بسمتھ

ڈاکٹر راہو نے لکھا ہے کہ اگر معدہ میں شدید تشنجی درد ہوں جلن ہو معدہ کے قریب ڈنگ لگنے کے درد ہوتے ہوں۔ معدہ حجم میں بڑھ گیا ہوں۔ اور نیچے کی طرف لٹک گیا ہو اور دائیں طرف نیچے والی پسلی اور ناف کے درمیان سخت سا ورم ہو۔

معدہ کے زیریں حصہ میں جو ڈیوڈینم کی طرف کھلتا ہے وہاں سخت چربی دار ٹیومر ہو۔ شکم میں ورم ہو اور بڑی آنت میں گیس کی گھڑگھڑاہٹ ہوتی ہو۔ جو بہت کم خارج ہوتی ہو لیکن جس کے خارج ہونے سے آرام آتا ہو۔ قے کچھ دنوں کے وقفہ سے ہوتی ہو جبکہ معدہ غذا سے بھر جاتا ہو۔ اور اس وقت قے کا سلسلہ سارا دن جاری رہتا ہو۔

صاف پانی کی سی قے بڑی آسانی سے ہو جاتی ہے۔ غذا کی قے چند دنوں کے بعد ہی ہوتی ہے جب غذا معدہ میں جمع ہو جاتی ہے۔ بسمتھ ۲x دینے میں آرام آجاتا ہے۔

بسمتھ کا کیس ا

ایک ۳۴ سالہ نوجوان کو معدہ اور آنتوں میں بے آرامی سی محسوس ہوتی تھی۔ اور کئی ہفتوں سے ٹھوس غذا نہیں کھا سکا تھا۔

ہر وقت سر میں ۔ شکم میں بازوؤں اور ٹانگوں میں درد جاتا تھا بڑی بے چینی تھی۔ پاخانے بعض دفعہ نرم ہوتے اور کثیر مقدار میں خون ملا پانی خارج ہوتا تھا۔ شدید جسمانی کمزوری تھی۔ سرد پانی پینے کی شدید پیاس تھی۔

آرسنک اور نکس وامیکا سے فائدہ نہ ہوا۔

بسمتھ تین خوراکیں دی گئیں۔ چار ہفتوں میں مکمل صحت یاب تھا۔

(ڈاکٹر اے۔ ای۔ سال)

کیس نمبر۲

مریضہ عمر ۲۰ سال بلغمی اور اعصابی مزاج کی تھی۔ آنکھیں اور بال سیاہ۔ سبز بحس کا شکار۔ سر میں درد رہتا تھا دل میں دھڑکن۔ دل ڈوبا ہوا محسوس ہوتا۔ معدہ میں درد رہتا

Scanned by CamScanner

تھا۔ اور یہ درد اکثر ناشتہ کے فورا بعد ہوتا تھا۔ جو ایک گھنٹہ سے تین گھنٹہ تک رہتا تھا۔ اور بعض دفعہ تو نہایت شدید ہوتا تھا۔ اور ساتھ ہی الٹیاں شروع ہو جاتیں سرد پسینہ آجاتا۔

بسمتھ دوا طاقت میں دی گئی ۔ فائدہ نہ ہوا۔

خام‘ بسمتھ دو گرین فی خوراک کھانے سے قبل کھلائی گئی فوری طور پر افاقہ ہو گیا۔

(ڈاکٹر ایچ ۔ بی۔ کلارک)

کالو سنتھ

معدہ میں سوئی چبھنے کے سے درد ہوتے ہوں اور درد معدہ سے گولی کی طرح آنتوں میں جاتے ہوں۔ مریض درد سے دہرا ہو جاتا ہو اور پیٹ کو پکڑ کر آگے کی طرف جھک جاتا ہوتو کالوسنتھ دیں‘ دس قطرے ایک گلاس پانی میں ملا کر ہر ایک گھنٹہ کے وقفہ سے ایک چائے کا چمچہ پلائیں۔

تجربہ بتاتا ہے۔ کالو سنتھ کی شکم کی علامات ہوں تو Ø سے لے کر ۳۰ طاقت اپنا کام کرتی ہے۔

ڈائی سکوریا

جب معدہ گیس سے بھرا ہوا ہو اور پیچھے کی طرف مڑنے سے آرام آتا ہو (کالو سنتھ کی شکم کی علامات کے برعکس‘ ڈائی سکوریا چاہیے ہوتی ہے۔

نکس وامیکا

جبکہ معدہ سے کھٹی سی رطوبت قے کے ذریعے خارج ہوتی ہو۔ مریض چڑچڑا ہوتا ہے۔

کنڈورنگو

جبکہ معدہ میں شدید تشنجی درد ہو۔ اور منہ کے کونوں میں شگاف ہو۔ ہونٹوں کے دونوں طرف کے زاویے جہاں اوپر اور نیچے کا ہونٹ ایک دوسرے سے ملتے ہیں۔ وہاں پر چیر سا بن جاتا ہے اور یہ کنڈورنگوں کے کینسر کی مخصوص علامات ہے۔

Scanned by CamScanner

تشنجی درد رات کو زیادہ ہوتے ہیں۔

S, 2x قطرے ہر تین گھنٹہ کے بعد دیں۔

انگلینڈ کے ڈاکٹر جے کمپٹن برنٹ نے کنڈورنگو پر تجربات کئے ہیں اور وہ لکھتے ہیں۔

جہاں کنڈورنگو معدہ کے کینسر کی دوا ہو گی وہاں منہ کے کنارے پر شگاف ضرور ہو گا۔

آرنیتھو گیلم

معدہ میں شدید درد۔ معدہ کا کینسر۔ آنتوں کا کینسر خاص کر اندھی یا کانی آنت (Caecum) کا کینسر

اس دوا کا خاص اثر معدہ کے دوسرے سرے پر ہوتا جہاں پر غذا معدہ سے چھوٹی آنت میں داخل ہوتی ہے (Polyrus) آنت جب سکڑتی ہے تو شدید درد ہوتا ہے۔ ڈوڈینم اس کی وجہ سے پھیل جاتا ہے۔

معدہ کا زخم (السر) جس کے ساتھ خون بھی آتا ہوتے میں پسی ہوئی کافی کی طرح مواد خارج ہوتا ہے۔ معدہ میں گیس گولے کی طرح ایک طرف سے دوسری طرف جاتی ہے شدید کمزوری۔ ناتوانی۔ اور طبیعت اداس رہتی ہے۔

لمبے وقفے کے بعد Ø کی واحد خوراک دی جاتی ہے۔

آرنیتھو گیلم کا کیس

ڈاکٹر آر۔ ٹی اکوپر نے اپنی کتاب "کینسر اینڈ کینسر سمپٹمز" میں کینسر کے بہت سے کیسوں کا ذکر کیا ہے جو آرنیتھو گیلم سے شفایاب ہوئے ہیں۔ آرنیتھو گیلم کی شکل لہسن کی سی ہوتی ہے اور اس کا دوسرا نام "سٹار آف بیتھلم" بھی ہے۔

ڈکشنری آف میٹریا میڈیکا جلد دوئم میں ڈاکٹر کلارک نے ڈاکٹر کوپر کے ہاتھوں آرنیتھو گیلم سے صحت پانے والے ایک مریض کا ذکر کیا ہے۔

آرنیتھو گیلم کا کیس ۱

جارج عمر ۴۰ سال معدہ کے کینسر میں مبتلا تھا اور کینسر کے ہسپتال میں پیٹ چاک کیا جا چکا تھا۔ لیکن اپریشن اس وجہ سے نہ کیا گیا کہ زخموں کی بری حالت تھی اور یہ ممکن نہ

Scanned by CamScanner

تھا کہ بیماری میں تمام حصہ یوں کاٹ دیا جاتا۔

کوپر نے مریض کو پہلی دفعہ اس وقت دیکھا جب کہ وہ بستر میں پڑا درد سے کراہ رہا تھا اور کوئی شے معدہ میں نہ ٹھہرتی تھی۔ مشروب کے معدہ میں جانے سے حالت خراب ہو جاتی تھی۔

درد رات کو شدید ہوتے تھے۔ درد معدہ سے شروع ہو کر دونوں کندھوں کے درمیان پہنچتے تھے۔ اور وہاں سے ہاتھوں تک چلے جاتے تھے۔ یوں محسوس ہوتا جیسے لوہے کی بنی ہوئی اینٹ معدہ اور چھاتی میں گھسیڑی جا رہی ہے۔ پردہ شکم سے پیچھے صاف گھڑگڑاہٹ ہوتی ہوئی نظر آ رہی تھی اور وہاں سے جوف شکم کی طرف جاتی تھی۔

زبان سرخ تھی اور زبان کے جڑ پر میل جما ہوا تھا۔

پاخانہ سخت تھا کبھی کبھار دست ہو جاتے تھے۔

مریض کا باپ بھی ۷۳ برس کی عمر میں معدہ کے السر میں مبتلا ہو کر مرا تھا کوپر نے مریض کو ۲۳ جولائی کی شام کو آرنیتمو ٹیکم کی واحد خوراک کھلا دی۔

مریض کو دوا کھانے کے بعد شدید درد معدہ ہوا۔

صبح کے ۳ بجے اور دوپہر ایک بجے رفع حاجت کے وقت درد نے پاگل بنا دیا۔ ۳ بجے صبح سے مریض کاربوویج ایک ہزار کی ایک گرین دوا ہر تین گھنٹہ کے وقفہ سے لے رہا تھا ۲۶ جولائی کو کاربوویجی کا استعمال بند کر دیا۔

۲۷ جولائی کو گندہ سا مادہ قے کے راستے خارج ہونا شروع ہوا جس سے بہت افاقہ ہوا۔

ڈاکٹر کوپر کا خیال تھا کہ آرنیتمو گیلم نے مرض کی جڑ کاٹنی شروع کر دی تھی لیکن کاربوویجی کے دینے سے آرنیتمو گیلم کا فعل رک گیا تھا لہٰذا ۲۸ جولائی کو مریض کو آرنیتمو گیلم کی دوسری خوراک استعمال کرائی گئی۔

دوا معدہ کے اندر جانے کے فوراً بعد ہی سیاہ جیلی کی طرح کا رقیق مادہ قے کے رستہ باہر نکلنا شروع ہو گیا۔ جس کے نکلنے سے درد میں بے حد افاقہ ہوا اور عام حالت بھی بہتر ہو گئی اور اس کے بعد مریض کی صحت بحال ہوتی گئی۔

۹ ستمبر کو تیسری خوراک Ɓ میں دی گئی۔

Scanned by CamScanner

۱۸ ستمبر کی رپورٹ تھی کہ مریض رات کو آرام کی نیند سویا ہے بائیں طرف پاؤں میں اور ٹانگوں میں درد ہے۔ لیکن اس قدر شدید نہیں معدہ میں معمولی سا درد ہے اور کچھ ورم بھی ہے۔

ایک اور خوراک دی گئی اور اس کے اثر سے ڈاکٹر کوپر کے اس خیال کی تصدیق ہو گئی کہ زہریلے اثر کے مادہ سے دور ہونے پر معدہ کے راستے پر زیادہ بوجھ پڑا ہے۔

چند دنوں کے بعد مریض ڈاکٹر کوپر کے پاس آیا اور سہا ہوا تھا اور پتلون کا پانچا اٹھا کر ٹانگوں کی خوفناک حالت دکھائی' ٹانگیں سوج گئیں تھیں اور سرخ رنگ کے دھبے اور لکیریں پڑ گئیں تھیں' جن کا رخ نیچے کی طرف تھا۔

میرا خیال تھا کہ کینسر کے زہر کے اس قدر جلد ختم ہو جانے کی وجہ سے ایسا ہوا ہے۔ جب میں نے کہا کہ وہ کیوں بغیر مجھ سے دوا لئے ہسپتال سے چلا گیا تھا تو مریض ذرا پریشان سا ہو گیا۔

سوائے اپریشن کے باقی رہنے والے نشان کے مریض کو ہر طرح صحت مند پایا۔

کیس نمبر II

جن دنوں میں نارتھ لندن میں پریکٹس کرتا تھا۔ کینیا کی ایک مسلمان لڑکی جو اب برطانوی شہریت اختیار کر چکی ہے۔ میرے پاس معدہ کے کینسر کے علاج کے لیے آئی۔

مریضہ نے بتایا کہ معدہ میں درد رہتا ہے اور اکثر قے ہو جاتی ہے۔ پسی ہوئی کافی کی رنگت کا اخراج ہوتا ہے۔

مریضہ کی عام صحت کمزور تھی۔ زبان کی جڑ میں زرد رنگ کی میل جمی ہوئی تھی۔

کسی دفتر میں کام کرتی تھی اور چائے اور کافی دن میں کئی مرتبہ پینے کی عادی تھی۔

میں نے چائے کافی اور اس قسم کا کوئی مشروب جو معدہ میں حدت پیدا کرے پینے کی ممانعت کر دی۔ گوشت کھانے سے بھی منع کر دیا۔ آرینتھو گیلم کی واحد خوراک کھلا دی۔

دوسرے دن بعد دوپہر مریضہ نے ٹیلی فون پر بتایا کہ دوا کھانے سے اس کی حالت غیر ہو گئی۔ شدید درد ہو رہا ہے اور دوا کھانے سے قبل قے جو کبھی کبھار ہوتی تھی لیکن آج مسلسل صبح سے قے ہو رہی ہے ڈاکٹر کوپر کا (کیس نمبر1) میری نظروں سے گزر چکا تھا۔ سچ تو یہ ہے کیس پڑھ کر مجھے آرینتھو گیلم کا خیال آیا تھا اور مجھے امید نہ تھی کہ مریضہ صحت

Scanned by CamScanner

یاب ہو جائے گی۔ میں نے تسلی دی اور سمجھایا کہ بس ایک دو دن درد برداشت کر لو۔ ساری عمر کے لئے معدہ کے کینسر نجات مل جائے گی۔

میں یہ بتانا بھول گیا کہ میرے پاس آنے سے قبل لندن کے ایک ایلوپیتھک ہسپتال میں اس کا علاج ہو رہا تھا۔ ایکسرے سے اور دوسرے لیبارٹریز ٹسٹ سے یہ تشخیص ہو چکی تھی کہ مریضہ کے معدہ میں زخم ہو چکے ہیں ایک ماہ بعد اپریشن کی تاریخ بھی مقرر ہو چکی تھی۔

مریضہ اپریشن سے گھبراتی تھی اس لئے میرے پاس مشورہ علاج کے لئے آئی تھی۔

ایک ہفتہ کے بعد وہ دوبارہ میرے پاس آئی۔ درد بہت حد تک کم ہو چکے تھے ۔ قے بالکل نہ ہوتی تھی۔ عام حالت بہتر تھی۔ چہرے کی رنگت جو پہلے زرد سی تھی اور جس پر مردنی چھائی ہوئی تھی اب اس پر سرخی سی آ گئی تھی ۔

کوئی دوا نہ دی گئی صرف شوگر آف ملک کی گولیاں نفسیاتی طور پر تسلی کے لئے دی گئیں اور ہدایت کی کہ ۵ گولیاں دن میں تین دفعہ ہر کھانے کے بعد کھا لیا کرے ۔

ایک ماہ کے بعد مریضہ مجھے ملنے آئی اس نے بتایا کہ اب وہ بالکل صحت مند ہے نیز مقررہ تاریخ پر وہ ہسپتال گئی تھی۔ ڈاکٹر نے اپریشن سے قبل دوبارہ ایکسرے لیا اور وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ معدہ پر زخم بالکل نہیں ہے ایکسرے کی فلم صاف معدہ کی تصویر دکھا رہی تھی ۔ اس نے لڑکی سے پوچھا۔ تم نے گذشتہ ایک ماہ کے دوران کوئی اور دوا کھائی۔ لڑکی نے بتایا کہ وہ اس دوران ہومیوپیتھک دوا کھاتی رہی ہے۔

آپ کو پتہ ہے ڈاکٹر نے کیا جواب دیا۔ Nonsense, we don t believe Homoeopathy

مجھے اس پڑھے لکھے لیکن ہومیوپیتھی سے جاہل انگریز ڈاکٹر کے اس جملے پر تعجب نہ ہوا اس لئے کہ جب انسان مادی مشینوں سے دیکھنے کا عادی ہو جاتا ہے تو اس کی روحانی آنکھ بند ہو جاتی ہے۔

(ڈاکٹر سید شفقت حسین جعفری)

کیس نمبر III

ڈاکٹر کاشی رام نے انسائیکلوپیڈیا آف ہومیوپیتھک ڈرگس میں ڈاکٹر کوپر کا آرنیتھو کا ایک کیس نقل کیا ہے۔

Scanned by CamScanner

"ڈاکٹر کوپر آرنیتھو گیلم کے متعلق لکھتے ہیں میں نے یہ علم کہ یہ دوا کینسر میں فائدہ کرتی ہے۔ اس طرح حاصل کیا کہ ایک مریضہ عمر ۵۳ سال نے جو دموی مزاج کی تھی اور جس کا ہاضمہ کمزور تھا۔ کئی بار ذات الجنب کا شکار ہو چکی تھی۔ دق السل کا بھی اس کے متعلق شک تھا۔ ہاضمہ اس قدر خراب تھا کہ خوراک کی خوشبو بھی برداشت نہ کر سکتی تھی۔

اس دوائی کی ایک خوراک دوپہر کے وقت کھلائی۔ اس کو معدہ اور آنتوں میں نفخ پیدا ہو گیا۔ جس کی وجہ سے اس کو متعفن ڈکاریں آنے لگیں نفخ اس قدر زیادہ تھا کہ بیچاری کو اپنے کمر کے کپڑے ڈھیلے کرنے پڑے۔ اس کے ساتھ اسے بے حد دماغی اور جسمانی کمزوری محسوس ہونے لگی یہاں تک کہ خودکشی کی رغبت بھی پیدا ہو گئی۔ رات بھر متلی اور قے رہی۔ سینہ اور معدہ میں بھی درد اور خالی پن معلوم ہوتا تھا۔ جس کا احساس کئی روز تک متواتر ہوتا رہا۔ مگر جوں جوں وقت گزرتا گیا۔ مریضہ اچھی ہوتی گئی اور مریضہ کی نہ صرف ہاضمہ اور معدہ کی شکایت دور ہو گئی بلکہ جسمانی طور پر مریضہ بالکل تندرست ہو گئی۔"

آرنیتھو گیلم ذکی الحس آدمیوں کے اندر پہنچ کر فوراً پانی اور رس میں اینٹھن اور سکڑن پیدا کر دیتا ہے۔ آنتوں میں ریاح سے ابھار پیدا ہو جاتا ہے اور جب غذا پانی اور رس سے آنتوں میں جانے لگتی ہے تو حد درجہ کا درد ہوتا ہے۔

نوٹ۔ آرنیتھو گیلم Ⓠ کی واحد خوراک دیتے ہیں اور لمبے عرصے تک انتظار کیا جاتا ہے اور اس وقت تک نہیں دہرائی جاتی جب تک کہ پہلی خوراک کا اثر مکمل طور پر زائل نہ ہو جائے۔

کیس نمبر IV

"یہ کیس بھی ڈاکٹر کوپر کا ہے ایک ۵۰ سالہ بڑھیا کے متعلق لکھتے ہیں کہ مریضہ کی بن معدہ کے کینسر سے مری تھی۔"

مریضہ کو بھی پندرہ سال قبل خون کی قے ہوئی تھی۔ اس وقت سے کبھی کبھار درد شکم ہو جاتا تھا۔

موجودہ علامات یوں تھیں۔

معدہ میں درد۔ متلی کے ساتھ دن میں تین بار قے ہوئی تھی۔ جسم کے ہر عصب

Scanned by CamScanner

میں بوجھ کبھی ایک حصہ میں اور کبھی دوسرے حصہ میں کھانے کے بعد کبھی کبھار یا خالی پیٹ ہونے پر سینہ میں درد ہوتا تھا ریاح میں زیادتی تھی اور کبھی کبھی شکم کے نچلے حصہ میں ورم کا احساس ہوتا تھا۔ کلیجہ جلتا تھا اور ابکائیاں ہوتی تھیں۔ درد کی وجہ سے اچھی طرح نیند بھی نہ آتی تھی۔ قبض رہتی تھی آرنیتھو گیلم (ا) ایک قطرہ دوا ٦ نومبر کو دی گئی۔ ١٣ نومبر کو مریضہ کا معائنہ کیا گیا تکلیف کم ہو چکی تھی۔ قے بھی بند ہو گئی تھی۔

لیکن ایک نئی شکایت پیدا ہو گئی کہ رات کو مریضہ پسینہ کی حالت میں جاگ جاتی تھی یہ شکایت بھی ٢٧ تاریخ تک ختم ہو گئی اب درد میں بہت افاقہ تھا لیکن درد شروع ہونے سے قبل مریضہ سرد ہو جاتی تھی۔

٢٧ نومبر کو دوسری خوراک دی گئی۔ دوا کھانے کے دوسرے دن مریضہ کو اسہال شروع ہو گئے ہیں اور مریضہ دن بدن اچھی ہوتی گئی۔ یہاں تک کہ وہ دوا کی چند خوراکوں سے بالکل شفایاب ہو گئی۔

میں سمجھتا ہوں کہ آرنیتھو گیلم کے چار کیس پڑھ کر آپ کم از کم آرنیتھو گیلم کے مریض کو ضرور پہچان جائیں گے اور آپ کو یہ بھی نہ بھولنا چاہئے کہ اس دوا کے کھانے میں دو چار دن شروع میں درد اور تکلیف میں شدید اضافہ ہو جاتا ہے آپ کو بالکل گھبرانا نہیں چاہئے اور مریض کو یقین دلا دیں کہ اب اس کی شفا کی امید پیدا ہو گئی۔ ورنہ آج کل کے فوری آرام چاہنے والے مریض بھاگ کر کہیں اور چلیں جائیں گے اور مریض کبھی بھی دوا سے صحت یاب نہ ہو سکے گا اس لئے دوا دینے سے قبل مریض کو اعتماد میں لینا نہایت ضروری ہے میں نے معدہ کے کینسر کے چار عدد کیس صرف آرنیتھو گیلم سے صحت یاب کئے ہیں۔ مریضوں کو دوا کھانے سے اچھی طرح دوا کا ایکشن اور ردعمل ذہن نشین کرا دیا گیا لہٰذا وہ علاج ادھورا چھوڑ کر چلے نہیں گئے۔

ڈاکٹر ایلے جی جون۔ ایم ڈی (امریکہ) "کینسر اس کی وجہ علامات اور علاج" میں ایک کینسر کا کیس بیان کرتے ہیں۔

"ریاست پنسلوانیا (امریکہ)" سے ایک شخص میرے پاس کینسر کے علاج کے لئے آیا مریض ایک سال سے بیمار تھا سنلوشی (نیویارک) کے تین نامور ڈاکٹر اس کا معائنہ کر چکے تھے۔ میرے زیر علاج ہوتے ہوئے بھی وہ عمر رسیدہ تجربہ کار ڈاکٹر جن کی تیس (٣٠) تیس

Scanned by CamScanner

(۳۰) سال پریکٹس ہو چکی تھی مریض کا معائنہ کر چکے تھے۔ سب نے متفقہ طور پر معدہ کا کینسر تشخیص کیا تھا لہٰذا مجھے شک میں پڑنے کی ضرورت نہ تھی۔

جب وہ پہلی دفعہ میرے پاس علاج کے لئے آیا اس کے اعصاب بہت کمزور ہو چکے تھے اور اس کا وزن ۲۱۵ پونڈ سے کم ہو کر ۱۳۰ پونڈ ہو گیا تھا معدہ کا معائنہ کرنے پر معلوم ہوا کہ ایک انچ بلند اور دو انچ قطر میں معدہ میں ٹیومر ہے جو معدہ کے دوسرے سرے پر (Polyrus) کے قریب ہے اور ہاتھ لگانے سے بڑا حساس ہے۔

مریض اس جگہ پر نہ ہاتھ لگا سکتا تھا اور نہ ہی کپڑے کا بوجھ برداشت کر سکتا تھا اس کی نبض کینسر کی نبض تھی نیسز آنکھوں کی رنگت سے پتہ چلتا تھا کہ کینسر نے مریض کی صحت برباد کر دی ہے کئی سالوں سے معدہ کی تکالیف میں جلتا تھا۔

مریض کو نزلہ کی شکایت کے علاوہ ریڑھ کی ہڈی میں اجتماع خون بھی تھا۔ ایسنک ایسڈ "IX" قطرے میں تین بار دیا گیا۔ ہائڈراسٹس ۲۰ قطرے ہر چار گھنٹہ بعد باری باری استعمال کرائے جاتے رہے۔

دو ماہ کے عرصہ کے بعد شکم کا اچھی طرح سے معائنہ کیا معدہ میں ٹیومر کا کوئی نشان باقی نہ تھا۔

ایک دفعہ مریض نے معدہ میں ایک ہی مقام پر جلن دار دردوں کی شکایت کی آرسنک ۳ قطرے دن میں تین بار استعمال کرائی گئی مریض نے آرسنک صرف ایک ہفتہ استعمال کی کیونکہ جلن اور درد غائب ہو گئے تھے۔

قے کے لئے میں نے نکس وامیکا ۲x میں استعمال کرائی' قے میں صرف صاف پانی کا اخراج ہوتا تھا۔ ایک ماہ مسلسل ایسنک ایسڈ میں پٹی تر کر کے بیرونی طور پر معدہ کے ابھار پر رکھی جاتی تھی۔

اب اسکا وزن ۱۷۰ پونڈ ہو گیا تھا اور اسکے قد کے مطابق بالکل نارمل وزن ہے۔ معدہ میں سوئی چبھنے کے سے اور جلن دار درد بھی نہیں ہوتے ہیں۔

معدہ میں ٹیومر کی بڑھوتری ختم ہو گئی ہے رات کو میٹھی نیند سوتا ہے دن میں تین دفعہ کھانا کھاتا ہے۔

اسے غذا میں احتیاط کرنے کو اور اچھے موسم میں دو سے تین میل روزانہ پیدل چلنے

Scanned by CamScanner

کی تاکید کی گئی۔ اسے کبھی غذا کی قے نہیں ہوئی اور کبھی ہوئی بھی تو صاف پانی منہ کو چڑھ آیا جو مریض تھوک دیتا ہے۔ اب نبض بھی بہتر ہے اور آنکھوں میں قدرتی چمک بھی دکھائی دیتی ہے۔ موجودہ حالت کو سامنے رکھتے ہوئے میں توقع کرتا ہوں کہ مسلسل افاقہ ہوتا جائے گا۔

معدہ کے کینسر کے مریض کی غذا

یہ تو ہم سب ہی جانتے ہیں کہ معدہ کو بہت زیادہ استعمال کیا گیا۔ اور معدہ میں زخم ہو چکے ہیں۔ ٹھوس غذا زخموں سے ٹکرائیں گی تو لامحالہ درد بھی ہو گا۔ معدہ میں غذا پڑی رہے گی مریض کی زبان پر مسلسل نظر رکھیں یہیں سے پتہ چلتا رہے گا معدہ غذا ہضم کرتا ہے یا نہیں رنگ بھی قدرتی گلابی ہو۔ زبان پر میل بھی نہ ہو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ مریض کو غذا صحیح طور پر ہضم ہو رہی ہے۔

معدہ کے کینسر یا زخم کے آخری درجہ کے کیسوں میں جب معدہ میں کوئی غذا نہیں ٹھہر سکتی مریض آپ کو بتائے گا کہ وہ کوئی شے نہیں ہضم کر سکتا حتیٰ کہ دودھ بھی۔

تھوڑا سا دودھ فرج میں رکھ کر ٹھنڈا کر لیں۔ اور ایک بوتل میں ڈال کر خوب ہلائیں جھٹکے دیں۔ اس میں سے ایک چمچ دودھ مریض کے منہ میں ڈال دیں اگر یہ اندر چلا جائے تو گھنٹہ دو گھنٹہ کے بعد ایک اور چمچ (ٹیبل سپون) پلا دیں۔

آہستہ آہستہ دودھ کی مقدار بڑھاتے جائیں۔ آپ دیکھیں گے کہ فرج کا ٹھنڈا کیا ہوا دودھ مریض کو ہضم ہو جائے گا جبکہ کوئی اور غذا ہضم نہ ہو گی جب معدہ ذرا طاقت پکڑ جائے تو تھوڑا سا پھلوں اور سبزیوں کا جوس بھی دے سکتے ہیں۔ اور یخنی بھی۔

بعد میں معدہ کے طاقت پکڑ لینے پر چوزے کا شوربہ یا بکری کے گوشت کا شوربہ پی سکتا ہے مرچیں نہ ہوں تو بہتر ہے ورنہ برائے نام نمک مرچ ملا سکتے ہیں۔ لیکن گرم مصالحہ ادرک اور اس قسم کی گرم چیزیں سالن میں نہ ڈالی جائیں۔

مریض خود طے کرے گا کہ کس قسم کی غذا اس کے لیے مفید ہے۔

چائے یا کافی پر X کا نشان ڈال دیں۔ معدہ کے کینسر یا زخم کے مریض کیلئے چائے

Scanned by CamScanner

کافی شجر ممنوعہ ہیں اور اگر مریض منع کرنے پر باز نہ آئے تو مریض جلد شفایاب نہ ہوگا۔

مریض کو ممنوعہ غذا کی لمبی لسٹ نہ دیں۔ ورنہ وہ ڈر کے مارے کچھ کھائے گا ہی نہیں اور اگر نہیں کھائے گا تو جسم میں خون پیدا ہو کر قوت مدافعت کہاں سے آئے گی۔ مریض کا وزن کیسے بڑھے گا۔ وزن کا بڑھنا ایک ایسی علامت ہے جو بتاتی ہے کہ مریض شفایاب ہو رہا ہے۔

تلے ہوئے انڈے تلی ہوئی مچھلی یا اور غذا جس میں گھی یا چربی زیادہ ہو منع ہے

مریض کے کسی غذا کے کھانے پر شکم میں گیس پیدا ہوتی ہو تو یہ اس بات کی علامت ہوگی کہ یہ غذا مریض کو راس نہیں۔

چائے یا کافی کی بجائے کھانے کے ساتھ دودھ کا استعمال بہتر ہے۔

نشہ آور چیزوں سے قطعی پرہیز لازم ہے۔

آنتوں کا کینسر

آنتوں کا کینسر زیادہ تر ۴۰ سال سے ۶۰ سال کی عمر میں پایا جاتا ہے۔ معدہ کا کینسر عام طور پر مردوں میں ہوتا ہے۔ بڑی آنت پر حملہ پہلے ہوتا ہے۔ پاخانے کی نالی دوسرے نمبر پر مقعد تیسرے نمبر پر کافی آنت چوتھے نمبر پر اور پانچویں نمبر پر بڑی آنت کا وہ حصہ آتا ہے جہاں پر سے کہ امعاء مستقیم شروع ہوتی ہے چھوٹی آنت کی باری سب سے آخری میں آتی ہے۔ ڈوڈینم اور چھوٹی آنت کا بڑی حصہ یا خالی حصے (Jejunum) کے کینسر کی علامات وہی ہوتی ہیں جو معدہ کے آخر والے حصے پائی لورس کی ہوتی ہیں۔

قے کی صورت میں پسی ہوئی کافی کی رنگت کا مواد خارج ہوتا ہے ٹیومر حرکت کر سکتا ہے اور اس میں تپکن ہوتی ہے۔ پتہ چل جاتا ہے پائی لورس کا کینسر ہے صفراوی نالی میں رکاوٹ پیدا ہو جانے کی وجہ سے اس طرح کی معدہ کی اور ذہنی علامات پیدا ہو جاتی ہیں کہ پتہ چل جاتا ہے۔

آنتوں میں رکاوٹ اور اسہال پہلی علامت ہے۔ ہو سکتا ہے آنتوں میں ٹیومر ہو' آپ ٹٹول کر ابھری سخت جگہ کی نشاندہی کر سکتے ہیں اور پتہ چلا سکتے ہیں کہ ٹیومر آنتوں کے کونسے حصے میں ہے۔

Scanned by CamScanner

پائی رس کے کینسر میں معدہ کی رکاوٹ۔ ابکائیاں زیادہ نمایاں علامات ہیں اور مرض کی ابتداء میں ہوتی ہیں۔

ڈوڈنیل ٹیومر ہو تو یرقان کی طرف رجحان ہوتا ہے۔ (آنکھوں کی سبزی مائل زرد رنگ ہوتی ہے) اور اگر مرض بڑھا ہوا ہو تو خون بھی جاری ہو جاتا ہے۔ اگر بڑی آنت کے اس حصہ پر ٹیومر ہو جہاں پر سے آمعائے مستقیم شروع ہوتی ہو تو بائیں طرف کی ٹانگ میں دباؤ کی وجہ سے استسقاء بھی ہو سکتا ہے۔

پاخانہ کم اور رسی کی طرح کا بندھا ہوا خارج ہوتا ہے جس میں خون اور پیپ کی ملاوٹ بھی ہو سکتی ہے مختلف جگہوں پر جلن دار درد ہوتے ہیں صفرادی قے ہوتی ہے۔ درد عام طور پر تکونہ ہڈی پر ہوتے ہیں اور وہاں سے شیاٹکا کے عصب کے ساتھ ساتھ نیچے پاؤں تک آتے ہیں۔

علاج

چونکہ معدہ اور آنتوں کا آپس میں غذا ہضم کرنے میں گہرا ربط و تعاون ہے۔ لہذا آنتوں کے کینسر میں بھی کم و بیش وہی ادویات استعمال ہوتی ہیں جو معدہ کے کینسر کے لیے استعمال ہوتی ہیں۔

ایسٹک ایسڈ

اگر کہیں جگہ سوجی ہوئی دکھائی دے۔ اور ٹیومر محسوس ہوتا ہو وہاں پر ایسٹک ایسڈ ix کپڑے میں بھگو کر ورم والی جگہ پر مسلسل رکھیں اور جب خشک ہو جائے تو دوبارہ گیلا کر کے لگا دیں۔

آنتوں کے معدہ کے کینسر میں قبض ایک بڑی رکاوٹ بن جاتی ہے۔

قبض دور کرنے کے لیے مریض کی علامت کے مطابق دوا تجویز کر کے دیں۔

مندرجہ ذیل کمبو بھی استعمال کر سکتے ہیں۔

Rx

Podophyllum- ø

Scanned by CamScanner

Nux V ix

Colocynth ix

Capsicum ix

قطرے چار اونس پانی میں ملا کر دن میں تین دفعہ۔

بڑی تنت کے اس حصہ کے کینسر میں جہاں پر سے کہ امعائے مستقیم شروع ہوتی ہے۔ (Sigmoid) شدید ناقابل برداشت درد اور جلن ہوتی ہو تو سپائی جیلیا دوا ہوتی ہے

سپائی جیلیا۔ ڈاکٹر ہانس لکھتے ہیں کہ سپائی جیلیا نہایت خطرناک امراض کو دور کر سکتی ہے۔ سپائی جیلیا کے دردوں کی نوعیت سوئی چبھنے کی سی، جیسے کانٹا چبھو دیا جاتا ہے۔ جلن دار اور گولی لگنے کی سی ہوتی ہے پاخانہ میں غیر ہضم غذا کے ٹکڑے خارج ہوتے ہیں۔

پاخانے بڑبڑے سے ہوتے ہیں صبح کو دو دفعہ پاخانہ ہوتا ہے اور شام کو ایک دفعہ۔

کالوستھ

اگر سوئی چبھنے کے سے درد تمام نسوں میں ہوتے ہوں تو کالوستھ مفید ہے (2x)

آرسنک

مریض سوکھتا جا رہا ہوں مقعد میں جلن ہوتی ہو بغیر درد کے پانی کے سے پتلے دست جاری ہوں اور ان میں شدید بدبو آتی ہو چیم آرسنک (3x) سے فائدہ ہوتا ہے۔ بار بار پانی کی پیاس ہوتی ہے۔

صبح سویرے کے دست جو کہ اس بیماری میں اکثر ہوتے ہیں نیوفرلیوٹا (2x) میں استعمال کرائیں۔

ٹیومر پر اثر انداز ہونے کے لیے ایسٹک ایسڈ ix دینی چاہیے۔

ایپس ملفیکا

ڈاکٹر راہو شدید درد کو کم کرنے کے لیے ایپس کی سفارش کرتے ہیں۔

Scanned by CamScanner

ایک کیس مقعد کے سخت ٹیومر کا ایکیس سے شفایاب ہوا ہے ڈاکٹر اے۔ آر۔ مورگن لکھتے ہیں۔ ایک مریض کو مبرز میں رطوبت جاری تھی۔ خون بہتا تھا اور مسلسل چھکن دار درد تھا۔ بلیکس ۳۰ سے شفایاب ہوا۔

ڈاکٹر جون ایچ کلارک ایم ڈی کیور آف ٹیومرز بائی میڈ۔سنز میں لکھتے ہیں کہ پستان کے کینسر کا بڑی آنت کے کینسر سے بھی تعلق ہو سکتا ہے۔

ڈاکٹر ایگزنڈر نے برٹش ہومیوپیتھی سوسائٹی کے اجلاس میں ایک عورت کا پستان کے کینسر کا کیس پڑھ کر سنایا جس میں وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت کے پستان میں ٹیومر تھا اور وہ وہاں پہلے موجود نہ تھا مریضہ بڑی آنت کے ورم میں مبتلا تھی۔ علاج کرنے پر وہاں سے ورم ختم ہو گیا اور پستان میں ٹیومر پیدا ہو گیا اور اگر بڑی آنت کا ورم پیدا ہوتا تو پستان کا ٹیومر سائز میں کم ہو جاتا اس کیس میں مرض کی علامات ہر مرتبہ بدل جاتیں اور بڑی آنت اور پستان کے درمیان گھومتی رہتی تھیں۔

اس کے یہ معنی لیے جا سکتے ہیں کہ بڑی آنت کے ورم میں اور پستان کے ورم میں آپس میں تعلق ہے۔

کینسر کے نوسوڈ سے بنی ہوئی دوا دینے سے آنتوں کی علامات بہت حد تک کم ہو گئیں۔

ڈاکٹر کوپر ٹی بی اور کینسر میں آپس میں گہرا تعلق بتاتے ہیں۔ اور یہ کہ کینسر انہی خاندانوں میں ہوتا ہے۔ جن میں کہ ٹی بی کا رجحان پایا جاتا ہے فرق صرف یہ ہے کہ کسی کو ٹی بی ہو جاتی ہے۔ اور کسی کو کینسر گٹھیا کے درد میں اور کینسر میں آپس کا تعلق ہے۔ گٹھیا کے درد کینسر کا پیش خیمہ بھی ہو سکتے ہیں۔ ڈاکٹر برنٹ (لندن) کے پاس ایک عورت پستان کے ٹیومر کے علاج کے لیے آئی اس نے پوچھا ڈاکٹر یہ کیا بیماری ہے۔

ڈاکٹر برنٹ نے جواب دیا یہ گنٹھیا کا ٹیومر ہے۔ مریضہ صحت یاب ہو گئی ڈاکٹر برنٹ نے بعد میں بتایا کہ اگر اس بیماری کو کچھ اور سمجھتا تو وہ مریضہ کبھی صحت یاب نہ ہو سکتی تھی۔

امعائے مستقیم (Rectum) کا کینسر

زیادہ تر درمیانی عمر کے لوگوں میں ہوتا ہے اس کی تین اقسام ہیں۔
بعض کیسوں میں مقعد کے قریب ہوتا ہے۔ یہ قسم بہت درد پیدا کرتی ہے دوسری قسم میں مقعد کے سوراخ سے ۲ یا ۳ انچ اوپر ایک سے زیادہ ٹیومر پائے جاتے ہیں۔

مقعد میں چھوٹی انگلی داخل کر کے محسوس کر سکتے ہیں ٹیومر ہوں تو سخت ہوں گے اور ان میں گانٹھیں ہوں گی اور تجربے سے یہ بات بھی عیاں ہے کہ جتنا ٹیومر مقعد سے دور ہو گا کم درد ہو گا۔ امعاء مستقیم کے اوں سرے پر کینسر کا ٹیومر تیسری قسم کا ٹیومر ہے۔
اس قسم کے ٹیومر کا علاج آنتوں کے ٹیومر کے عنوان کے تحت بیان کیا جا چکا ہے۔
اگر مریض مسلسل بستر میں پڑا ہو اور پتلے رسی کی طرح کے پاخانے ہو رہے ہوں۔ پاخانوں پر کنٹرول نہ ہو سکتا ہو اور شدید کمزوری پیدا ہو گئی ہو۔ بھوک ختم ہو اور ہاضمہ اتنا مضبوط نہ ہو کہ مریض کی قوت بحال ہو سکے اور آپ اس کا علاج کر سکیں۔
یہ مریض اس قدر کمزور ہو چکا ہوتا ہے۔ کہ اس کی قوت بحال نہیں کی جا سکتی۔ اور کینسر نے اپنا تسلط پوری طرح جما لیا ہوتا ہے۔ ہماری دوائیں اس درجہ پر موثر ثابت نہیں ہوتی ہیں۔

علامات

امعائے مستقیم میں دباؤ اور وزن معلوم ہوتا ہے۔ جلن دار گرمی رانوں سے اوپر کی طرف آتی محسوس ہوتی ہے۔
آنت کے اس حصہ میں بھراؤ کا احساس ہوتا ہے اور کاٹنے والے درد ہوتے ہیں۔
یہی وجہ ہے کہ پاخانہ رک جاتا ہے اعصابی دباؤ بڑھ جاتا ہے۔ نیند نہیں آتی مقعد کے قریب پیپ پڑ جاتی ہے۔ جس سے مریض کو اور تکلیف ہوتی ہے۔ اس قسم کے کینسر کا علاج بڑا مشکل ہوتا ہے کیونکہ امعائے مستقیم اندر کے فضلہ کو باہر پھینکنے کا ایک قدرتی راستہ ہوتا ہے۔ اور یہ اسی وقت مرمت ہو سکتا ہے جب کہ اس کی طرف آنتوں سے آنے والا فضلہ مرمت کے دوران روک دیا جائے۔

Scanned by CamScanner

علاج

اگر تو مریض کو مسلسل اسہال ہیں یا پاخانہ جاری رہتا ہے اور ان کی وجہ سے مریض نہایت کمزور ہو چکا ہے۔ خون کی کمی پیدا ہو گئی ہے اور نبض کمزور چل رہی ہے۔ آنکھوں کی قدرتی رنگت تبدیل ہو چکی ہے۔ اور زبان میل کی تہہ سے نیچے سیاہی مائل سرخ ہے۔ تو نیوزلیوٹی Q میں استعمال کروائیں نیومر پر اثر انداز ہونے کے لیے اندرونی طور پر فائی ٹولاکا اور سٹونیریا کا کمپچر فائدہ مند ثابت ہوا ہے۔ ڈاکٹر کلارک ڈکشنری آف میڈیا میڈیکا میں لکھتے ہیں کہ ایک مریض کا مبرز کا کینسر فائٹو لاکا ۳x سے شفایاب ہوا ہے یا پھر علامات کے عین مطابق بالمثل دوا استعمال کرائیں۔ میرے تجربہ میں روٹا کا استعمال مفید ثابت ہوا ہے۔ تھوجا اور نائٹرک ایسڈ بھی علامات کے مطابق مفید ہیں۔ ہفتہ وار کارسی نوسینز ۲۰۰ کی ایک خوراک دینے سے مددملتی ہے۔

کارڈس

مقعد میں کینسر کی وجہ اسہال ہوں تو کارڈس Q کا استعمال کرانا چاہیے۔

جگر کا کینسر

عام طور پر درمیانی عمر کے بعد کی عمر میں ہوتا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ پستان کے کینسر کے بعد جگر کا کینسر ہو جاتا ہے۔ لیکن ایسا ہونا مشاہدہ میں نہیں آیا۔ کچھ اور لوگوں کا خیال ہے کہ معدہ کے کینسر کے ساتھ جگر کا کینسر بھی ہو جاتا ہے۔ لیکن ایسا ہونا بھی ضروری نہیں ہے۔

علامات

اس مرض میں چہرے کی رنگت نہایت زرد اور پھیکی ہوتی ہے۔ جس کے ساتھ شدید کمزوری جسم سوکھا ہوا۔ تیز لیکن کمزور، کینسر کی مخصوص نبض ہوتی ہے۔ آنکھوں کی سفیدی سیپ کے موتی کی رنگت کی جھلک لیے ہوئے۔ زبان پر زرد میل اور میل کے نیچے گہری سرخ یا سیاہی مائل سرخ زبان کینسر کے شدید کیسوں کی علامات ہیں۔

جگر بھی بڑھا ہوا ہوتا ہے۔ دائیں طرف پسلیوں کے نیچے دبا کر محسوس کرنے سے پیڑو تک بڑھا ہوا محسوس ہوتا ہے اور ورم اتنا بڑا نہ ہو تو دائیں طرف پسلیوں کے نیچے سخت سا محسوس ہوتا ہے درد کی ہوتی ہے انگلیوں سے چھو کر محسوس کریں تو حجم میں بڑا اور گانٹھیں سی محسوس ہوتی ہیں۔ درد کی نوعیت جلن دار اور لہر دار ہوتی ہے۔ جیسے سوراخ کیا جاتا ہے مریض اگر کار یا تانگے پر بیٹھا ہوا تو جھٹکے لگنے سے تکلیف محسوس کرتا ہے حتی کہ چلتے وقت بھی یہی تکلیف ہوتا ہے۔ چلتے ہوئے مسلسل جگر کے مقام پر ہاتھ رکھ کر چلتا ہے جیسے اسے سہارا دے رہا ہو یا جھٹکے لگنے سے بچنا چاہتا ہو۔

جگر کے کینسر میں یہ آخری علامات بڑی واضح ہوے۔

ہاضمہ کی علامات ہوتی ہیں جیسے بھوک کی کمی۔ ابکائیاں وغیرہ۔

علاج

اکینیشیا انگس ٹیفولیا

جگر کے کینسر میں اکینیشیا کا مدر ٹنکچر پانی میں ملا کر ۳ گھنٹہ کے وقفہ سے ایک چائے کا

Scanned by CamScanner

چمچہ استعمال کرائیں۔ اکینیشیا۔ کینسر۔ پھوڑے اور سانپوں کے زہروں کا اثر دور کرنے والی دوا ہے۔ ٹائیفائیڈ بخار میں بھی استعمال ہوتی ہے۔

جہاں خون میں سمیت داخل ہو چکی ہو۔ اکینیشیا پہلی دوا ہے۔ کینسر میں جب یہ علامات پائی جائیں اور کینسر کا رنگ نیلگوں ہو اور حد سے زیادہ درد رہتا ہو تو یہ دوا چند گھنٹوں میں مریض کو ڈاکٹر کا ممنون بنا دیتی ہے۔

یہ دوا جلد کے گل سڑ جانے میں رسٹکس اور آرسنک کا مقابلہ کرتی ہے۔ اگر اکینیشیا کی کثیر مقدار کسی انساں کو کھلا دی جائے اور بعد میں اس کے جسم میں کینسر یا اس قسم کے زہریلے پھوڑوں کا زہر داخل کر دیا جائے تو اکینیشیا کی موجودگی میں یہ زہر اثر نہیں کر سکتا۔

آخری درجوں میں کینسر کے دردوں کو سکون دینے کے لئے ہمارے پاس اکینشیا موجود ہے۔

نارتھ امریکن جرنل آف ہومیو پیتھی دسمبر ۱۸۹۶ء کے میگزین میں ڈاکٹر چارلس کی تقریر شائع ہوئی ہے۔ لکھتے ہیں " یہاں پر جو معالجین آکر جمع ہوئے ہیں اپنی پریکٹس کے دوران وبائی امراض کے فرداً ایسے مریض دیکھے ہونگے جن کی زبان متورم ہو کر منہ سے باہر نکل کر لٹک رہی ہو اور زبان کی جھلی منہ کے اندر چھی گئی ہو اور ناک کی جھلی ناک سے باہر نکل کر لٹک رہی ہو جس سے بے حد بو آ رہی ہو۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ جیسے تکلیف کا خاتمہ ہونے والا ہے۔ قدرت ہمیشہ کے مریض کو گہری نیند سلا کر مصیبت کو ختم کرنے کے لئے آخری پردہ گرا دیتی ہے۔

مجھے یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ مریض کا بخار تیز ہوتا ہے۔ نبض دھاگے کی مانند باریک۔ گردوں کا فعل معطل۔ چہرے پر جان کنی کی حالت نمایاں۔ شاید ایسے موقعوں پر سرجری فائدہ نہ دے سکے مگر یہی وقت اکینشیا کے استعمال کا ہے۔

اکینشیا کے استعمال سے مریض کی حالت سنبھل جائے گی۔ بلکہ مریض بہت جلد شفایاب ہو جائے گا۔ میرے ہاتھوں میں اس دوا کا فعل اس قدر یقینی ہے کہ اگر مریض شروع ہی میں میرے پاس آ جائے تو ان علامات کو شاید دیکھنے کا موقع ہی نہ ملے۔"

Scanned by CamScanner

چیلیڈونیم

اگر جگر عمودی شکل میں بڑھ گیا ہو۔ چہرے کا رنگ سیاہی مائل ہو گیا ہو قبض۔ بدہضمی پیشاب میں تیز بو ہو' چیلیڈونیم دوا ہوا کرتی ہے۔

خوراک: ۵ قطرے دن میں تین دفعہ۔

ڈاکٹر ہانمن میٹریا میڈیکا پورا میں لکھتے ہیں کہ " چیلیڈونیم یقیناً جگر کی دوا ہے " اس کا اثر دائیں طرف ہوتا ہے۔ یہ اس جگر کی دوا ہے جو کمزور ہو گیا ہو اور حس میں جان باقی نہ رہی ہو (ست)

کھانا کھانے کے بعد سستی طاری ہو جاتی ہے۔ کام کرنے کو دل نہیں چاہتا غنودگی محسوس ہوتی ہے۔ جوف شکم میں حرارت مسلسل ہوتی ہے۔ منہ کا ذائقہ کڑوا۔ لیکن غذا اور پانی کا ذائقہ محسوس ہوتا رہتا ہے دودھ پینے سے ریاح پیدا ہوتی ہے۔ کھانے کے فوراً بعد جگر میں درد ہوتا ہے جو پیچھے ریڑھ کی طرف تیزی سے جاتا ہے۔

چیلون گلیبرا CHELONE GLABRA

بدہضمی کی علامات ہوں تو چیلون گلیبرا 1x استعمال کرائیں چیلون جگر کی بیماریوں کی اس وقت دوا ہے جبکہ جگر کے بائیں حصے میں درد ہوتا ہو اور نیچے کی طرف رخ ہو۔ ہر قسم کے کیڑوں کی دوا ہے جو آنتوں کے اندر پیدا ہوتے ہیں۔ چاہے وہ سوتی ہوں یا گول کیڑے ہوں۔

ڈاکٹر برنٹ نے جگر کے کینسر کا ایک کیس چیلون گیبرا سے شفایاب کیا۔ وہ لکھتے ہیں "مریض کو شدید بدہضمی تھی اور جگر کے جلودر کی وجہ سے سانس پھول جاتی تھی چیلون گلیبرا نے بڑا کام کیا۔ مرض بڑا پیچیدہ قسم کا تھا۔ سانس کی تنگی تھی۔ گردوں کی خرابی کی وجہ سے پیشاب میں چربی کا اخراج ہو رہا تھا اور جگر میں کینسر کا سخت سا ٹیومر تھا جو کہ جگر اور ناف کے درمیان میں واقع تھا۔ جگر سخت اور دکھتا تھا اور یہ سختی ویسی نہ تھی جیسے کے جلودر میں ہوتی ہے۔ میں نے چیلون گلیبرا کے ۵ قطرے پانی میں ملا کر ایک بڑا چمچ (ٹیبل سپون) ہر چار گھنٹہ کے وقفہ سے دیا ۱۵ دن کے اندر جگر اور ناف کے درمیان پیدا ہونے والا ٹیومر غائب ہو گیا تھا اور اس کے ساتھ ہی دل کی وجہ سے سانس کی تکلیف بھی ختم ہو گئی۔

Scanned by CamScanner

کولسٹرنیم

جگر کے کینسر کے لئے ایک اور دوا جو مفید ثابت ہوتی ہے۔ کولسٹرنیم ۳x ہے۔

ڈاکٹر برنٹ نے اس دوا کے استعمال کو جگر کے کینسر کے لئے بہت مفید پایا اور ان کا ریکارڈ ہے کہ انہوں نے دواؤں کے ذریعے جتنے کینسر کے مریض شفایاب کئے کسی اور ڈاکٹر نے نہیں کئے جگر کے کینسر میں اس دوائی کی علامات ہیں۔

یرقان' سوکھا پن' جلد زرد' آنکھوں کی سفیدی اور جگر بڑھا ہوا ہے۔

اس بات کی تصدیق ہو چکی ہے کہ کولسٹرنیم ۳x طاقت میں جگر کے کینسر میں بہت مفید دوا ہے۔ ڈاکٹر بی پی گپتا (انڈیا) انسائیکلو پیڈیا آف ہومیو پیتھی میں لکھتے ہیں کہ انہوں نے کئی کیس جگر کے کولسٹرنیم ۳x سے صحت یاب کئے ہیں اور یہ کہ ۳x طاقت میں دوا کا اثر باقی دوسری طاقتوں کی نسبت زیادہ بہتر ہے۔

آئیڈوفارم

جب بیماری کا حملہ جگر کے بائیں جانب میں اس حصہ پر ہو جو جگر اور پیٹ کے درمیان ہوتا ہے آئیڈوفارم ۳x دور کرتی ہے۔

دونوں دوائیں آئیڈوفارم ۳x کولسٹرنیم ۳x باری باری بھی استعمال کی جا سکتی ہیں آئیڈوفارم کی عام علامات یہ ہیں۔ مزمن اسہال ہوتے ہیں دست پانی کی طرح سبز۔ نا ہضم قسم کے' چڑچڑا پن اور غصہ ہوتا ہے۔ سانس دقت سے لے سکتا ہے (دمہ) ۳x کی ۳ گولی کھا دینے سے دمہ رک جاتا ہے۔ شدید سردرد تکیہ سے سر اٹھا نہیں سکتا شکم بڑھا ہوا ہوتا ہے۔

مرکیوریس ڈلسس

ڈاکٹر جوزف لکھتے ہیں کہ جگر کے کینسر میں جبکہ جگر بڑھتا چلا جا رہا ہو یہ دوا ۱x میں نہایت مفید ہے۔ جگر کا پھوڑا بھی اس دوا سے رخصت ہو جاتا ہے۔

عام خنازیری ورم خصوصاً آنکھوں کے (آنکھیں وہ کھڑکی ہیں جن میں جھانک کر جگر کی اندرونی حالت دیکھی جا سکتی ہے) مقعد کے گرد پھوڑے کا سا درد اس کا ایک رہبر کن نشان ہے مقعد اور سیون پر چپٹا تر جلندار کنڈالی ہونا بھی پایا گیا ہے یا عورتوں کے

Scanned by CamScanner

بیرونی آلات تناسل پر کنڈائی لوہانا جس میں بے حد متعفن بو آتی ہے۔

لبلبہ کا کینسر

لبلبہ کا ٹیومر عام طور پر سخت قسم کا ہوتا ہے اور اس کی نمود درمیانی عمر میں ہوتی ہے۔

لبلبہ کا موٹا حصہ (ہیڈ) پہلے متاثر ہوتا تھا اور صفراوی نالی پر دباؤ پڑنے سے یرقان کا بھی اندیشہ ہوتا ہے۔

علامات

بعض دفعہ معدہ کے آخر والے حصہ (Pyloric) کے قریب گرا ٹیومر ہوتا ہے۔ جبکہ زیادہ تر سر (Head) مبتلائے مرض ہو۔

بدہضمی کی علامات بھی ہوتی ہیں۔ قے اور اسہال بھی ہوتے ہیں۔ اعصابی دردوں کے دورے پائی لورس کے ہوتے ہیں اور پاخانہ چکنا اور چربی دار ہوتا ہے۔

شدید کمزوری ہوتی ہے۔ قوت بالکل نہیں ہوتی اور کینسر کی علامات ذہنی اور جسمانی طور پر ہوتی ہیں اور بعض دفعہ یرقان بھی ہوتا ہے۔

جگر کی طرف خون لے کر جانے والی وریدوں میں دباؤ پڑنے سے جلودر بھی ہو سکتا ہے۔

علاج

بدہضمی کے لئے نکس وامیکا۔ دردوں کے لئے کاو ستم دیں اس مرض کے ٹیومر کو بڑھنے سے روکنے کے لئے ہمارے پاس ایک دوا جو زیادہ مفید ہے اور وہ ہے آئیوڈائین۔

آئیوڈائین ۶ طاقت تھوڑے سے پانی میں ایک چمچ چائے کا ۳ گھنٹہ کے وقفہ سے دیں۔

Scanned by CamScanner

مثانہ کا کینسر اور اس کا علاج

مثانہ میں جو ٹیومر پیدا ہوتے ہیں ان کی زیادہ تر تعداد کینسر کے ٹیومر کی ہوتی ہے۔
بہت سے مثانہ سے خون جاری ہونے والے کیس دیکھے گئے ہیں جبکہ مثانہ میں پتھری بھی نہیں ہوتی۔ بالغ زندگی میں اکثر یہ ٹیومر پیدا ہوتے ہیں۔
اگر تو جریان خون زیادہ ہے اور ورم یا ٹیومر معمولی سا ہے تو یہ ہو سکتا ہے کہ ٹیومر کینسر کا نہ ہو۔ لیکن اگر درد ابتداء میں ہو اور جریان خون بعد میں ہوا ہو اور ٹیومر بھی ہو تو کینسر ہو سکتا ہے۔
طلب دار درد جس کے ساتھ مستقل سوزش کے ساتھ مثانہ کی خرابی ہو جس میں بار بار پیشاب کی حاجت ہوتی ہو اور جریان خون ہو، مثانہ کا کینسر ہوتا ہے۔

علاج

ٹیری بن تھینہ

مسلسل سوزش مثانہ جس کے ساتھ پیشاب کی بار بار حاجت ہوتی ہو۔ خون بہتا ہو جلن ہو۔ ہمارے پاس ایک دوا ایسی جو سب پر سبقت لے جاتی ہے اور یہ ہے ٹیری بن تھینہ ۳x ،۵ ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

ٹیری بن تھینا کی عام علامات

رات کو بار بار پیشاب، بے حد جلن، پیشاب کا رنگ سیاہ جیسے پسی ہوئی کافی ملی ہوئی ہو۔ مسلسل سوزش مثانہ پیشاب کی بار بار حاجت کے ساتھ۔ کمزوری۔
پیشاب مقدار میں کم پیشاب میں خون، پیشاب اور خون آپس میں خوب ملے ہوئے۔ پیشاب میں شوگر اور البومن۔ شوگر یا البومن کے پیشاب کے ساتھ خارج ہونے کے ساتھ ذہن پر بھی اکثر اثر ہوتا ہے۔ پیشاب کی تہ میں گاڑھی خیالی آؤں سی ہوتی ہے۔

Scanned by CamScanner

سیون (Scrotum) کا کینسر اور اس کا علاج

سیون پر ذرا سا زخم پیدا ہوتا ہے اور تیزی سے پھیل کر بڑے زخم کی صورت اختیار کر جاتا ہے اور آس پاس کے تمام اعضاء کو لپیٹ میں لے لیتا ہے۔ منی کی نالی متاثر ہو جاتی ہے۔ تیزابی مادے کا اخراج ہوتا ہے اور اس میں بدبو آتی ہے۔ عام طور پر زخم کی سطح ہموار ہوتی ہے۔

علاج

علاج علامات کے مطابق ہونا چاہئے۔

جب زخم میں صبح کو جلن دار درد ہوتے ہوں اور گولی میں ہوتے ہوں آرسنک دینی چاہئے۔

اگر منی کی نالی میں اعصابی درد ہوتے ہوں سپیا x ۳۰ گولیاں ہر ایک گھنٹہ کے وقفہ سے دیں۔

اگر سیون میں سوجن ہے اور دکھن ہوتی ہے۔ ترم مٹ x ۱۲ ہر چار گھنٹے سے وقفہ سے دو گولیاں استعمال کروائیں۔

مقامی (بیرونی) علاج کے لئے چاہئے کہ جو دوائیں لکھی گئی ہیں ان میں سے کوئی سی مرہم یا پیسٹ مریض کی حالت کے مطابق استعمال کر سکتے ہیں۔ سیون کے کینسر کا اپریشن نہیں ہونا چاہئے۔ اس کا کوئی فائدہ مریض کو نہ پہنچے گا بلکہ موت کے دن اور بھی قریب ہو جائیں گے۔ اگر سیون کے ساتھ فوطے بھی مبتلائے مرض ہیں تو شفایابی کی امید نہیں۔ کوئی دوا کام نہ آسکے گی۔

عضو مخصوص مردانہ کا کینسر اور اس کا علاج

عضو مخصوص کے کینسر میں مرض کا حملہ عام طور پر حشفہ پر ہوتا ہے۔ چھوٹا سا مسے کی طرح کا ٹیومر شروع میں پیدا ہوتا ہے۔ جس کا پیندا اوپر والے حصہ سے چوڑا ہوتا ہے اور اس کی جڑیں بڑی گہرائی میں ہوتی ہیں۔ دیکھنے میں یہی پتہ چلتا ہے جیسے عضو مخصوص کا ہی ایک حصہ ہے۔ کچھ چیز زیادہ ابھری ہوئی نظر نہیں آتی۔ امراض خبیثہ کے ٹیومر اور کینسر

کے ٹیومر میں تفریق ضروری ہے۔ کینسر کا ٹیومر آخر میں زخم بن جاتا ہے اور اس کی نمود فنگس (Fungous) کی سی ہوتی ہے اور خون میں بدبو دار رطوبت خارج ہوتی ہے۔

بڑھی ہوئی حالت میں اردگرد کے حصے بھی مبتلائے مرض ہو جاتے ہیں. مرض جڈوں کے غدودوں میں پہنچ جاتا ہے اور اس کے پاس کے دوسرے غدود بھی لپیٹ میں آجاتے ہیں۔

مردوں میں عام طور پر درمیانی عمر میں ہوتا ہے۔ اگر تو صرف حشفہ تک ہی محدود ہے، شفا کی امید کی جا سکتی ہے لیکن اگر عضو مخصوص کی جڑ کے پاس غدودوں تک پھیل چکا ہے تو شفا کی امید باقی نہیں رہ جاتی۔

علاج

بیرونی علاج کے سلسلے میں جو ترکیب بتائی گئی ہیں۔ وہ استعمال کرائیں کوشش کریں کہ دوا گہرائی میں پہنچ کر متاثرہ بافتوں پر اپنا اثر کرے۔ کینڈولا مرہم کا استعمال جلد زخموں کو بھر دیتا ہے۔

اندرونی طور پر کھانے کے لئے مزاجی دوائیں استعمال کرائیں۔

Scanned by CamScanner

زبان کا کینسر

یہ امر نہایت ضروری ہے کہ [illegible] کے زخم اور زبان کے کینسر کے زخم میں فرق معلوم ہو۔ زبان کا کینسر یا زبان کے کناروں پر یا زبان کی جڑ میں ہوتا ہے۔ کینسر کا درد اس طرح ہوتا ہے جیسے کسی نے سوئی چبھو دی ہو۔

پوری زبان حجم میں بڑھ سکتی ہے۔ زبان کو انگلیوں کے درمیان پکڑ کر محسوس کرنے سے سخت معلوم ہوتی ہے۔ یا زبان کے کناروں پر چھالے ہوتے ہیں۔

زبان کے کینسر کے زخموں سے آسانی کے ساتھ خون بہنے لگتا ہے۔ اور تیز سوئی چبھنے کے سے درد ہوتے ہیں جو گلے اور سر سے چہرے تک پہنچتے ہیں۔

۱۹۹۶ء کے ریکارڈ کے مطابق امریکہ میں زبان کے کینسر کے پچاس مریضوں کی زبان جڑ سے کاٹ دی گئی اور ایک بھی مریض کامیاب نہ ہوا۔

علاج

زبان کے ایک طرف کینسر کا زخم ہو تو ٹنکچر تھوجا گلیسرین میں ملا کر بیرونی طور پر برش سے لگائیں۔ گہرے زخموں کے سے جلی سی رنگت کی ہو اور سخت بدبودار رطوبت آتی ہو اندرونی طور پر میوریٹک ایسڈ ۳ مفید ہے۔

کینسر کے شدید کیسوں میں جہاں پر کہ درد بھی شدید ہوتے ہوں کالی سائنام ۳ کے استعمال سے دردوں میں کمی آجاتی ہے۔

لیکن اگر زبان کینسر کے زخموں سے آدھی ختم ہو چکی ہو اور زبان کی جڑ کے غدودوں میں ورم آ گیا ہو تو شفا کی امید نہیں رکھنی چاہئے البتہ اوپر لکھی ہوئی دوائیں استعمال کرانے سے دردوں کو کچھ سکون مل جاتا ہے۔

[illegible] سرطان کی قسموں کو تحلیل کرتی ہے۔ زبان پر سخت گانٹھیں زبان کا کینسر زبان پر زخم جس میں سے خون بہے خصوصاً رات کے وقت زبان میں بے حد درد تمام منہ میں درد۔

یہ دوا پستان کے کینسر میں بھی کام آتی ہے۔

کیلکس سے بھی زبان کا کینسر شفایاب ہوا ہے۔

ہگیپر یا سلی سیلیکا سے زبان کا سطحی کینسر اور سلی پھوڑا (ایپولس) درست ہوتا ہے زبان پھوڑے کی طرح درد کرتی ہے اور متورم ہوتی ہے۔ زبان پر سفید میل اور منہ کی بلغمی جھلیوں میں دانے ہوتے ہیں۔ پھٹے ہوئے ہونٹ کی اندرونی بلغمی جھلی میں ایک جانب زخم جس میں ڈنگ لگنے کا سا، ٹیس کا سا درد ہوتا ہے داہنی جانب چھوٹے زخم۔

منہ کا کینسر اور اس کا علاج

منہ کا کینسر عام طور پر اندرونی طور پر گالوں میں یا منہ کی چھت میں ہوتا ہے ہونٹوں میں کینسر ہو تو بیماری پھیل کر اندر منہ تک آ سکتی ہے۔

گالوں میں پیدا ہونے والے کینسر کا زخم گال میں سوراخ بنا کر دوسری طرف بھی جا نکلتا ہے۔ اور منہ میں بھی نکل سکتا ہے۔ اور بیماری جبڑے پر ایک طرف پھیل سکتی ہے۔

منہ کا کینسر قابل علاج مرض ہے بشرطیکہ گلے کے غدودوں پر بیماری کا ابھی تک حملہ نہ ہوا ہو اور مریض غذا اور دوا کھانے کے قابل ہو۔

گلے میں تیز گولی لگنے کا درد ہوتا ہے۔ غدودوں میں ورم ہوتا ہے اور گلا بند ہو جاتا ہے نگلتے وقت درد ہوتا ہے۔ سانس گندی، زبان پر گندا سا زرد میل ہوتا ہے اور اس میل کے نیچے زبان کی اپنی رنگت گہری سرخ، گائے کے کچے گوشت کی طرح ہوتی ہے۔ اس کیفیت زبان سے مرض کا پتہ چلانا آسان ہوتا ہے۔ کئی دفعہ میں نے کینسر کے مریضوں کا معائنہ کیا۔ چاہے وہ جسم کے کسی بھی حصہ کا کینسر تھا۔ مجھے ہر کینسر کے آخری درجہ میں اس قسم کی زبان نظر آئی۔ لہذا اب میں زبان دیکھ کر ہی سمجھ جاتا ہوں کہ مریض کو کینسر ہے یا نہیں۔

اگر میڈیکل کالجوں میں زبان سے تشخیص کا فن پڑھایا جاتا تو مریضوں کی بھی یہ حالت نہ ہوتی اکثر مریض ہمارے پاس کینسر کے آخری درجے میں مشورے کے لئے آتے ہیں۔ جب وہ ہر طرف سے علاج کروا کے مایوس ہو چکے ہوتے ہیں۔

Scanned by CamScanner

علاج

سمپرویوم

گلے کے کینسر اور زبان کے سخت قسم کے ٹیومر اور کینسر میں استعمال ہوتی ہے۔
اندرونی طور پر سمپرویوم ۲x ایک قطرہ دن میں تین دفعہ استعمال کرائیں سمپرویوم میں گلیسرین ملا کر کینسر کے زخم پر برش سے دن میں تین دفعہ لگائیں۔

آرسنک

ڈاکٹر ہیوج کا بیان ہے کہ ایسی تمیلل قسم کا ہونٹوں کا کینسر آرسنک کے استعمال سے اس قدر جلدی اور بہتر طریقے پر ختم ہو جاتا ہے کہ مجھے کسی اور دوا کے متعلق سوچنے کی ضرورت نہیں ہے۔ (ملاحظہ ہو ہونٹ کا کینسر)

ناک میں کینسر

ایک مریض عمر ۲۶ سال ناک کے اندر کینسر تھا جس میں جلن دار، ڈنگ لگنے کا سا درد ہوتا تھا۔ آرسنک ۳۰ کے متواتر استعمال سے صحت یاب ہو گیا۔

"ڈاکٹر مفرے"

ناک، ہونٹ اور ماتھے پر کینسر کا زخم

مریضہ عمر ۷۰ سال، چہرے پر تین کینسر کے زخم تھے۔ (ماتھے پر، اوپر والے ہونٹ پر اور ناک پر) جن کو عرصہ تیس سال ہو گیا تھا۔ ہر زخم سے پتلا زرد مواد بہتا تھا۔ آرسنک خام ایک گرین کا ایک $\frac{1}{8}$ حصہ فی خوراک دیا گیا۔ ۷ ماہ میں صحت یاب ہو گئی۔

"ڈاکٹر جی۔ ڈبلیو لوون"

ناک پر کینسر

مسٹر زید کو گذشتہ چار سال سے ناک پر کینسر تھا۔ ایک پیسے کے برابر نشان تھا۔ جس کے کنارے اندر کی طرف مڑے ہوئے تھے۔ درمیان میں موٹا سا کھرنڈ تھا۔ جس کی رنگت زردی مائل بھوری تھی، کاٹنے والا جلن دار درد اور کھجلی ہوتی تھی۔ ہاتھ لگانے سے زیادتی ہوتی تھی۔ اگر کھرنڈ کو جدا کیا جاتا تو اندر سے پتلا خون ملا مواد بہنے لگتا۔ کھلی ہوا لگنے سے زخم میں تیز جلن دار درد ہونے لگتا آرسنک ۶ دینے سے پانچ ہفتوں میں زخم ٹھیک ہو گیا۔

"ڈاکٹر آئی۔ ڈی۔ جولسن"

ناک میں کینسر کا زخم

مریضہ عمر ۶۰ سال، ناک میں کینسر کا زخم جو کہ گذشتہ آٹھ سال سے تھا۔ داہنا نتھنا مبتلائے مرض تھا اور چنے کے دانے جتنی جگہ گھیرے ہوئے تھا۔ بے حد جلن اور ڈنک لگنے کا سا درد ہوتا تھا۔ زخم پر موٹا سا کالے رنگ کا کھرنڈ چڑھ گیا تھا جس کو کریدنے سے بڑی آسانی سے خون بہنے لگتا تھا۔ جلد ہی دوبارہ کھرنڈ بن جاتا تھا اور اس میں سے پتلا مواد بہنے لگتا۔ آرسنک ۳۰ دینے سے درد جاتا رہا۔ ۳۰ اور ۲۰۰ کے درمیان مختلف طاقتیں گاہے گاہے استعمال کرانے سے کینسر مکمل طور پر ختم ہو گیا۔

"ڈاکٹر صفرے"

Scanned by CamScanner

منہ، ناک اور زبان کا کینسر آرسنک سے شفایاب ہوتا ہے۔

منہ کے کینسر میں کم و بیش وہی ادویات استعمال ہوتی ہیں جو زبان کے کینسر میں ہوتی ہیں۔

زبان کے کینسر میں آرسنک کی علامات

مسوڑھوں سے آسانی سے خون بہنے لگتا ہے۔ زبان پر نیلاہٹ، سفید رنگ کی میل جمی ہوئی۔ زبان سرخ، براؤن، بھوری یا کالی، خشک۔ زبان پر شگاف یا کانپتی ہوئی زبان۔ یوں محسوس ہو جیسے جل گئی ہے۔ کوئی ذائقہ محسوس نہ ہو۔ منہ سے بدبو آتی ہو۔ منہ اور زبان بہت زیادہ خشک ہو گئے ہوں۔ گھونٹ گھونٹ پانی کی شدید خواہش ہو (آرسنک کی مخصوص پیاس) منہ میں چھالے۔

لیکسس

نیچے کے ہونٹ کے کینسر کے لئے بہترین نتائج کارآمد دوا ہے اور زبان کا کینسر بھی لیکسس سے شفایاب ہوا ہے۔ کینسر زدہ حصہ نیلی رنگت کی کانپتی ہوتی ہے۔ گلا سکڑ جاتا ہے۔ درد بائیں جانب سے شروع ہوتے ہیں۔ عام طور پر گلے کے اندر کوئی شے نگلنے سے تکلیف ہوتی ہے۔ مریض کا درد خشی اور بے ہوشی کے بعد ہوتا۔ گلا اس قدر زود حس ہوتا ہے کہ ہوا لگنے کو بھی اور کسی سے چھوا جانا بھی گوارا نہیں کرتا۔ گرم چیزیں پینے سے، [illegible] پینے سے تکلیف زیادہ ہوتی ہے۔ مشروب پینے سے تکلیف زیادہ اور ٹھوس غذا کھانے سے کم ہوتی ہے۔

مرک کار

منہ اور مسوڑھے پھولے ہوئے ہوتے ہیں اور صاف پانی کی طرح رطوبت خارج ہوتی ہے منہ میں، گلے میں، زخم مسوڑھوں پر، تالو پر زخم، ناک میں درد اور سوجن، حلق کے غدودوں میں ورم۔ مقدار میں زیادہ لیس دار تھوک خارج ہوتا ہے۔ خون ملا تھوک اور گاڑھے چپچپے مواد کا اخراج ہوتا ہے منہ خشک۔ نہ نیند دن میں ہوتی ہے۔

ڈاکٹر ایس ایم خان D.I.Khan

میورٹک ایسڈ

میورٹک ایسڈ منہ اور زبان کے کینسر کی دوا ہے۔ ہونٹوں کی بلغمی جھلیاں سرخ اور پھولی ہوئی منہ میں زخم جو بہت گہرے ہوتے ہیں اور پیندا سیاہ ہوتا ہے۔ جو گلنے سڑنے کی طرف راغب ہوتے ہیں۔

بیرونی طور پر گلیسرین میں ملا کر برش کے ساتھ زخموں پر لگانا چاہئے۔

کریازوٹ

ہونٹوں کے کینسر کیلئے مفید ثابت ہوئی ہے۔ نیچے کے ہونٹ پر کینسر کا ٹیومر ایک مٹر کے دانے کے برابر جس میں سے پانی کی طرح خون ملی تیزابی رطوبت جاری تھی۔ اور جلن دار تپکن والے درد ہوتے ہیں۔ کریوزوٹ 1M کی دو خوراکوں سے شفایاب ہوا ہے۔

نائٹرک ایسڈ

منہ میں زخم۔ زبان اس قدر حساس کہ معمولی سا غذا کا ٹکڑا بھی درد پیدا کرتا ہے زبان پر سفیدی مائل [illegible] ہوا اور گوشت کے تنکے کے سے درد ہوتے ہیں۔

منہ میں زخم

[illegible]

[illegible] فلورک ایسڈ۔ فلورک ایسڈ [illegible] منہ کے ہر قسم کے زخم شفایاب ہوتے ہیں اور اس کا نمبر نائٹرک ایسڈ کے دوسرے نمبر پر ہے۔

منہ کی اندرونی جھلی میں زخم۔ (آتشک کا دوسرا درجہ)

مرک سال ۳۰ طاقت

اگر پارہ کا استعمال کیا گیا ہو تو نائٹرک ایسڈ استعمال کروائیں۔ خارجی طور پر [illegible] زخموں پر لگائیں یا زخموں کو لوشن سے صاف کریں۔ فلورک ایسڈ منہ کے آتشکی زخم اور گلے کے آتشکی زخم جس پر کہ نائٹرک ایسڈ اور سٹیفی سیگریا فیل ہو گئے ہوں۔

ڈاکٹر جوزف لاری آتشک کے دوسرے درجے کا زبان اور گلے کے زخم کا ایک کیس بیان کرتے ہیں۔ جو فلورک ایسڈ ۶ طاقت سے شفایاب ہوا اسی طرح کا ایک اور کیس

ہ طاقت سے شفایاب ہوا ہے۔

سر، چہرے اور ناک کا کینسر

بعض دفعہ یہ مرض سر کی چوٹی پر نمودار ہوتا ہے۔ بعض بچوں میں پیدائشی طور پر سر میں ٹیومر ہوتا ہے۔ شروع میں مزاجی دوائیں استعمال کرائی جائیں تو آئندہ زندگی میں پیچیدگیاں پیدا ہونے کا خطرہ ٹل جاتا ہے۔

بعض دفعہ آنکھوں میں اس کا ٹیومر بن جاتا ہے جیسا کہ آسٹریا کے فیلڈ مارشل کی آنکھ کا کینسر کا ٹیومر تھا۔ سر پر پیدا ہونے والے کینسر ٹیومر کا اپریشن کر دینے سے ٹیومر ختم نہیں ہو جاتا بلکہ دوبارہ کسی اور جگہ پر ٹیومر بن جاتا ہے اور بچے کی جان جانے کا خطرہ بھی ہوتا ہے۔ اس لئے اپریشن سے ہمیشہ بچنا چاہئے۔

علاج

بیرونی طور پر کینسر کی مرہموں سے کوئی ایک مرہم یا پیسٹ کا استعمال بھی فائدہ مند ہے۔ اندرونی طور پر علامات کے مطابق بالمثل دوا کا انتخاب کریں۔

چہرے یا ناک کی جلد کا کینسر

چہرہ یا ناک کی جلد پر مسّے، پھنسی، سخت ابھار یا زخم کی صورت میں جلد کا کینسر نمودار ہو سکتا ہے۔ زخم مندمل نہیں ہوتا۔

جلد کی عام رنگت سے بدلی ہوئی رنگت ہوتی ہے اور گندی سی خون کی نالیاں مختلف سمتوں کی طرف جاتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ اس میں زخم بھی ہو سکتا ہے اور زخم سے پیپ نکل کر باہر پپڑی سی جم جاتی ہے۔ زخم سے مسلسل مواد خارج ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ بدبودار مواد بننے لگتا ہے۔

کینسر کا زخم مندمل ہونے میں نہیں آتا۔ اکثر لوگ ڈاکٹروں کے پاس اس زخم کے علاج کے لئے جاتے ہیں اور اگر ڈاکٹر کینسر کے زخم اور عام زخم میں تمیز نہیں کر سکتا تو وہ مریض کو یہی کہے گا کہ یہ معمولی زخم ہے خود بخود ٹھیک ہو جائے گا۔ اس طرح مریض کے

Scanned by CamScanner

کینسر کے زخم سے لاپروائی برتنے سے زخم بڑھتا چلا جائے گا اور مریض کی زندگی خطرہ میں پڑ جائے گی۔ یا پھر ڈاکٹر اپنی طرف سے (ایکس رے وغیرہ کی مدد سے) زخم کو ختم کرنے کی کوشش کرے گا جس میں اسے ناکامی ہو گی۔ ڈاکٹر کو چاہئے کہ مریض کو صاف صاف بتا دے کہ یہ کینسر ہے اگر وہ اس کا علاج نہیں کر سکتا تو اسے بے سود کوشش کر کے مریض کی زندگی سے کھیلنا نہیں چاہئے۔

اسے مریض کو اس تجربہ کار اور کوالیفائیڈ ڈاکٹر کا پاس بھیجنا چاہئے جو اس مرض کو اچھی طرح سمجھتا ہو اور اس کا کامیابی کے ساتھ علاج کر سکتا ہو۔

مریض آپ کی دیانتداری کی وجہ سے آپ کی زیادہ عزت کرے گا۔

علاج

ناک کے مقامی کینسر کے لئے مندرجہ ذیل دواؤں کا پیسٹ بنا کر لگانا اچھے نتائج پیدا کرتا ہے۔

Rx

Solid Ext Sanguinaria

Solid Ext Red Clover d.a 3.i

صاف سفید کپڑے پر پھیلا کر ۲۴ گھنٹوں میں ایک دفعہ بیرونی طور پر پیسٹ لگانا چاہئے اور اس وقت تک مسلسل لگاتے رہنا چاہئے جب تک کہ بڑھوتری ختم نہیں ہوتی مرض دور نہیں ہو جاتا۔

بعد میں پیپ نکالنے کے لئے جو پیسٹ لکھا گیا ہے وہ استعمال کروائیں اور زخم مندمل کرنے والا مرہم یا پیسٹ آخر میں استعمال کروائیں۔

اندرونی طور پر ہومیو پیتھک بالمثل دوا ضرور کھلائیں۔

تھیوسنیا مینم

اندرونی اور بیرونی طور پر ناک کے سلی پھوڑے لیوپس کے لئے استعمال ہوتی ہے۔

مزمن خنازیری بتوڑیوں اور ٹیومرز کو تحلیل کرتی ہے۔

Scanned by CamScanner

آنکھ کا کینسر اور علاج

آنکھ کا کینسر یا تو آنکھ کے اگلے گوشے میں پیدا ہوتا ہے یا آنکھ کے نیچے ایک زخم کی شکل میں ہوتا ہے اور عام دواؤں سے مندمل نہیں ہوتا۔

مریض آنکھ میں سوئی چبھنے اور ڈنگ لگنے سے درد کی شکایت کرتا ہے یا ماؤفہ حصہ سرخ ہو جاتا ہے۔ سخت ابھار سا بن جاتا ہے۔ بیرونی استعمال کے لئے پیسٹ یا مرہم استعمال کرتے وقت نہایت احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ کسی قسم کی دوا آنکھ کے اندر پہنچ کر نقصان کا باعث نہ بنے۔

علاج

آنکھ کے کینسر کے لئے بھی اندرونی طور پر باخش دوائیں دینی چاہئیں اور بیرونی طور پر مرہم اور پیسٹ بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ مندرجہ ذیل دوا کا لوشن بھی استعمال کر سکتے ہیں۔

Rx

Sulph Morphia

Sulp Zinc a.a. GR.i

Glycerine

Aqua Rose a.a. sss.

ہومیو پیتھک [illegible] سے [illegible] کی [illegible] سے طور پر ناک، آنکھ اور ہونٹوں کے کینسر کے لئے [illegible] مفید دوا ہے بشرطیکہ کونیم کی علامات ہوں۔

ڈاکٹر [illegible] (Dr.Panein) نے ہونٹوں کے [illegible] ایک مریض [illegible] صحت یاب کیا۔ یہ ایک ۳۱ سال عمر رسیدہ عورت تھی [illegible] کینسر گذشتہ ۵ ماہ سے تھا۔ [illegible] ۳۰ طاقت سے غائب ہو گیا۔ [illegible] کا استعمال وہاں مفید ہے جہاں [illegible] پڑ گئی ہو یا ناسور بن گیا ہو اور پھٹنے والا ہو۔

زبان کے کینسر میں جبکہ تھوک کی مقدار زیادہ پیدا ہو رہی ہو۔ [illegible]

Scanned by CamScanner

گئے ہوں۔ زبان آسانی سے حرکت نہ کر سکتی ہو اور بات کرنے میں دقت ہو۔ زبان پکی سی نظر آتی ہو اور بہت حساس ہو گئی ہو ایسے میں کاربو ویج کے استعمال سے فائدہ ہوتا ہے۔

زبان کے کینسر کے لئے کاسٹیکم کا بھی استعمال مفید ہے۔

آنکھ پر کسی قسم کا کینسر ہو اس کے لئے ڈاکٹر راہو (Dr. Raue) ہائیڈرو نیمیس کا استعمال مفید بتاتے ہیں اور گذشتہ صفحات میں آسٹروی فیلڈ مارشل کی آنکھ کا کینسر کا ہم بیان کر چکے ہیں۔ اس سے ڈاکٹر راہو کی تحریر کی تصدیق ہوتی ہے۔

نچلے والے لب پر کینسر کا ایک مریض کریوزوٹ سے صحت یاب ہوا۔ ڈاکٹر اے تھومسن لکھتے ہیں۔

"مریض کے نیچے والے ہونٹ پر ایک مٹر کے دانے کے برابر کینسر کا ٹیومر تھا۔ جس میں سے بدبودار مواد خارج ہوتا تھا اور جہاں حد پر بہتا تھا اس جگہ کی جلد بھی متاثر ہوئی تھی۔ اس میں درد اور خارش ہوتی تھی اور حد درجہ سے چھل گئی تھی۔"

کریازوٹ ہزار طاقت دی گئی۔ چار ہفتوں کے بعد مواد بہنا بند ہو گیا دس ہفتوں کے بعد درد ختم ہو گئے لیکن شدید جلن پیدا ہو گئی۔ آرسنک ایک ہزار دینے سے ایک ماہ میں مریض ہر طرح سے صحت یاب ہو گیا۔

نیچے کے ہونٹ کے کینسر میں ڈاکٹر پال [illegible] کے استعمال کی زبردست سفارش کرتے ہیں۔

زبان کا کینسر بھی [illegible] کے استعمال سے ختم ہوتا ہے۔

ڈاکٹر ایس نے زبان کے کینسر کا ایک دلچسپ کیس لکھا ہے۔

زبان کا کینسر (ایک میڈیکل کیس)

"شہر کا ایک مشہور وکیل زبان کے کینسر (Epithelioma of Tongue) میں مبتلا تھا۔ میں یہ بتانا چاہتا ہوں یہ وکیل بڑی شہرت کا مالک تھا۔ ڈاکٹروں نے زبان کو کاٹ دینے کا فیصلہ دیا ہوا تھا وہ اسے مارنا چاہتے تھے یعنی زندہ درگور کرنا چاہتے تھے۔ اس وکیل کے کینسر سے میں کی بڑی تشہیر ہو چکی تھی۔

اور جب میرا مشورہ لیا گیا تو میں نے آپریشن نہ کرانے کا مشورہ دیا۔ میرا خیال تھا کہ

ہومیو پیتھک دواؤں سے اس کا علاج ہو سکتا ہے۔ میں نے ہچکچاتے ہوئے یہ فیصلہ کیا تھا کیونکہ میڈیکل اتھارٹی میرے فیصلے کے خلاف اپریشن پر زور دیتی تھی اور ان کا اثرو رسوخ تھا۔

آخر میری بات مان لی گئی پھر بھی میں ڈرتا تھا بالفرض میرے علاج سے شفا نہ ہوئی تو ایک انسانی زندگی خطرے میں پڑ سکتی تھی۔

یہ کیس میرے حوالے کر دیا گیا اور میں نے سوچا اگر میں کامیاب ہو گیا (اور مجھے یقین تھا کہ میں ضرور کامیاب ہوں گا) تو میری شہرت کو چار چاند لگ جائیں گے۔ پہلی دفعہ جب مریض کی زبان کا معائنہ کیا۔ زبان یوں نظر آتی تھی جیسے سوجی ہوئی زبان میں درمیان میں سوراخ کیا گیا ہو۔ کنارے سخت ہو چکے تھے اور اوپر کی طرف اٹھے ہوئے تھے۔ پہلے میرا خیال تھا کہ یہ سفلس کا کیس ہے لیکن بغور معائنہ کرنے کے بعد اس نتیجے پر پہنچا کہ سفلس کا زہریلا اثر نہیں ہے۔ پہلے میری تشخیص تھی کہ فاسفورس کا کیس ہے کیونکہ زبان کے ساتھ گلا بھی جلتا تھا۔ جس کی تفصیل کی یہاں ضرورت نہیں ہے۔ لیکن میٹریا میڈیکا پڑھنے سے معلوم ہو جائے گا۔

مریض ذہنی طور پر بہت زیادہ اداس رہتا تھا۔ جسمانی اور ذہنی علامات فاسفورس کی طرف اشارہ کرتی تھیں۔ فاسفورس تجویز کی گئی۔ چند گولیاں ۶ طاقت میں بھگو کر مریض کو ہر ۴ گھنٹے کے وقفہ سے ایک گولی دی گئی۔ مریض کا روزانہ معائنہ کرتا رہا۔ بعض دفعہ دن میں تین چار دفعہ بھی لیکن میں نے دوا تبدیل نہ کی۔

پہلے ہی دن دوا کا مریض پر اچھا اثر ہوا۔ ٹیومر آہستہ آہستہ تحلیل ہوتا گیا۔

ایک سال کے اندر اس کی جسمانی اور ذہنی حالت اس قدر بہتر ہو گئی کہ اس نے شادی بھی کر لی۔ کیونکہ اس نے صحت مند ہو کر شادی کرنے کا پروگرام پہلے سے ہی بنایا ہوا تھا اور اس دن سے بالکل صحت یاب ہے۔"

(ڈاکٹر ایلن)

ہومیو پیتھک دواؤں سے اپریشن یا ریڈیم یا ایکسرے کے استعمال کے بغیر لاتعداد مختلف قسم کے کینسر کے مریض صحت یاب ہو چکے ہیں اور ہر کیس میں دوا مریض کے مزاج اور علامات کے مطابق ہی تجویز کی جاتی رہی ہے۔

ہومیو پیتھی دواؤں کے استعمال سے صحت یاب ہونے والے کینسر کے کیس کبھی بھی ایلوپیتھک میڈیکل میگزین یا جرنل میں پبلک کی اطلاع کے لئے شائع نہیں کئے گئے۔

او جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے کبھی بھی کسی ہومیو پیتھ ڈاکٹر کو ان اجلاس یا سیمینار میں شرکت کرنے کی دعوت نہیں دی گئی۔ جو کینسر کی روک تھام کے سلسلے میں پبلک فنڈ سے کئے جاتے ہیں۔ یا گورنمنٹ خود اپنے خرچ پر کرتی ہے۔

ہسٹری آف ہومیو پیتھی میں ڈاکٹر ڈبلیو آمیک لکھتے ہیں۔

"The History of Homoeopathy is the Indictments of the Medical Profession."

اس جملے سے بڑھ کر سچائی کوئی نہیں ہو سکتی۔ (مصنف)

ہاتھ اور پاؤں کا کینسر

ران یا پنڈلیوں کی شریانوں یا وریدوں کے اندر لوتھڑا سا پیدا ہو جاتا ہے اور اس میں سے خون ملا اخراج ہوتا ہے اور اس زخم کا مندمل ہونا مشکل ہوتا ہے۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ ٹانگ کاٹ دی جاتی ہے لیکن کینسر دوبارہ پیدا ہو جاتا ہے۔ دوبارہ نشت سے اوپر کاٹ دیا جاتا ہے اور یہ سلسلہ چلتا رہتا ہے۔ یہاں تک موت پردہ گرا دیتی ہے۔

اور یہی سلوک بازو کے کینسر اور پاؤں کے کینسر کے ساتھ کیا جاتا ہے سائنس کے نام پر یہ کشت و خون اب بند ہونا چاہیے اور میڈیکل سائنس کو چاہیے کہ ان کشتگان راہ سائنس کو کچھ اور علاج تلاش کر کے ان کی زندگی بچائی جائے۔

مثال کے طور پر صرف ایک واقعہ ڈاکٹر ایڈمنڈ کارلیٹن کی کتاب ہومیوپیتھی ان میڈیسن اینڈ سرجری سے درج کرتا ہوں۔

ایک دلچسپ کیس

"ایک نوجوان لڑکی کی ٹانگ میں درد تھا۔ شدت کے باعث ہسپتال میں داخل کی گئی۔ ڈاکٹروں کے مشورے سے ممتاز ماہر نے اس کی ٹانگ پر پلستر چڑھا دیا کہ یہ علاج شافی ہو گا۔

چند ہی ہفتوں میں درد شدت اختیار کر گیا۔ مریضہ درد کی شکایت کرتی رہی لیکن سرجن اور اس کے ماتحتوں نے توجہ نہ دی۔ چند دنوں بعد پٹی کھولی گئی۔ غلط طریقے سے باندھ دینے کی وجہ سے زخم گینگرین بن چکا تھا۔

ٹخنے کے جوڑ سے ذرا اوپر تندرست حصے سے ٹانگ کاٹ دی گئی باوجود علاج کے یہ زخم مندمل نہ ہوا (کینسر) کے سبب (۲) انچ کاٹ دیا گیا اور دونوں حصوں کو ملانے کے لیے میں ایک دفعہ اور کاٹنا پڑا۔ تیسری دفعہ ٹانگ کاٹ دی گئی۔ اس دفعہ بھی کامیابی نہ ہوئی۔

فیصلہ کیا گیا کہ اب کی دفعہ ٹانگ گھٹنے سے چند انچ نیچے سے کاٹ دی جائے لیکن مریضہ کے ہسپتال کو خیرباد کہہ دینے کی وجہ سے اس پر عمل درآمد نہ ہو سکا۔

مریضہ کو ہومیوپیتھک علاج کا مشورہ دیا گیا۔

Scanned by CamScanner

یہ بات تو اظہر من الشمس ہے کہ ہم (ہومیو پیتھ) مریض کے مقامی مرض کے لئے دوائیں تجویز نہیں کرتے۔ ہم تو مریض کی مکمل ہسٹری اور علامات کو مد نظر رکھتے ہوئے بامثل دوا تجویز کرتے ہیں۔

قانون شفاء کے تحت مرض اور مریض میں تفریق ضروری ہے۔

ہانمن کے پیروکار اگر اس بات کو مد نظر رکھیں گے تو ناکامی کا منہ نہیں دیکھنا پڑے گا۔

اس کیس میں مریضہ جسمانی طور پر کمزور، پتلی سی، زردی مائل اور سست سی تھی۔ سیشیا کی واحد اونچی خوراک نے قصہ ختم کر دیا۔ مریضہ کا زخم مندمل ہو گیا، صرف پٹی تبدیل کی جاتی رہی اور ایک دفعہ صحت یاب ہونے جانے کے بعد بھی اس قسم کی تکلیف نہ پیدا ہوئی۔

ڈاکٹر کارلٹن خود بھی سرجن ڈاکٹر تھے۔

اگر یہی لڑکی پہلی دفعہ ہی ہومیو پیتھی کے زیر علاج ہوتی تو سیشیا کی واحد اونچی خوراک سے صحت یاب ہو چکی ہوتی اور چار دفعہ ٹانگ کٹوانے کی نیت سے اور زندگی بھر لنگڑی ہو جانے سے بچ جاتی۔

ایک سال قبل ایک نوجوان میرے دوست طاہر کے ساتھ میرے کلینک میں مشورہ کے لئے آیا۔ اس کا بھائی فوج میں ملازم تھا۔ اس کی ٹانگ پر کچھ عرصہ قبل چوٹ آئی تھی۔ زخم مندمل نہ ہو رہا تھا اور فوجی ڈاکٹروں کا خیال تھا کہ زہر پوری ٹانگ کو لپیٹ میں لے رہا ہے۔ مریض کی زندگی بچانے کے لئے پوری ٹانگ کاٹ دینی ضروری ہے۔ میں نے اسے سمجھایا کہ اپریشن غیر ضروری ہے۔ دواؤں سے زخم کو صحت یاب کیا جا سکتا ہے۔ زہر ہرگز جسم میں نہیں پھیلے گا تم اگر اپنے بھائی کو میرے پاس لے آؤ تو اس کی ٹانگ کٹنے سے بچ سکتی ہے۔

لیکن وہ شخص دوبارہ واپس آنے کا وعدہ کر کے لوٹ کر میرے پاس نہ آیا اور مجھے علم نہیں کہ اس کے بھائی کی ٹانگ کاٹ دی گئی ہے یا نہیں۔ (مصنف)

سرجری کی افادیت سے کسی کو انکار ممکن نہیں لیکن دوا سے جہاں مریض بغیر کسی پیچیدگی کے آسان طریقے سے تندرست ہو سکتا ہے وہاں سرجن کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ۷۰ فیصد اپریشن غیر ضروری ہوتے ہیں۔

(Lupus) چہرے کی جلد کی دق یا کینسر

یہ بھی اپی تھیلیل قسم کا کینسر ہے۔ اسے کھا جانے والا کینسر (Eating Cancer) بھی کہتے ہیں۔ یہ چہرے پر ملحقہ بافتوں میں پھیل جاتا ہے اور ان کو تباہ کر دیتا ہے۔

کچھ ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ لیوپس کو کینسر نہیں کہا جا سکتا کیونکہ اس کی تہہ میں تپ دق کا زہریلا مادہ ہوتا ہے لیکن ایک بات ضروری ہے کہ یہ جلدی بیماری نہیں ہے۔ ناک کے نتھنوں پر پہلے نمودار ہوتا ہے۔ اس کی رنگت سرخ جلد میں سختی اور درد بہت ہوتا ہے اور ناک میں پھیلتا چلا جاتا ہے۔ زخم بن جاتے ہیں اور نشان بن جاتا ہے۔ زخم میں سے جابجا [illegible] ہوتا ہے اور یہ عضلات کو تباہ کر دیتا ہے۔ [illegible] سے ہڈیاں نظر آنے لگتی ہیں۔

علاج

لیوپس کے علاج کے لئے ہائیڈروکوٹائل نہایت مفید ہے۔ برٹش کے ڈاکٹر بوئین نے Lupus کے پچاس کیس صرف ہائیڈروکوٹائل سے صحت یاب کئے ہیں اور یہ تمام کیس بہت جلدی شفایاب ہوئے۔

یہ دوا وہاں مفید ہے جہاں پر کہ [illegible] ہوں [illegible] چھلکیاں نکلتی ہوں اور جلد موٹی ہو گئی ہو ہائیڈروکوٹائل [illegible] دینی چاہیے

جہاں پر کہ لیوپس کے ہمراہ جلد پر زخم بن گئے ہوں ہائیڈراسٹس بیرونی استعمال کرنا چاہیے۔ ہائیڈراسٹس اور گلیسرین ملا کر مالش کرنی چاہیے۔ اندرونی طور پر بھی ہائیڈراسٹس ایک طاقت دس قطرے تین گھنٹے کے وقفے سے پلانے چاہئیں۔

شدید قسم کی بڑھی ہوئی حالت میں مندرجہ ذیل نسخہ استعمال کر سکتے ہیں۔

Rx

Tinct Thuja

Tinct Baptisia

Tinct Phytolacca a a zi

اندرونی طور پر دس قطرے ہر تین گھنٹے کے وقفہ سے دیں۔

لیوپس کا ایک کیس

ڈاکٹر جمار چالیس سالہ پریکٹس میں ایک فرانسیسی مصنف کے لیوپس (جلد کی دق) کے متعلق لکھتے ہیں۔

"مریض میرے پاس بغرض علاج آیا وہ فرانس کا مشہور مصنف تھا اور لیوپس کا مریض تھا۔ پھوڑا آنکھ کے نچلے پپوٹے پر نکلا تھا۔ سلفر، کلکیریا اور سلیشیا کے استعمال سے مریض کو بھاری راحت پہنچی۔ مگر مریض اس رفتار سے مطمئن نہ ہوا کیونکہ وہ شادی کرنے کے لئے لندن جانے کی جلدی میں تھا۔ چنانچہ اس نے ایک نوجوان سرجن سے اپریشن کرا ڈالا۔ حالانکہ میں نے اسے ممانعت کی تھی مگر سرجن مذکورہ نے اسے یقین دلا دیا کہ یہ کام دو منٹ میں ختم ہو جائے گا اور اسے کوئی تکلیف نہ ہو گی۔ سرجن ڈاکٹر نے اسے بتایا کہ آپریشن قطعی بے ضرر ہے۔ چنانچہ اپریشن ہو گا۔ اپریشن ہونے کے ۲۴ گھنٹ کے اندر اندر اس کے چہرے پر خوفناک سرخ بادہ نمودار ہوا اور وہ تین دن کے اندر اندر مر گیا۔ مگر مجھے اطلاع بھی نہ ہوئی کہ کیا ہو چکا ہے اور کیا ہو رہا ہے۔

گلہڑ اور اس کا علاج

گلہڑ (تھائی رائڈ گلینڈ کی سوجن)

گلہڑ تھائی رائڈ گلینڈ کی مزمن سوجن کا نام ہے۔ گردن کے دوسرے ٹیومرز اور گلہڑ میں فرق جاننا ضروری ہے۔ مریض سے کہا جائے وہ گلے کو اس طرح حرکت دے جیسے کوئی غذا نگل رہا ہو اور غور سے دیکھا جائے کہ نرخرے اور ہوا کی نالی کے ساتھ ٹیومر بھی حرکت کرتا ہے لیکن اگر وہ اپنے مقام پر ہی رہتا ہے جہاں پر کہ تھائی رائڈ گلینڈ کو ہونا چاہئے تو پھر اس میں شک و شبہ کی گنجائش کم ہی رہ جاتی ہے کہ یہ گلہڑ ہی ہے۔

سب سے بڑی تکلیف جو مریض کو ہوتی ہے وہ گلہڑ کی وجہ سے سانس لینے میں اور دوران خون میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے اس کے دباؤ سے سر کی طرف جانے والی خون کی رگوں میں رکاوٹ پیدا ہو کر سر درد ہو جاتا ہے۔ چکر آتے ہیں اور کانوں میں آوازیں سنائی دیتی ہیں۔ خیالات منتشر ہوتے ہیں۔ سر اور چہرہ پر ورم آ جاتا ہے۔ غذا کی نالی کو دبانے سے آواز بھاری ہو جاتی ہے سانس آرے کی طرح چلتی ہے سانس پھول جاتی ہے اور غذا کو نگلنے میں دقت پیدا ہو جاتی ہے۔ بعض دفعہ اس قدر بڑھ جاتا ہے کہ اوپر کی طرف کانوں تک پھیل جاتا ہے یا نیچے چھاتی تک آ جاتا ہے۔

مردوں کی نسبت عورتوں میں زیادہ پایا جاتا ہے۔ اعداد و شمار کے مطابق ایک ہسپتال میں گلہڑ کے ۴۹ مریضوں کا علاج کیا گیا اور ان میں سے ایک مرد تھا اور ۴۸ عورتیں تھیں (ایک سال میں)

عام اوسط شرح یہ ہے کہ ایک مرد کے مقابلے میں ۲۰ عورتیں اس مرض کا شکار ہوتی ہیں۔ ہو سکتا ہے رحم اور بیضہ دانیوں کے امراض سے اس کا کوئی تعلق ہو اور یہ بھی مشاہدہ میں آیا ہے کہ حیض کے دوران اور حمل کے دوران گلہڑ بڑھ جاتا ہے یا اس کی سرگرمیاں تیز ہو جاتی ہیں۔ امریکہ میں اکا دکا مریض ہوتا ہے۔ مرض وبائی نہیں ہوتا۔ لیکن اٹلی، انگلینڈ، سوئٹزرلینڈ، ایشیا میں یہ مرض خاص خاص علاقوں میں پایا جاتا ہے اور خصوصاً

آبادیوں میں ہوتا ہے۔

اور اکثر دیکھا گیا ہے کہ جن علاقوں میں پانی میں چونا موجود ہوتا ہے۔ گلہڑ کے مریض زیادہ ہوتے ہیں اور ایسے علاقوں میں ۸۰ فیصد آبادی اس مرض میں مبتلا پائی گئی ہے۔

علاج

اس کا علاج کرتے وقت خاص کر عورتوں کا یہ اطمینان کر لینا چاہئے کہ مریضہ کو رحم کی کوئی بیماری تو نہیں ہے۔ اگر رحم کی بیماری موجود ہے تو گلہڑ کا علاج کرنے سے قبل اس کا علاج کیا جائے۔ تب ہی اس کے شفایاب ہونے کی توقع کی جا سکتی ہے۔ گلہڑ کے علاج کے لئے سب سے پہلی دوا جو ذہن میں آتی ہے۔ آئرس ورسیکلر ہے۔

ڈاکٹر ایلے جی جوان M.D (امریکہ) اپنا تجربہ بتاتے ہیں کہ ان کے ہاتھوں آئرس ورسیکلر کے پودے کا ٹنکچر جب کہ پودے پر پھول کھلے ہوں اس دوا کے استعمال کے لئے بہت مفید ثابت ہوا ہے تازہ پودے کی جڑ حاصل کریں۔ اسے ٹکڑے کر کے باریک پیس لیں آدھ اونس آئرس کی جڑ کے باریک ٹکڑے ایک پنٹ الکوحل ۸۰ % میں ڈبو دیں اور پندرہ دن ایک برتن میں پڑا رہنے دیں اس کے بعد فلٹر کر لیں۔ ہر کھانے کے بعد اس دوا کے ۲۵ قطرے مریض کو پلائیں بیرونی طور پر ٹنکچر آئیوڈین اور ٹنکچر فائیٹولاکا گلے پر برش سے لگا کر دیں۔

آئیوڈین

گلہڑ کے لئے آئیوڈین اندرونی طور پر بھی دی جاتی ہے۔ لیکن آئیوڈین ہر گلہڑ کی دوا نہیں ہوتی یہ اس گلہڑ کے لئے کام آتی ہے جو سادہ سا نرم گلہڑ ہو اور نیا نیا پیدا ہوا ہو اور خاص کر جب کہ گرم کمرے میں مریضہ کی علامات شدت اختیار کر جاتی ہوں۔ آئیوڈین 6x دس قطرے تین تین گھنٹے کے وقفہ سے دیں۔

عام علامات

آئیوڈین کے استعمال سے گلہڑ اور دوسرے غدود کی سوزش ختم ہوتی ہے مریض کھاتا

پسینہ بھی خوب ہوتا ہے پھر بھی سوکھتا چلا جاتا ہے ذرا سا کام کرنے پر دل کی دھڑکن اور پسینہ آجاتا ہے۔ تمام قسم کے اخراج تیزابی ہوتے ہیں۔

بیضہ دانیوں کا استقاء آیوڈین کے استعمال سے بڑی جلدی غائب ہو جاتا ہے رحم کی سختی اور رحم کے منہ کے زخم جلدی شفایاب ہوجاتے ہیں۔ رحم سے جریان خون جو کہ ہر پاخانے کے ساتھ آتا ہے اور جس کے ہمراہ شکم میں کاٹنے والے درد ہوتے ہیں۔ تکونہ ہڈی میں اور چڈوں میں درد اسی دوا کے استعمال سے ختم ہو گئے۔

ایک اور کیس میں شدید قسم کا لیکوریا بالکل ختم ہو گیا۔ مسلسل عرصہ تک رہنے والا لیکوریا جس میں دوران حیض زیادتی ہو جاتی تھی مکمل طور پر بند ہو گیا آیوڈین کے کمر میں چبھن دار درد ہوتا ہے۔ گلے کے غدود اور گردن کے غدود بھی اس دوا سے غائب ہو جاتے ہیں۔ رحم کا اور کمر کا آپس میں تعلق آیوڈین کے رحم اور کمر دونوں پر اثر انداز ہونے سے عیاں ہے ہر پاخانے کے ساتھ رحم سے خون جاری ہو جاتا ہے۔ شکم میں کاٹنے والے درد ہوتے ہیں۔ تکونہ ہڈی اور رگوں میں درد ہوتا ہے۔

فائی ٹولاکا

جب کہ کمر اور ٹانسل بیک وقت ہوں۔ ٹانسل سوج جاتے ہیں نیلی اور سرخ رنگت ہوتی ہے۔ تھوک نگلنے سے درد ہوتا ہے۔ دایاں ٹانسل زیادہ سوجا ہوا ہوتا ہے اور اس پر سفید سی جھلی بن جاتی ہے گلے کا اوپر والا سخت حصہ انتہائی سرخ دکھائی دیتا ہے۔ ٹانسل پر زخم۔ خناق۔ گرم مشروب نہیں پی سکتا۔ زبان کی نوک چیری کی طرح سرخ ہوتی ہے۔ خشک اور گرم ہوتی ہے۔ ناک میں کینسر کا اثر ہوتا ہے۔ فائٹولاکا کی جڑ کا ٹنچر گلیسرین میں ملا کر بیرونی طور پر کمر پر بھی مالش کرتے ہیں اور اندرونی طور پر غرارے بھی کرائے جاتے ہیں۔

نیٹرم فاس

زبان پر زرد میل۔ کریم کے رنگ کی اور بڑھے ہوئے کمر کا گلے پر دباؤ پڑتا ہو تو نیٹرم فاس 3x کا استعمال کرائیں۔

اس کا اثر لمف کے غدود پر بھی ہے۔ غدودوں میں ورم ہوتا ہے اور سختی بھی پیدا

نہیں ہوئی ہوتی۔ ہڈیوں کی بیماریوں میں جبکہ چونے کے فاسفیٹ جمع ہو جاتے ہیں (خنازیری) نیٹرم فاس کے استعمال سے فاسفیٹ جمع ہونا بند ہو جاتے ہیں۔

سپنجیا

اگر گلہڑ میں سخت سا غدود سا ہے اور اس کی بناوٹ بے ترتیب سی ہے اور مریض سانس نہیں لے سکتا دم گھٹتا ہے۔ سپنجیا سے فائدہ ہوتا ہے۔

سپنجیا کی علامات

ڈاکٹر ہانسن میٹریا میڈیکا پورا میں سپنجیا کے متعلق لکھتے ہیں کہ گلہڑ کے لئے بہترین دوا ہے۔ یہاں تک کہ گلہڑ ٹھوڑی تک بڑھ کر آ گیا ہے۔ اور انہوں نے چھوٹی طاقت کے استعمال کو ترجیح دی ہے جو بہتر اثر کرتی ہے۔ آواز بھاری ہو جاتی ہے اور کھانسی ہو تو کھوکھلی کالی کھانسی کی طرح آواز آتی ہے" ڈاکٹر ہانسن ہی کا بیان ہے کہ سپنجیا کی کھانسی کھانے اور پینے کے بعد غائب ہو جاتی ہے لیکن رات کو بار بار ہوتی ہے۔"

نگلتے وقت گلہڑ میں گولی لگنے کا سر درد ہوتا ہے اور جب نگل نہیں رہا ہو معمولی درد ہوتا ہے رات کو دم گھٹنے کے دورے پڑتے ہیں۔ ہوائی نالی' گلا سوج جاتے ہیں۔ سانس لیتے وقت یوں محسوس ہوتا ہے جیسے اسپنج کے ذریعے سانس لیا جاتا ہے۔

کیس نمبر I

تیس سالہ ایک دراز قد عورت کو گلے میں گلہڑ تھا۔ اس طرح کا گلہڑ کبھی دیکھنے میں نہ آیا تھا نہایت کریہہ منظر۔ مریضہ کے دونوں پستانوں سے بھی سائز میں بڑا تھا گلہڑ سخت قسم کا اور اس میں گلٹیاں تھیں اور کسی قدر درد بھی کرتا تھا۔ صبح و شام سپنجیا کی تین گولیاں دی گئی۔ صبح و شام سپنجیا کی بیرونی طور پر مالش بھی کی جاتی رہی ۴ ہفتوں میں مرض غائب ہو گیا۔ (ڈاکٹر ایس بی بارلو)

کیس نمبر II

۱۹ برس کی ایک مریضہ کو گلہڑ تھا۔ کافی بڑا تھا۔ مریضہ کی خود کی رنگت زرد تھی

بھوک غیر معمولی طور پر بڑھی ہوئی تھی۔ کبھی قبض ہو جاتی اور کبھی اسہال شروع ہو جاتے ۔ سوزش کے ساتھ آنتوں کی کمزوری کی وجہ سے باربار پاخانے کی حاجت ہوتی تھی۔ مقعد کے راستے خون آتا تھا اور کاٹنے والے اور جلن دار درد ہوتے تھے۔ سینہ میں کمزوری محسوس کرتی تھی۔ پاؤں کے اندر ناخن اندر کو گھسے ہوئے تھے اور سردی لگ جانے کا رجحان زیادہ تھا۔

۲۸ اپریل کو آئیوڈین کی ایک خوراک دی گئی۔ سوائے گلٹی کے باقی سب علامات غائب ہو گئیں جو کہ اسی طرح تھا۔ ۲ جون کو سیپیا ۳۰ کی خوراک دی گئی اور ۹ جنوری تک گلٹی مکمل طور پر غائب تھا۔ لیکن قبض اور اسہال جو باری باری ہوتے تھے دوبارہ وہی کیفیت پیدا ہو گئی۔ اس کے لئے سلفر ۳۰ اور بعد میں سلفر بلند طاقت ایک خوراک دی گئی۔ مریضہ صحت یاب ہو گئی اور گلٹی دوبارہ پیدا نہ ہوا۔

”ڈاکٹر وِنگ ہیس“

کیس نمبر III

ایک اور مریضہ کو ۳ سال سے پیٹ پر [illegible] تھا۔ [illegible] کم ہی [illegible] سے گلٹی دیکھنے میں آتے ہیں۔ غیر ہموار سا سخت سا گوشت تھا۔ سردی لگ جانے پر معمولی دکھن ہوتی تھی۔ [illegible] ۳ اور ۱۲ بدلا بدلا کر دیے جاتے رہے۔ ۲۰ ہفتوں میں غائب ہو گیا۔

”ڈاکٹر بارلو“

کیس نمبر IV

ایک مریضہ کو چھ سالوں سے گلٹی تھی اور مسلسل بڑھ رہا تھا اور بہت ہی بڑھ گیا تھا۔ اس میں معمولی سا درد ہوتا تھا۔ سردی لگ جانے پر تکلیف ہوتی تھی۔ [illegible] ۶ اور ۳۰ دینے سے ۳ ماہ میں غائب ہو گیا۔

گلہڑ جس میں آنکھ کا ڈھیلا باہر نکل آتا ہے

(Exophthalmic Glotre)

اس قسم کے گلہڑ میں دل کی دھڑکن۔ گردن اور سر کی شریانوں میں تپکن۔ تھائی رائڈ میں ورم اور آنکھ کے ڈھیلے باہر کی طرف نکل آتے ہیں۔ عام طور پر زمانہ بلوغت اور کہولت کے درمیان یہ مرض پیدا ہوتا ہے مردوں کو کم ہی ہوتا ہے۔ ۲۰۰ مریضوں میں صرف ۳۹ مردوں کو یہ بیماری تھی۔ عام طور پر وہی مبتلا ہوتے ہیں جن میں نظام عصبی کا کوئی مرض ہوتا ہے۔ سبز بحس۔ حیض کی بے قاعدگیاں اور فکر و رنج میں مبتلا مستورات کو اکثر یہ بیماری ہو جاتی ہے۔

شروع میں گلے میں سرسراہٹ سی پیدا ہوتی ہے۔ اور عام طور پر عصبی مزاج لوگوں میں ہی ہوتی ہے۔ بظاہر اس سرسراہٹ کی کوئی وجہ بھی نہیں ہوتی۔

آنکھوں کی علامات بڑی نمایاں ہیں۔ آنکھوں کے ڈھیلوں کے پیچھے خون کی نالیاں بھری ہوئی نظر آتی ہیں۔ جس کی وجہ سے آنکھ کے ڈھیلے باہر کی طرف نکلے ہوئے ہوتے ہیں۔ یہ علامات آہستہ آہستہ بڑھتی جاتی ہیں یہاں تک کے ڈھیلے باہر نکل آتے ہیں۔ آنکھوں میں چمک سی ہوتی ہے۔ اور بار بار ان میں سے پانی بہتا ہے۔ بینائی میں فرق نہیں پڑتا اور نہ ہی ڈھیلوں کی حالت میں تبدیلی ہوتی ہے۔

ڈھیلا اگر نیچے کی طرف بڑھا ہوا ہو تو اوپر کی پلک اس کو ڈھانپ نہیں سکتی جیسا کہ قدرتی حالت میں ہوتا ہے۔ دل کی دھڑکن اور خون کی نالیوں کی تپکن (ضرب) ہی بڑی علامات ہوتی ہیں۔

شدید دل کی دھڑکن ہوتی ہے۔ اور ساتھ ہی گردن اور سر کی شریانوں میں بھی تپکن ہوتی ہے۔ ان کی رگیں بھی کانٹے کی نبض کی طرح پھڑکتی ہیں۔ کچھ عرصہ اگر دل کی دھڑکن جاری رہے تو گلہڑ حجم میں بڑھتا جاتا ہے گو عام طور پر بڑا ہوتا ہے۔ ہاتھ لگانے سے نرم محسوس ہوتا ہے جیسے وریدوں کا گومڑ بن گیا ہو۔ گلہڑ والی جگہ پر زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ مرض کے دورے کی حالت میں شدید تپکن دار درد ہوتے ہیں۔ جو گلے کے اندر محسوس ہوتے ہیں اور یوں بھی ہوتا ہے کہ ایک تھرتھراہٹ اندر اندر گلہڑ میں دکھا ہو

جاتا ہے اور دورہ مرض کے ختم ہونے پر اپنے اصل سائز پر واپس آ جاتا ہے اس مرض کو پہنچاننے کی سب سے بڑی نشانی یہ ہے کہ آنکھوں کے ڈھیلے باہر نکل آتے ہیں۔ دل کی شدید دھڑکن ہوتی ہے۔ اور جب آنکھیں نیچے کی طرف بڑھ جائیں تو اوپر والی پلکیں ڈھیلوں کو ڈھانپ نہیں سکتیں جس طرح کہ قدرتی حالت میں ہوتا ہے۔

علاج

سٹرونشئس کمکیا آنکھیں باہر نکلی ہوئی ہوں تو مفید دوا ہے۔ دل کی کمزوری بھی ساتھ ہوتی ہے۔

بیلاڈونا

جب کہ ڈھیلے باہر نکل آئے ہوں۔ چہرہ سرخ ہو سر اور گردن کی شریانوں میں پھڑپھڑاہٹ ہو (جیسے نبض چلتی ہے) نبض تیز اور دل کی دھڑکن شدید ہو تو بیلاڈونا استعمال مفید ہوتا ہے۔

خوراک

۳ طاقت' ۲۰ قطرے ایک گلاس پانی میں ہر دو گھنٹہ کے وقفہ سے ایک چائے کا چمچہ۔

بیل ڈونا میں خون کا دورہ سر کی طرف زیادہ ہوتا ہے۔ سرد پیر اور گرم سر (فدر) یہ ظاہر کرتا ہے کہ خون کے دورے میں ابتری پیدا ہو گئی ہے۔ بیل ڈونا خون کے دباؤ (B P H) کو کم کر دیتا ہے۔ خون کا سر کی طرف دورہ اس قدر زیادہ ہوتا ہے کہ کئی نالیاں پھٹ جاتی ہیں اور خون بہنے لگتا ہے۔ اگر یہ واقع ہو جائے تو دنیا میں کوئی بھی پیتھی مریض کو بچا نہیں سکتی۔

ہائی بلڈ پریشر کے مریض میں جتنی بھی علامات پائی جاتی ہیں بیلا ڈونا ان سب کے لیے مفید ہے۔ کن پٹیوں کی شریانیں۔ گردن کی شریان۔ سر کی شریانیں سب میں تپکن (نبض کی طرح پھڑپھڑاہٹ) ہوتی ہے۔ دل پر دباؤ پڑتا ہے جس کی وجہ سے سانس دقت سے لیتا ہے بے چینی پائی جاتی ہے۔ نبض بھرپور (فل) تیز اور بڑی ہوتی ہے۔ سر پر خون کے

شدید دباؤ کی وجہ سے مریض کو چکر آتے ہیں۔

بیلا ڈونا کا کیس

مریضہ کا ٹیومر اتنا سخت نہ تھا۔ لیکن اس میں پھوڑے کی طرح کا درد ہوتا تھا درد گردن سے پھیلتا تھا اور یوں محسوس ہوتا جیسے گلے میں پچڑ ٹھونک دیے گئے ہیں۔ نگلتے وقت تکلیف ہوتی تھی۔ مریضہ اعصابی مزاج تھی چکر آتے تھے اور بیٹھتے ہوئے غنودگی میں چلی جاتی تھی جس پر کنٹرول نہ تھا۔ بیلا ڈونا ۲۰۰ دینے سے دو ہفتوں میں شفا یاب ہو گئی۔

جب غذا کی نالی سکڑ گئی ہو اور ٹھوس یا نرم غذا نگل نہ سکتا ہو اور گلے میں دبانے والا درد ہوتا ہو بیلا ڈونا سے فائدہ ہو جاتا ہے۔

جیبورنڈی۔ Exophthalmic Goitre میں استعمال ہوتی ہے۔ پستانوں کی سختی کو کم کرتی ہے۔ گلہڑ کے ہمراہ دل کا فعل بڑھا ہوا ہوتا ہے اور شریانوں میں تپکن ہوتی ہے۔

گلہڑ کے چند اور کیس

کلکیریا کارب

(ا) گلہڑ

خنازیری مزاج' نے چاند میں۔

کراچی پولیس کا حوالدار اور تحریب گلہڑ کے علاج کے لیے میرے پاس آیا مریض نے کسی ہومیوپیتھ سے تھائی روڈینم دوائی لی تھی اور استعمال کر رہا تھا لیکن رتی بھر افاقہ نہ ہوا تھا۔

ریڈیونک کمپیوٹر کی مدد سے دوا تجویز کی گئی جو کہ فلکیریا کارب ۳۰ نکلی کلکیریا کارب ۳۰ استعمال کرائی گئی ایک ماہ بعد مریض کا کراچی سے خط آیا "مجھے بہت افاقہ ہو رہا ہے۔ ایک ماہ کی اور دوا بھیج دیں۔" جو روانہ کر دی گئی۔

ڈاکٹر سید شفقت حسین جعفری (مصنف)

ڈاکٹر رہو (Dr Raue) خنازیری مزاج کے موٹے اور پلپلے مریضوں میں کلکیریا کی

Scanned by CamScanner

سفارش کرتے ہیں۔

ڈاکٹر گولن لکھتے ہیں کہ سکروفولا' خنازیری مادہ کی وجہ سے پھولے ہوئے غدود کلکیریا کارب سے ٹھیک ہوتے ہیں۔ (سیشیا)

(۲) ایک اور مریض کا گلہڑ کئی سالوں سے بڑھا ہوا تھا۔ ایلوپیتھی دوائیں آیوڈین اور کالی ہائڈرائڈ دینے سے فائدہ نہ ہوا برومیم ۳ نے بھی اثر نہ کیا۔ کلکیریا کارب ۳ صبح و شام استعمال کرانے پر شفایاب ہو گیا۔

(ڈاکٹر اے سٹارک)

(۳) ڈاکٹر گوربر کا بیان ہے کہ انہوں نے کلکیریا کارب ۴ طاقت (پوڈر) کی مدد سے ایک فرانسیسی ڈاکٹر کلوسل کا نرم قسم کا گلہڑ دور کیا۔

(۴) ڈاکٹر بیرنگ نے Knerrs Repertory کے صفحہ ۳۳۴ پر تحریر کیا ہے کہ انہوں نے کلکیریا کارب کی مدد سے ایک مریض کا چھتیس (۳۶) سال کا پرانا گلہڑ شفایاب کیا۔

ایپس

ڈاکٹر پولس نے گلہڑ کے تین کیس دیئے ہیں۔ تینوں عورتیں تھیں اور زنانہ امراض میں مبتلا تھیں۔

(۱) پہلی مریضہ قلت حیض کا شکار تھی۔

(۲) دوسری میں شدید جریان خون تھا (رحم سے)۔

(۳) تیسری میں حیض کی بے قاعدگیاں تھیں۔

برومیم

برومیم کے گلہڑ کی ڈاکٹر گل کرسٹ مندرجہ ذیل علامات بتاتے ہیں۔

بائیں طرف کے کان کے غدود میں ورم اور سختی۔ گلے میں ورم۔ گلے میں سرخی اور یوں دکھائی دے جیسے جھلی سی بن گئی ہو۔ زخم خراش دار ہوتے ہوں منہ سے معدہ تک جلن ہوتی ہو۔ منہ میں اور غذائی نالی میں حدت۔ گرمی' آواز بھاری۔ سانس میں تعطل۔ گلے میں دکھن اور کھردراپن' سانس لینے سے سانس کی نالی میں سرسراہٹ۔ بچے کھانسی سے ہوتی ہے۔ گردن کے دونوں طرف رسولیوں کی طرح کے ورم (ٹیومرز) شام کو

گرم کمرے میں ' اور آرام کی حالت میں زیادتی۔ حرکت سے افاقہ۔"

(۱) دو سال ہوئے مجھے ہومیوپیتھک دواؤں کی برتری ظاہر کرنے کا ایک موقع ملا مجھے خنازیری بیریں Bronchocle کا ایک کیس دیا گیا جو کہ گذشتہ ۱۵ سالوں سے بڑھ رہا تھا۔ یہ ایک ۴۶ برس کی عورت کا کیس تھا جو چھ بچوں کی ماں تھی۔ مریضہ کی صحت بہت اچھی تھی سوائے اس نقص یا بیماری کے مریضہ ایلوپیتھک علاج سے مایوس ہو چکی تھی اور کسی ڈاکٹر کو بیریں دکھانے کے لیے تیار نہ تھی۔

میں نے مریضہ کے لواحقین سے کہا کہ مجھے چھ ماہ کی مہلت دیں۔ میں اپنی کوشش کروں گا یہ لوگ ہومیوپیتھی کے قائل بھی تھے اور تھے بھی معقول لوگ۔ کہنے لگے کہ آپ چھ ماہ کی بجائے ایک سال علاج کریں یا اس سے بھی زیادہ عرصہ اگر آپ واقعی سمجھتے ہیں کہ مریضہ کے لیے اتنا علاج ضروری ہے۔ میں نے اپنی ذمہ داری محسوس کی اور سوچنے لگا کہ اگر مریضہ صحت یاب نہ ہوئی تو کیا ہوگا۔

ٹیومر سے تکلیف نہ تھی سوائے اس کے ایک طرف سر پھیرنے میں دقت ہوتی تھی۔ اور یہی ایک بڑی علامت تھی۔ میں نے برومیم دینے کا فیصلہ کیا اور برومیم 2x دس گولیاں ہر روز رات کو استعمال کرائی جانے لگیں۔ اس دوران میں مریضہ کا معائنہ کرتا رہا۔ تین ہفتے گزرنے پر میری توجہ اس امر کی طرف دی گئی کہ ٹیومر حجم میں کم ہو رہا ہے دو مہینے گزرنے پر ٹیومر اس قدر کم ہو گیا کہ اب دوائی کی مقدار گھٹا کر ہفتہ میں دو بار کر دی گئی۔ تیسرے ماہ معمولی سا داغ باقی رہ گیا۔ دوا بند کر دی گئی۔ چند دنوں کے بعد مریضہ کو دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ ٹیومر کا نام بھی باقی نہ تھا۔

(ڈاکٹر اے۔ ایچ۔ اسٹن)

کاربوانیملس

یہ دوا خنازیری مزاج کے لوگوں میں استعمال ہوتی ہے۔ مریضہ عمر ۴۶ سال۔ پہلے بچے کی پیدائش پر ۲۶ سال کی عمر میں گلا پیدا ہونا شروع ہوا تھا۔ شروع میں محسوس نہ ہوتا تھا لیکن اب ایک سیب کے حجم کے برابر ناہموار سخت تھا اور تکلیف ہوتی تھی۔ تنگ قمیض جو گردن پر دباؤ ڈالتی تھی (تنگ کالر) اس سے سانس لینے میں نہ صرف دقت ہوتی بلکہ

Scanned by CamScanner

ساتھ چکر بھی آتے تھے۔

آیوڈین کے اندرونی اور بیرونی استعمال سے ذرہ برابر فائدہ نہ ہوا۔

اپریشن کرانے پر اس لئے رضامند نہ تھی کہ ہو سکتا ہے اپریشن کرانے کے بعد بھی فائدہ نہ ہو لہذا ہومیوپیتھی کو آزمانے کا خیال آیا۔ گذشتہ دو ماہ سے خون حیض بھی بند تھا بلکہ حیض کی بجائے سبزی مائل زرد لیکوریا جاری تھا۔ لیکوریا کے لئے سیپیا ۱۲ صبح و شام استعمال کرائی گئی۔ دس ہفتوں میں لیکوریا بند ہو گیا لیکن گردن کا گلہڑ اسی طرح تھا۔

کاربوا نیملس ۴ طاقت ہر چوتھے روز شام کو ایک پاؤڈر دیا گیا مریضہ دوبارہ میرے پاس لوٹ کر نہ آئی۔ تاہم ایک سال بعد وہ میرا شکریہ ادا کرنے آئی تھی۔ گردن پر گلہڑ کا بالکل نشان باقی نہ تھا۔

(ڈاکٹر پارٹر)

ایسفڈرا ولگیرس

یہ دوا گلہڑ یا گلہڑ میں مفید ہے۔ آنکھوں کے ڈھیلے باہر نکل آتے ہیں یوں معلوم ہوتا ہے جیسے ڈھیلوں کو باہر کی طرف دھکیلا جا رہا ہے۔ گردن میں اکڑن ہوتی ہے۔ سر پھیرنے سے گردن میں اکڑن تمام جسم پیچھے کی طرف کھنچ جاتا ہے۔ تلی میں درد شام کے وقت اعضاء میں درد ہوتا ہے۔

بائیں طرف کے آدھے سر درد کے ساتھ تمام بازو سن ہو جاتا ہے قلب میں کپکپی ہوتی ہے۔

فیرم مٹ

فولاد کا مسلسل استعمال گلہڑ پیدا کرتا ہے۔ اس لئے ہومیوپیتھی کے طور پر بالمثل دوا دینے سے اسے گلہڑ کو ختم کرنا چاہئے۔ اس کے علاوہ مندرجہ ذیل دواوں کا استعمال مزاج اور علامات کے مطابق مفید ہو سکتا ہے۔

تھائی راؤڈینم

اس دوا کے استعمال میں نہایت احتیاط کی ضرورت ہے۔ اگر مرض میں اضافہ ہوتا نظر آئے تو فوراً دوا کا استعمال روک دینا چاہئے۔ خوراک ۳x آیوڈین۔ ۳x فلورک ایسڈ ۳

Scanned by CamScanner

کھیگیا یا گلہڑ جس میں آنکھیں باہر نکل آتی ہیں۔

تھائی راڈنیم۔ آیوڈین۔ بیلا ڈونا۔ کیپسیکم۔ لائیکوپس۔ فیرم مٹ۔ نیٹرم میور۔
گلونائین۔

Scanned by CamScanner

کینسر کے علاج میں استعمال ہونے والی دوائیں

(1) Acetic Acid — ایسٹک ایسڈ

(2) A[illegible]lapetus G[illegible] — ایلا پیٹس گلوب

(3) Anthracinum — انتھرا سینم

(4) Apis — ایپس

(5) Arnica — آرنیکا

(6) [illegible] — آرسینک

(7) Ars[illegible] — آرسینک برومیم

(8) Ars[illegible] — آرسینک آیوڈائڈ

(9) [illegible] — [illegible] آرسینک

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(23) Bryonia	برائی اونیا
(24) Cadmium Sulph	کیڈمیم سلف
(25) Calc Carb	کلکیریا کارب
(26) Calc Fl	کلکیریا فلور
(27) Calc Iod	کلکیریا آئیوڈائڈ
(28) Calc Oxl	کلکیریا اوگزالک
(29) Calendula	کیلنڈولا
(30) Carbalic Acid	کاربالک ایسڈ
(31) Carbonium Sulph	کاربونیم سلف
(32) Condurango	کنڈورنگو
(33) Carbo Veg	کاربوویجی
(34) Causticum	کاسٹیکم
(35) Chimaphilla	چیمافیلا
(36) Cholestrinum	کولیسٹرینم
(37) Clematis	کلیمٹس
(38) Colocynth	کالوسنتھ
(39) Conium	کونیم
(40) Coridallis	کوریڈیلس
(41) Crotolus Horr	کروٹیلس ہورائیڈس
(42) Echenecca	ایکینیشیا
(43) Ferr Pic	فیرم پکرک
(44) Galium	گالیئم
(45) Geranium	جیرانیم
(46) Graphitis	گریفائٹس
(47) Guaco	گوآکو
(48) Hecla Lava	ہیکلا لاوا

Scanned by CamScanner

(49)	Hydrastis	ہائڈراسٹس
(50)	Hydrocotyle	ہائیڈروکوٹائیل
(51)	Iodine	آئیوڈین
(52)	Kali Bich	کالی بائیکرام
(53)	Kali Cynatum	کالی سائینیٹم
(54)	Kali Mur	کالی میور
(55)	Kali Phos	کالی فاس
(56)	Lapis Alb	لیپس البس
(57)	Murex	میوریکس
(58)	Kali Sulph	کالی سلف
(59)	Kearesote	کریازوٹ
(60)	Lachesis	لیکسس
(61)	Lobelia Indlata	لوبیلیا انفلاٹا
(62)	Merc Sol	مرکسال
(63)	Nectrianum	نیکٹرینم
(64)	Ornitho Galium	آرنیتھو گیلم
(65)	Ovarinum	اووریnم
(66)	Phophorus	فاسفورس
(67)	Phytolacca	فائی ٹولاکا
(68)	Psorinium	سورینم
(69)	Sanguinaria	سینگونیریا
(70)	Sarsaprilla	سارساپریلا
(71)	Scirrhinum	سکرینم (نوسوڈ)
(72)	Scrofularia	سکروفولیریا
(73)	Semper Vivum Tect	سمپروائیوم ٹیکٹ

(73)	Sepia	سیپیا
(74)	Silicea	سلیشیا
(75)	Stillingia	سٹلنگیا
(76)	Syphilinum	سفیلنم
(77)	Thuja	تھوجا
(78)	Uphorbia Het	یوفوربیا ہٹروڈکسا
(79)	Uphorbinum	یوفوربینم آفیشل
(80)	X. Rays	ایکسرے

ایسٹک ایسڈ (Acetic Acid)

معدہ کے السر اور کینسر کی دوا ہے۔ واحد دوا ہے جو معدہ میں موجود کینسر سیلز (Cells) کو ختم کرتی ہے۔ معدہ کے کینسر کے عنوان کے تحت اس پر تفصیل سے لکھا جا چکا ہے۔ مریض غصہ ور اور تنگ مزاج ہوتا ہے۔ اور اپنے مرض کے متعلق فکر مند ہوتا ہے۔ معدہ کے السر میں غذا اور خون کی قے ہوتی ہے۔ ہر کھانے کے بعد قے۔ جس کے ساتھ شدید پیاس ہوتی ہے' اور معدہ میں شدید جلن دار درد ہوتا ہے۔

بغیر ہضم غذا کے دست اور مزمن دست بھی اس دوا میں پائے جاتے ہیں۔ دق کا مزاج رکھنے والوں کے اسہال۔ دن رات ڈکاریں اور ابکائیاں ہوتی ہیں۔ نچلی طاقتوں میں ہر طرح کی ہچکی بند کرنے میں اس کا فعل لازمی ہے۔ (انکس وامیکا۔ میگنیشیا فاس)

خوراک ۱x۔ ۳x

ایپس۔ (Apis)

پستان کا کینسر۔ جبکہ تیز ڈنگ لگنے کے سے درد ہوتے ہوں ٹیومر کی جلد گہری ارغوانی۔ اخراج ہلکے زرد رنگ کی ہوتے ہیں۔ بیضہ دانیوں کے ٹیومر (دائیں طرف خصوصاً) یا رحم کا استسقاء بیضہ دانیوں میں ڈنگ لگنے کے سے درد کے ساتھ۔ بیضہ دانیوں میں ورم

کی وجہ سے حیض کا رک جانا۔ قلت حیض۔ درد بھرے حیض خون حیض پتلا سا خارج ہوتا ہے۔ لیکوریا بدبو دار۔ تیزابی اور سبز ہوتا ہے۔ ابتدائی تین مہینوں میں اسقاط کا خطرہ، کینسر کے زخموں میں یا پستان کے کینسر میں ڈنگ لگنے کا سا جلن دار سا درد ہوتا ہے۔

طاقت ۳ ۔ ۳۰

آرنیکا (Arnica)

بعض دفعہ چوٹ لگنے سے یا کسی شے کے پستانوں کے ساتھ زور سے ٹکرانے سے پستان میں ورم آ جاتا ہے۔ دکھن ہوتی ہے پستان درد کرتے ہیں۔ فوری طور پر آرنیکا مدر ٹینکچر اور گلیسرین ملا کر مالش کرنی چاہیے۔ دن میں تین دفعہ اچھی طرح مالش کریں اور اندرونی طور پر ۳ طاقت دوا ہر ۳ گھنٹہ کے وقفہ سے کھلائیں۔

آرسنک (Arsenic)

آرسنک کینسر کے لیے بطور دوا استعمال ہوتی ہے۔ ورم معدہ۔ ڈوڈینل کا ورم (حاریا مزمن) اور ان کے نتیجے میں پیدا ہونے والے دوسرے امراض سب کے لیے آرسنک مفید دوا ہے۔ معدہ میں جلن اور بے چینی ڈاکٹر ہانس کرونک ڈیزیز میں لکھتے ہیں۔ شکم میں شدید درد ہوتا ہے اور اس قدر بے چینی ہوتی ہے کہ مریض کو کہیں آرام نہیں آتا۔ فرش پر لوٹ پوٹ ہوتا ہے اور زندہ رہنے کی امید ختم ہو جاتی ہے۔ کھانے کے بعد شکم میں ابھار ہوتا ہے نبض تیز۔ چھوٹی اور کانپتی ہے۔ ہونٹوں کا ایپی تھیلیم کینسر (Epithelial Cancer) آرسنک سے شفایاب ہوتا ہے۔

عام کینسر میں درد سوئی چبھنے کے سے ہوتے ہیں۔ زخموں میں جلن دار درد ہوتا ہے مہلک امراض اور کینسر کے زخم۔ آرسنک کی جلن میں گرمی سے آرام آتا ہے یہ آرسنک کی مخصوص علامت ہے۔

آرسنک آئیوڈائڈ (Arsenic Iod)

اس دوا کی تیسری طاقت پاؤڈر میں (Trituration) ہونٹوں کے اپی تھیلیم کینسر میں استعمال ہوتی ہے۔ پستانوں کے درد بھرے کینسر (Scirrhus) جبکہ ان میں زخم بن

Scanned by CamScanner

جائیں مفید ہے۔ آرسنک آئیوڈائڈ کا مریض گرمی سردی دونوں سے ذکی الحس ہوتا ہے۔ اس میں درد کے زخم۔ آتشک کے زخم۔ بغلوں کے غدود میں ورم، کینسر کی تکالیف پائی جاتی ہیں۔ ڈاکٹر کینٹ نے آرسنک آئیوڈائڈ کے استعمال سے Lupus اور چھاتی (پستان) کا اسی تھیلم کینسر شفایاب کیا تھا۔ غدود بڑھ جاتے ہیں۔

رحم کا کینسر اس دوا کے استعمال کرانے پر بڑھنے سے رک جاتا ہے بدبودار مواد اور جلن دار درد کم ہو جاتے ہیں۔ اس کے استعمال سے بیضادانیوں کی سختی۔ ورم اور بڑھوتری ختم ہو گئی۔ لیکوریا تیزابی۔ خونی۔ جلن دار اور مقدار میں زیادہ ہوتا ہے۔ لیکوریا پتلا یا گاڑھا زرد ہوتا ہے۔ حیض یا بند ہو گئے ہوتے ہیں یا دب گئے ہوتے ہیں۔ رحم سے خون آتا ہے۔

آرسنک کالی (Kali Ars)

رحم کے منہ پر گوبھی کے پھول کی طرح کے ٹیومر جن میں درد ہو اور جن میں سے بدبودار مواد خارج ہوتا ہو اور پیڑو کے نیچے بوجھ محسوس ہوتا ہو تو کالی آرسنک ۳x پاؤڈر (Trituration) میں مفید ہے۔ جلد کا کینسر مسلک مدت، جبکہ بیرونی کوئی علامات نظر نہ آتی ہوں جلد کے نیچے لاتعداد چھوٹی چھوٹی گانٹھیں رسولیاں ہوتی ہیں۔ ڈاکٹر بورک لکھتے ہیں کہ مریض جلد کی مزمن مسلک بیماری میں مبتلا ہوتا ہے شدید بے چینی اور اعصابی کمزوری ہوتی ہے۔ اور مریض میں خون کی کمی (Anaemia) ہوتی ہے۔

آرسنک برومیٹم (Ars Bromatum)

کینسر میں اس کے استعمال سے مرض بڑھتا نہیں اس دوا کے مسلسل استعمال سے بڑھے ہوئے غدود جو ہر طرح کا علاج کرانے کے باوجود بھی درست نہ ہوں غائب ہو جاتے ہیں۔ بگڑی ہوئی صحت کی حالت میں اس دوا کی ایک بوند روزانہ ۴ اسپانی میں ملا کر عرصہ دراز تک دینے سے صحت لوٹ کر آئی۔ دوا کو ہمیشہ زیادہ پانی کے ساتھ استعمال کرنا چاہیے۔ دو سے چار بوند روزانہ بھرے ہوئے گلاس میں استعمال کرانے پر کھجلی کے دانے خشک ہو جاتے ہیں نہ صرف یہ کہ یہ دوا بیماریوں کو دور کرتی ہے۔ بلکہ جسم کے اندر ایک نئی روح پھونک دیتی ہے۔ دوا کو کافی لمبا عرصہ استعمال کرانا چاہیے۔

Scanned by CamScanner

انتھراسینم (Anthracinum)

یہ دوا کینسر میں اور ان پھوڑوں میں استعمال ہوتی ہے۔ جہاں سمیت پائی جائے ڈاکٹر ایلن لکھتے ہیں کہ یہ دوا کینسر یا کاربنکل کے پھوڑوں میں جو زخم کو کھائے جا رہے ہوں۔ سوجے ہوئے غدودوں میں جن میں گانٹھیں پڑ گئی ہو استعمال ہوتی ہے۔ ناک سے۔ منہ سے اور آلات تناسل زنانہ سے۔ مقعد سے تارکول کی طرح سیاہ رنگ کا سیلان ہوتا ہے۔ اور اس میں سمیت ہوتی ہے۔ زہرباد۔ کینسر کے زخم۔ زہریلے زخم کینسر میں نہایت شدید اور جلن دار درد۔ بدبو اور تیز مواد بہتا ہے اس دوا کا سب سے نمایاں نشان دنبلوں اور کاربنکلوں کے یکے بعد دیگرے نکلنا ہے۔

خوراک ۱۲۔۳۰۔۲۰۰

آرم آیوڈائڈ

کینسر کے لیے استعمال ہوتی ہے۔

آرم آرسینکم ہر قسم کے کینسر میں استعمال ہوتی ہے۔ لیکن رحم کے کینسر کے لیے از حد مفید دوا ہے۔

اووری نیم یا اوفرینم (Ovarinum)

خصیۃ الرحم کے ٹیومر میں مفید ہے خاص کر خصیۃ الرحم کے اپریشن کے بعد خصیۃ الرحم کی بیماریاں ہوں۔

بڈیاگا (Badiaga)

خنازیر جبکہ غدود پھول گئے ہوں۔ آتشک اور آتشک کی گلٹیاں جن کو جلا کر مرض کو دبا دیا گیا ہو پستانوں کے کینسر پر نمایاں اثر ہے۔

ایسٹیریس ریوبنز (Asterias Rub)

یہ دوا موٹے اشخاص یا مستورات کے پستان کے کینسر کے لیے مفید ہے پستان یوں محسوس ہوتے ہیں۔ جیسے کہ بڑھ گئے ہوں اور سوئیاں چبھنے کے سے تیز درد ہوتے ہیں

Scanned by CamScanner

(Lancinating Pains) حیض سے قبل پستان میں ورم ہو جاتا ہے۔ سر کے اندرونی پردوں میں ورم جس کی وجہ سے سرگرم ہوتا ہے۔ پستان پر ایک نہایت سرخ سا نشان پیدا ہو جاتا ہے۔ جو زخم کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ اور اس میں سے گندی بدبو آتی ہے اس طرح کے کیس میں ایسٹیرس ریو بنز ۵x۳ قطرے دن میں ۴ دفعہ استعمال کرائیں۔

زنانہ امراض

بلوغت کے وقت چہرے پر داغ:

حیض کے جاری ہو جانے پر شکم میں درد اور دوسری ملحقہ تکلیف ختم ہو جاتی ہیں پستان سوج جاتے ہیں درد کرتے ہیں۔ بائیں زیادہ مبتلا ہوتا ہے پستانوں میں ورم سختی۔ پستان کا کینسر اگرچہ اس میں زخم پیدا ہو گیا ہو تب بھی مفید ہے جیسے اندر کی طرف کھینچا ہوا ہے۔ درد بغل کی طرف جاتے ہیں اور وہاں سے بازوؤں سے ہوتے ہوئے انگلیوں تک پہنچتے ہیں۔

پستان کے کینسر میں رات کو بھالا گھونپنے کے سے درد ہوتے ہیں۔ رحم میں اینٹھن ہوتی ہے۔ رحم میں اندر سے باہر کی طرف دھکا دینے کا احساس، پیڑو میں اندرونی طور پر ایک قسم کا دباؤ۔ چلتے ہوئے یوں محسوس ہو جیسے حیض جاری ہو جائے گا۔ حیض دیر میں ہوں۔ گو درد وغیرہ اور حیض کی سب علامتیں موجود ہوں۔ حیض میں خون کی زیادتی۔ خواہش نفسانی بڑھی ہوئی ہوتی ہے۔ سائیکوٹک مزاجوں میں مفید ہے۔

آرم میور نیٹرم (Aurum Mur Nat)

رحم کے ریشہ دار ٹیومر کے لیے نہایت مفید دوا ہے۔ خاص کر جب رحم سے زرد رنگ کا مواد خارج ہوتا ہو پیشاب مقدار میں کم آتا ہو۔ کم و بیش رحم کے منہ پر زخم ہوتا ہے۔ بھوک نہیں لگتی۔ طبیعت اداس ہوتی ہے۔ شکم میں سوئی چبھنے کے سے یا جلن دار درد ہوتے ہیں۔ رحم اس قدر سوج جاتا ہے کہ پیڑو میں بھر جاتا ہے پیشاب اور پاخانہ کے اخراج میں خلل پیدا ہو جاتا ہے۔ مریضہ کو ہسٹریا کے تشنجی دورے ہوتے ہیں۔ اور گھنٹوں بیہوش رہتی ہے۔ شدید سیلان الرحم۔ فرج کے نیچے میں تشنجی سکڑن کے ساتھ۔ ایک مریضہ کا رحم ۱۲ برس سے سوج کر اپنے نارمل سائز سے دوگنا ہو چکا تھا اس دوا کے

Scanned by CamScanner

استعمال کے بعد اپنی اصلی حالت میں لوٹ آیا۔

بیضہ دانیوں کی سختی۔ بیضہ دانیوں میں ورم جو ناف تک محسوس ہو۔ بیضہ دانیوں کا استسقاء رحم اور اندام نہانی میں السر (زخم) بچہ دانی (رحم) کا نہ پھیلنا (بچہ دانی کا اپنا فعل نہ کرنا یا نارمل سے کم حالت میں ہونا) (Su binuolution Cases)

رحم کے ٹیومر پر اس دوا کا باقی سب دواؤں سے زیادہ اثر ہے۔

خوراک ۳x (پوڈر)

آرم مٹ (Aurum Met)

ناک کی ہڈیوں کا کینسر' اور ناک کا کینسر' ناک سے سبز پیپ کا اخراج' ناک سے سڑی ہوئی بو آتی ہے۔ (اس دوا کا غدودوں پر اثر زیادہ ہے۔ جسم کے سب ہی غدودوں پر اثر ہے۔)

خوراک۔ ٦ طاقت

آرم میور (Aurum Mur)

ڈاکٹر کینٹ لکھتے ہیں کہ تمام جسم کی وریدی بھری ہوئی ہونا اس دوا کا یقینی فعل ہے۔ رحم سے خون کا آنا۔ لیکوریا جلن دار زرد اور تیزابی ہوتا ہے۔ کینسر' زبان اس قدر سخت جیسے چمڑا۔ ناک کی ہڈیوں کا گلنا سڑنا۔

خوراک۔ ۳x

بیپٹیشیا (Baptisia)

کینسر کے آخری درجے کی دوا جبکہ شدید کمزوری پیدا ہو چکی ہو۔ سانس اور دوسرے اخراج بدبودار ہو چکے ہوں (سانس۔ پیشاب۔ پاخانہ وغیرہ) زبان گندی زرد رنگ لیے ہوئے اور زبان پر شگاف زبان پھٹی ہوئی۔ زبان پر گہرے زخم ہوتے ہیں۔ سمیت کے کیسوں میں یہ دوا بہت جلد اثر کرتی ہے (اول بخار تپ محرقہ) نہایت ہی بدبودار لیکوریا دن رات بہتا رہتا ہے۔ زبان کے کنارے سرخ اور زبان کے درمیان زرد اور براؤن (بھوری) میل ہوتی ہے۔

Scanned by CamScanner

خوراک Ø

بیریٹا آئیوڈائڈ (Baryata Iod)

یہ دوا بہت عرصہ سے پیدا ہوئے پستان کے سخت ٹیومر کی دوا ہے بیضہ دانیوں کے ٹیومر کی بھی مفید دوا ہے۔ جبکہ سسٹم میں خنازیری زہر موجود ہو۔ حلق کے غدود بھی اس کے زیر اثر آتے ہیں۔ ٹانسل سخت بڑھے ہوئے۔ خالی نگلنے پر درد اور جلن نگلتے وقت گردن کے غدود متورم اور سخت ہونے کی وجہ سے درد ہو۔ خواہش نفسانی حد سے بڑھی ہوئی۔ سیلان الرحم خون ملا۔ اور حیض سے پہلے ہو حیض پر درد۔ زیادہ مقدار میں۔ تھوڑے دن رہنے والا یا حیض رکا ہوا ہڈیوں اور غدودوں میں درد ہوتا ہے۔ اور عام طور پر پھوڑے کے سے اور سوئیاں چبھنے کے سے درد ہوتے ہیں۔ نبض تیز بھری ہوئی لیکن چھوٹی۔

خوراک۔ x ۳ (پوڈر)

بیلاڈونا (Belladona)

یہ دوا پستان کے ٹیومر کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ جبکہ لیٹنے پر درد بڑھ جائیں۔ دائیں طرف کی بیضہ دانی میں ورم۔

خوراک۔ x۱

بیلس پرنس (Bellis Per)

پستان پر چوٹ لگ جانے سے ٹیومر بن جائے جو بہت عرصہ سے نہ ہو۔ اس کا اثر آرنیکا کی طرح ہے۔

خوراک Ø

بسمتھ (Bismith)

معدہ کے کینسر کے لیے مفید دوا ہے۔ جبکہ بہت بڑی مقدار، معدہ میں خوراک کے جمع ہو جانے کے بعد قے ہو جاتی ہو۔ معدہ میں جلن اور درد ہوتا ہے۔ بغیر کوشش کے متواتر قے ہوتی ہے۔ ڈاکٹر ہانمن میٹریا میڈیکا پیورا میں ایک خاص قسم سے چھ طاقت میں

Scanned by CamScanner

استعمال کی سفارش کرتے ہیں۔

(اسہال ہوں تو پانی کی طرح پتلے ہوتے ہیں۔ مقدار میں زیادہ۔ بغیر درد کے اور شدید بدبودار ہوتے ہیں۔ بچوں کے ہیضہ کی ایک بہترین دوا ہے)

برومیم (Bromium)

جبکہ نیچے والے جبڑے کے غدود پتھر کی طرح سخت ہوں تو دوا استعمال ہوتی ہے۔ ہیمبڑوں گلے اور گردن پر اسکا اثر زیادہ ہوتا ہے۔ نوالہ اندر کرنے سے درد ہوتا ہے۔ ڈاکٹر نیشن لکھتے ہیں۔ غدودوں کی تکالیف کے لیے تین دوائیں۔ برومیم کاربوانیملس اور کونیم بہت بہتر ہیں۔ تینوں دواؤں میں کینسر کے ٹیومر سخت مضبوط ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر ہارٹ نے اسی تعلیم قسم کا گلڑ برومیم ۳۰ سے غائب کیا جبکہ دوسری سب دوائیں فیل ہو چکی تھیں۔

چونکہ اس دوا کا غدودوں پر اثر زیدہ ہے اس لیے چند زنانہ بیماریوں میں بھی کام آتی ہے مثلاً حیض بند ہو جانا۔ حیض کے شروع میں سر درد۔ حیض قبل از وقت اور مقدار میں زیادہ حیض سے قبل اور دوران سکڑنے والے تشنجی دورے ہوتے ہیں۔ پستان میں سخت قسم کا کینسر کا ٹیومر اس دوا کے استعمال سے غائب ہو گیا۔

خوراک ۶ طاقت

برائی اونیا (Bryonia)

یہ دوا اس وقت استعمال ہوتی ہے۔ جب پستان بھاری اور سخت ہوں حرکت سے درد میں زیادتی ہوتی ہے۔ مریضہ پستانوں کو ہاتھ سے سہارا دے کر چلتی ہے۔ فائی ٹولاکا کے ساتھ باری باری دینا مفید ہے۔ مریضہ کی یہ خواہش کہ وہ بالکل حرکت نہ کرے نمایاں علامت ہے۔ حیض کی بجائے نکسیر جاری ہو جاتی ہے۔ دودھ پلانے کے زمانے میں پستان میں ورم۔ پستان میں پیپ۔

حیض کے دنوں کے علاوہ اگر رحم سے خون آتا ہو تو ڈاکٹر ہانمن کے لکھنے کے مطابق برائی اونیا ایسے جریان خون کو روکتی ہے۔ اس طرح رحم سے خون' یا رحم کی گردن کے کینسر کی وجہ سے یا رحم کی کسی دوسری بیماری کی وجہ سے بھی ہو سکتا ہے۔

Scanned by CamScanner

بیضہ دانیوں میں سانس لینے سے سوئیاں چبھنے کا سا درد ہوتا ہے۔ دائیں بیضہ دانی کے قریب شدید درد۔ رحم کا استقاء۔ حیض آٹھ دن قبل از وقت ہوتے ہیں۔ حرکت سے زیادتی شدید قبض اور زیادہ مقدار میں (گلاس دو گلاس) پانی کی پیاس برائی اونیا کی عام علامات ہیں۔

کلکیریا کارب (Calc Carb)

اگر کلکیریا کارب کی علامات اور مزاج ہو تو کینسر کے لیے نہایت مفید دوا ہے۔ پھوڑے نکلنے کی طرف رجحان ہوتا ہے۔ سردی بہت جلد لگ جاتی ہے پاؤں سرد ہوتے ہیں۔ سر اور پاؤں پر پسینہ آتا ہے۔ تمام قسم کے مواد میں پیپ مقدار میں زیادہ۔ بدبودار اور دودھ کی طرح سفید ہوتی ہے۔ مریض گرم کمرے میں بہتر محسوس کرتا ہے۔ اور سرد کمرے میں اس کی حالت خراب ہو جاتی ہے۔ خاص کر سرد ہوا سے نفرت ہوتی ہے۔ سردی سے دکی الحس۔

کھانے کے بعد عام علامات یا مقامی علامات بڑھ جاتی ہیں اور یہ ایک مخصوص علامت ہے حیض کے دوران بہت سی علامات ظاہر ہو جاتی ہیں۔ دودھ کی طرح کا لیکوریا دودھ پلانے کے دوران اکثر زیادہ ہوتا ہے۔ دودھ کا بخار ایک عمر رسیدہ عورت کے حیض کئی سالوں سے بند تھے۔ بجائے حیض کے خون ملا پانی سا خارج ہوتا تھا۔ کلکیریا کے استعمال سے سیلان خوں بند ہو گیا اور نئے چاند کے ساتھ حیض جاری ہو گئے۔

حیض ہمیشہ قبل از وقت ہوتے ہیں۔

ڈاکٹر کینٹ لکھتے ہیں۔ کلکیریا کی مریضہ کا بانجھ ہونا ایک عام بات ہے مریضہ کے اعضا اس قدر تھکے ہوئے اور ڈھیلے ہوتے ہیں کہ وہ اس قابل نہیں ہوتے کہ حمل کا بوجھ اپنے اوپر لاد سکیں۔

کنگھی کرتے وقت بال گرتے ہیں۔ "ہانس"

ڈاکٹر گرینے لکھتے ہیں کہ نومود کے سر پر سخت سائوٹر ہوتا ہے۔ اور میں نے بہت دفعہ کلکیریا کارب اونچی طاقت کی واحد خوراک سے غائب ہوتے دیکھے ہیں دودھ ہضم نہیں ہوتا اور اسہال سفید رنگ کے ہوتے ہیں۔

Scanned by CamScanner

ڈاکٹر پیڑ ہوڈ نے کلکیریا کارب چھوٹی طاقت کی مدد سے کینسر کے دو کیس شفایاب کیے

(انسائیکلوپیڈیا آف ہومیوپیتھی)

ایک چودہ سال کے لڑکے کا ہاضمہ اس قدر کمزور تھا کہ ایک آدھ چھٹانک دودھ تک ہضم نہیں کر سکتا تھا۔ مسلسل چند ماہ سے بخار اور اسہال تھا ممتاز ایلوپیتھک ڈاکٹروں نے پھیپھڑوں اور آنتوں کی ٹی بی تشخیص کی تھی اور مریض کو کسی پہاڑی مقام پر بھیجنے کی سفارش کی تھی۔

صرف دودھ ہضم نہ ہونے کی واحد علامت پر میں نے کلکیریا ۳۰ استعمال کرائی اور اول سے آخر تک اسی ایک دوا کا استعمال جاری رکھا۔ ایک ماہ کے عرصہ میں دس بارہ سے زیادہ خوراکیں نہیں دی گئی تھیں اور پہلے روز ہی دوا کے استعمال کے بعد دودھ ہضم ہونا شروع ہو گیا تھا۔ اور دو ماہ میں لڑکا بالکل صحت یاب ہو گیا تھا۔

ڈاکٹر پی بی گپتا (انڈیا)

(انسائیکلوپیڈیا آف ہومیوپیتھی)

کلکیریا فلور (Calc Fl)

اس وقت دوا ہوتی ہے جبکہ پستان میں گلٹیاں اور گانٹھدار ٹیومر ہوں۔ اور ہڈیوں میں زخم ہوں۔ ہڈیوں کی نشوونما میں کمی ہو۔ کھڑ خونی بواسیر کے ٹیومر۔ خون کی رگوں میں ٹیومر۔ پتھر کی طرح سخت غدود۔ خون کی وریدوں پر اس کا اثر اس قدر یقینی ہے کہ بادی بواسیر کے مریضوں کو IM سے CM تک کوئی بھی طاقت کھلانا ایک عام سی بات ہے۔ کم و پیش سب ہومیوپیتھ استعمال کرتے ہیں۔ HBP بھی اس کے مستقل استعمال سے دور ہو سکتا ہے۔

خوراک۔ ٦X

کلکیریا آئیوڈائڈ (Calc Iod)

چونے کی یہ قسم پستان کے کینسر کے لیے مفید ہے۔ ٹیومر میں درد ہوتا ہے۔ پھاڑنے والے تیز درد ہوتے ہیں۔ متاثرہ بازو کو حرکت دینے سے درد میں زیادتی ہو جاتی ہے۔ یہ دوا خنازیری مزاج کی دوا ہے۔

Scanned by CamScanner

ڈاکٹر گپتا انسائیکلوپیڈیا آف ہومیو پیتھی میں لکھتے ہیں۔ کہ میں ساری زندگی اس تلاش میں رہا کہ کوئی ایسی دوا معلوم ہو جائے جو مقعد سے آؤں (پیچش) کے لیے مفید ہو سکتی ہو۔ مجھے کلکیریا آیو ڈائڈ ہی ایک دوا ملی ہے۔ اور اس کے استعمال سے میں نے ۴۰ سال تک مزمن پیچش میں مبتلا ایک مریض کا کامیاب علاج کیا جبکہ دوسری سب دوائیں فیل ہو چکی تھیں۔ سن بلوغت میں گنٹھ کے بڑھ جانے میں بھی اس کا استعمال فائدہ کرتا ہے۔

کاربالک ایسڈ (Carblaic Ac)

۲۵٪ یا ۵۰٪ کالوشن رحم کے سخت ریشہ دار ٹیومر کے لیے بیرونی طور پر استعمال ہوتا ہے۔ لیکوریا مقدار میں زیادہ تیزابی۔ بدبودار اور سبز رنگ کا ہوتا ہے۔ اس دوا سے اپی تھیسلیم قسم کا ہونٹوں کا' ناک کا' اور گالوں کا کینسر شفایاب ہوتا ہے۔

کاربو ویجی ٹیبل (Carbo Veg)

یہ دوا معدہ کے کینسر میں استعمال ہوتی ہے۔ جبکہ معدہ میں بہت زیادہ ریح پیدا ہوتی ہو۔ معدہ گیس کی وجہ سے پھولا ہوا ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے بہت درد ہوتا ہے۔ اور یہ درد لیٹنے سے بڑھ جاتا ہے۔ معدہ اور آنتوں کی تکلیف کے لیے ۳x طاقت مفید ہے۔ ڈاکٹر کینٹ سمیت کے کیسوں میں کاربو ویجی کو مفید بتاتے ہیں۔ خون میں سمیت خاص کر اپریشن کے بعد اور صدمہ کے بعد۔ انٹی سورک دوا ہے۔ قوت حیات کمزور ہوتی ہے۔

کاسٹیکم (Causticum)

یہ دوا معدہ کے کینسر میں اس وقت استعمال ہوتی ہے۔ جبکہ معدہ کے اوپر والی چمڑی میں بہت دکھن ہوتی ہو۔ حتیٰ کہ مریض معدہ کے اوپر کپڑوں کا بوجھ بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ ہلکی سی غذا یا معمولی سا معدہ پر دباؤ بھی شدید تیز سوئی چبھنے کا سا درد پیدا کر دیتا ہے۔

ایسے کیسوں میں ۳x طاقت کا استعمال بہتر ہے۔

ڈاکٹر ہانمن کاسٹیکم کو بہت بڑی انٹی سورک دوا بتاتے ہیں۔ ان کے الفاظ ہیں

"M ghty and Great Anti Psoric"

Scanned by CamScanner

کہ نا کھانے کے فورا بعد شکم میں بھراؤ کا احساس ہوتا ہے۔ بار بار خالی ڈکار آتے ہیں۔ غذا منہ کو چڑھ آتی ہے۔ منہ میں پانی آجاتا ہے۔ ہچکی۔ کھٹی قے اور جمے ہوئے خون کے لوتھڑے رات کو قے کے ساتھ خارج ہوتے ہیں۔ رات کو اسہال۔

کارسی نوسینم (Carsinocinum)

ڈاکٹر برنٹ نے اس کی آزمائش کی ہے۔ جن طبیعتوں میں کینسر کا رجحان پایا جائے ان کے لیے مفید ہے۔ کینسر کو قابو میں رکھتی ہے۔ کینسر کے علاج میں گاہ بگاہ ۲۰۰ کی طاقت میں مریض کو دیتے رہنی چاہیے۔

چیما فیلا امبلاٹا (Chimaphalla)

وہ عورتیں جن کی چھاتیاں بڑی بڑی ہوں اور پستان میں ٹیومر ہوتے ہیں۔ جو کہ غدود کی حد سے بڑھ جاتے ہیں۔ نپل (سرپستان) اندر کی طرف گھس جاتا ہے اور ٹیومر میں تیز درد ہوتا ہے۔ اگر یہ کیفیت ہو تو چیمافیلا Q کے دس قطرے ابتدا میں دیں اور آہستہ آہستہ ۲۰ قطرے فی خوراک دن میں تین دفعہ دیں۔ مثانہ کے کینسر میں بھی کام آتی ہے۔

کولسٹرینم (Cholesterinum)

جگر کے کینسر کے لیے نہایت مفید دوا ہے۔ جبکہ جگر حجم میں بڑھ گیا ہو یرقان۔ آنکھیں پیلی۔ پتہ میں پتھریاں۔ ڈاکٹر برنٹ لکھتے ہیں کہ یہ دوا صفرا سے بنتی ہے لہذا جگر اور پتہ کی پتھریوں کے لیے مزاجی دوا ہے۔ برلن کے جرمانی ڈاکٹر ایک دعوی ہے کہ انھوں نے اس دوا سے بہت سے جگر کے کینسر کے مریض صحت یاب کیے ہیں۔ ان کا یہ دعوی ایک حقیقت ہے اور اس میں سچائی ہے۔

جگر کے کینسر میں یہ دوا ۳x طاقت میں اچھا اثر کرتی ہے۔ مریض جگر کی جگہ پر ہاتھ رکھ کر چلتا ہے۔ کیونکہ اسے وہاں پر چلنے سے درد ہوتا ہے۔

کالوسنتھ (Colocynth)

بارہ (انگشتی) آنت میں معدہ کی جانب کینسر ہوتا ہے۔ اور اس دوا میں تیز سوئی

Scanned by CamScanner

چبھنے کے سے درد آنتوں سے نیچے کی طرف جاتے ہیں۔ مریض ٹانگیں سکڑ لیتا ہے اور درد کے مقام کو ہاتھوں سے دبا کر آگے کی طرف جھک جاتا ہے۔ درد کے ہر حملہ کے بعد تمام جسم میں بے چینی پائی جاتی ہے پیٹ کے شدید درد کو سگریٹ پینے سے یا حقہ پینے سے آرام آتا ہے شکم میں مسلسل گمڑ گمڑاہٹ جیسے آنتوں میں مینڈک کود رہے ہوں۔ مہلک قسم کی پیچش۔ پاخانہ نہایت پتلا زرد زعفران کے رنگ کا۔ بدبودار۔ دن اور رات اسہال اور متلی۔ لیکن قے نہ آتی ہو۔ بار بار پاخانے کی حاجت عرق النساء۔ بائیں طرف کا' بار بار ابکائیاں اور قے ہوتی ہے۔ بار بار ہچکی۔

کاربونیم سلف (Carbonium)

رحم اور پستان کا کینسر۔ بیضہ دانیوں کی سکڑن' بانجھ پن۔ لیکوریہ مقدار میں زیادہ۔ تیزابی خون ملا اور جلن دار ہوتا ہے۔ مریضہ سردی اور گرمی دونوں برداشت نہیں کر سکتی درد سے بے حد ذکی الحس ہوتی ہے۔

کنڈورنگو (Condurango)

پستان یا معدہ کا کینسر جبکہ منہ کے زاویئے پر گہرا شگاف ہو بدہضمی۔ معدہ میں تشنجی درد۔ منہ کے زاویہ پر گہرا شگاف 'کنڈورنگو کی مخصوص علامت ہے۔

خوراک 2x

کونیم (Conium)

پستان کے ٹیومر۔ پتھر کی طرح سخت۔ حیض کے دنوں میں اور بھی سوج جاتے ہیں۔ جب ٹیومر میں جلن دار اور ڈنگ لگنے کے سے درد ہوں تو یہ دوا اور بھی یقینی ہو جاتی ہے۔ پستان میں درد رات کو زیادہ ہوتے ہیں۔ پستان کے کینسر میں خون جاری ہو جاتا ہے۔ یہ دوا خنازیری مزاج کی دوا ہے۔ اور اس سے نہ صرف یہ کہ چھاتی کا کینسر ہی دور ہوتا ہے۔ بلکہ معدہ اور ہونٹ کا کینسر بھی جاتا رہتا ہے۔ کینسر کا کنارہ سیاہ ہو جاتا ہے۔ اور اس میں سے بدبودار مواد نکلتا ہے کینسر سے خون آتا ہے۔ اور زخم میں درد ہوتا ہے۔ کینسر اور نلی ہڈیوں کے زخم۔ سڑاند۔ غدود بڑھے ہوئے۔ خنازیر اور کینسر کا مزاج۔ گٹھ گردن سوئی ہو

جاتی ہے۔

کوری ڈیلس فارموسا (Corydalis Formusa)

کینسر کے بڑھے ہوئے کیسوں میں جہاں پر کہ لمف کے غدود سوج گئے ہوں۔ چہرے پر خشک چھلکے جم جاتے ہیں۔ جیسا کہ بوڑھے لوگوں میں پائے جاتے ہیں۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ جسم میں کینسر کے لاتعداد سیل (Cells) موجود ہیں۔ یہی وقت ہے اس دوا کے دینے کا۔ خوراک ٹنکچر دس قطرے ہر دو گھنٹہ بعد۔

کروٹیلس ہری (Crotalus Horr)

زبان کا کینسر۔ معدہ کا کینسر۔ رحم کا کینسر خون میں جمنے کی صلاحیت نہیں ہوتی۔ رنگت گہری سرخ ہوتی ہے اور کینسر میں پتلے خون بہتا رہتا ہے۔ زبان انگارے کی طرح سرخ ہوتی ہے۔ زبان کے کینسر میں زبان سے خون کا اخراج ہوتا ہے اور معدہ کے کینسر میں خون کی الٹیاں ہوتی ہیں قہوہ کے رنگ کی یا چپچپی کف کی قے ہوتی ہے۔

اکینیشیا (Echenecea)

کینسر کے آخری درجے میں جب کہ شدید قسم کے درد ہوتے ہوں یہ دوا دردوں کی شدت کو کم کر دیتی ہے۔ یہ دوا خون کی سمیت کو دور کرتی ہے۔ خون میں زہر داخل ہو جاتا ہے۔ بیرونی طور پر زخموں کو صاف کرنے کیلئے نہایت مفید دوا ہے۔ اسے بطور Anti Septic استعمال کر سکتے ہیں۔ اس دوا کے استعمال سے سانپ کے زہر کا اثر نہیں ہوتا۔ زہریلے جانوروں کے ڈنگ لگنے سے جو زہر خون میں پھیل جاتا ہے اس کے لیے مفید ہے۔ خون پر اس دوا کا اتنا گہرا اثر دیکھتے ہوئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ دوا خون کے کینسر کے لیے بھی ایک مفید دوا ہوگی۔

ایکالپٹس گلوبولس (Eycalyptus)

معدہ کی ملک بیماری جس میں کھٹی قے اور خون کی قے ہوتی ہے۔ اس دوا سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ اگر پستان کے کینسر سے گندی بو آتی ہو جو مریضہ کو بھی ناگوار ہو ایسے

موقعوں پر ایکالیپٹس اور آئیڈیو فارم کا پلستر پستانوں پر لگانا چاہیے اور دن میں تین دفعہ تبدیل کرنا چاہیے۔

بوسٹن (امریکہ) کے ڈاکٹر ووڈ بری ایکالیپٹس کے اندرونی و بیرونی استعمال کو عورتوں کی پیشاب کی نالی کے اندر خون کی نالیوں میں بنے ہوئے ٹیومر کو ختم کرنے میں بہت مفید بتاتے ہیں۔ اس کے استعمال پر سرجن کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

خوراک ۲۰ قطرے

فیرم پکرک (Picric Ferr)

کمزور خون کی کمی کی مریضاؤں میں اگر فولاد کی ضرورت ہو تو فیرم پکرک 3x کا استعمال اس کمی کو پورا کرتا ہے۔

یوفوربیئم (Euporbium)

پرانے زخم۔ کینسر اور خبیث کینسر (معدہ اور جلد کے کینسر) میں استعمال ہوتی ہے۔

گیلیم اپارین (Galium Aper)

یہ دوا زبان کے کینسر میں استعمال ہوتی ہے۔ جبکہ زبان میں سخت گوشت سا ہو یا جب زبان کے اندر گلٹیاں محسوس ہوں زبان کے اندر سخت گوشت (Lump) چھونے سے درد کرتا ہے۔ خاص کر رات کو۔

خوراک Q۔ ۲۰ قطرے دن میں تین دفعہ

جیرانیم میکولیٹم (Geranium Mac)

جیرانیم معدہ کے کینسر میں اس وقت دوا ہوتی ہے۔ جب خون کی قے ہوتی ہو۔ معدہ کے زخموں کی نسبت مفید دوا ہے۔ معدہ میں زخم ہوں تو اس کے استعمال سے السرختم ہو جاتے ہیں۔ معدہ کے زخم کے لیے اس کا استعمال اچھا کام کرتا ہے۔

خوراک۔ ۲۰ قطرے ہر تین گھنٹہ بعد

Scanned by CamScanner

گریفائٹس (Graphites)

یہ دوا ناک کے لیوپس میں استعمال ہوتی ہے۔ نتھنوں میں رکاوٹ ہوتی ہے۔ جلد میں کریک پڑ جاتے ہیں۔ اور ہر زخم میں پیپ پڑ جانے کا رجحان ہوتا ہے۔ ناک صاف کرنے پر ناک سے خون آتا ہے عام زخموں میں شدید درد ہوتا ہے۔ مزمن زخموں میں اور ان زخموں میں جو بھر گئے ہوں اور نشان باقی ہوں اور جلن دار درد ہوتا ہو۔

بائیں طرف کی بیضہ دانی میں پتھر کی طرح سخت ورم ہوتا ہے۔ ڈاکٹر ہیرنگ نے اس دوا کو کینسر کو دور کرنے والی دواؤں کی لسٹ میں شامل کیا ہے۔

گیوارانا (Guarana)

اس وقت استعمال ہوتی ہے جب مٹی کی طرح کا سرخ رنگت کا لیوپس ہو اور کنپٹیوں پر زرد داغ ہوں۔

خوراک۔ ۲۰ قطرے آدھا گلاس پانی میں ہر دو گھنٹہ بعد چائے کا ایک چمچہ

ہیکلا لاوا (Hecla Lava)

جبڑوں کی سخت ہڈی کے نیومرونت میں کھوڑ کے درد کی وجہ سے چہرے میں درد۔ دانت نکلوانے کے بعد اعصابی درد گلے سڑے دانت میں پیپ۔ درد

ہڈی کی سوزش جس کی وجہ سے گردونواح کے گوشت میں سرانڈ پیدا ہو جائے۔

(Osteo-Sarcoma)

کلکیریا آگزلیکا (Calc Oxl)

یہ دوا کینسر کے دردوں کو سکون دیتی ہے۔

خوراک۔ چھوٹی طاقتیں

کلیمٹس ارکٹا (Clematis)

Scanned by CamScanner

ڈاکٹر ہاسن کے زمانہ سے بھی قبل یہ دوا کینسر اور بدبودار زخموں کے لیے استعمال ہوتی رہی ہے۔ سوزاک کا مرض دب جانے سے غدودوں میں ورم۔ خصیوں میں ورم۔ پستانوں میں سخت گانٹھیں جو کینسر کی شکل اختیار کر لیں۔ چھونے سے درد اور رات کو درد۔ بڑھتے ہوئے چاند میں مرض بڑھ جاتا ہے اور گھٹے ہوئے چاند میں کم۔ خاص کر کانوں کا درد اور گلٹیاں گھروں کے غدود متورم ہو جانے کی مفید دوا ہے۔ رحم میں نرم کینسر۔ بائیں پستان کا کینسر۔ پستان کے غدود میں یا کندھے میں سوئیاں چبھنے کے سے درد کے ساتھ۔

ہائیڈراسٹس کین (Hydrastis)

اس دوا کی علامت یہ ہے کہ زبان چوڑی ہوتی ہے اور اس پر ہلکی سی میل ہوتی ہے۔ معدہ کا کینسر پستان کا کینسر۔ بد ہضمی۔ قبض۔ ریح۔ آنتوں میں بے چینی۔ دباؤ۔ پستان کا سخت چربی دار ٹیومر۔ غدودوں کی سختی پستان کا کینسر ابھی زخم پیدا نہ ہوا ہو۔ جبکہ صرف درد ہی بہت بڑی علامت ہو۔ ہائیڈراسٹس دوا ہوا کرتی ہے۔

خوراک ۱x ۱۰ قطرے تین تین گھنٹے کے وقفہ سے دیں۔

معدہ کے کینسر میں [illegible] ۲۰ قطرے ہر چار گھنٹے کے وقفہ سے دیے سے معدہ [illegible] طور پر [illegible] ہے۔ علاوہ اس دوا کی کینسر کے استعمال میں معاونت کرنے میں [illegible] صاف صاف نہیں [illegible] کہ کن علامات میں اور کس طرح استعمال کی جائے۔

صرف ہومیوپیتھی طریقہ علاج ہی میں واضح طور پر کینسر کی علامات اور مریض کی کیفیت بیان کی گئی ہے۔

بھوک نہیں ہوتی۔ مریض [illegible] ہوتا ہے۔ معدہ [illegible] معلوم ہوتا ہے۔

ڈاکٹر بیرنگ نے اس دوا سے گلے کے بائیں طرف کے کینسر کے زخم [illegible] بار غشی کے دورے [illegible] کے ساتھ سارے [illegible] جاتا تھا۔ (ہائیڈراسٹس [illegible] معدہ کے کینسر کے علاج کے باب میں دیکھ لیں)

ہائیڈروکوٹائل (Hydrocotyle)

یہ دوا [illegible] میں کام آتی ہے جبکہ زخم نہ ہو۔ [illegible]

اس پر چھلکا بن جاتا ہے۔ اور اترتا رہتا ہے اور پسینہ زیادہ آتا ہے جلد موٹی ہو جاتی ہے۔

چہرے پر پتی اچھلتی ہو جو اس دوا کے استعمال سے بہت دفعہ جاتی رہی ہے کوڑھ میں بھی اسی دوا کا اثر وسیع ہے اور اس نے مرض کو بڑھنے نہیں دیا۔

آیوڈین (Iodine)

معدہ کے کینسر میں جبکہ مریض کو شدید بھوک لگتی اور ہر وقت کھاتا رہتا ہے اس کے باوجود بھی کمزور ہوتا جاتا ہے۔ سوکھا ہوا ہوتا ہے۔ جسم پر گوشت کم ہوتا ہے۔ کچھ کھا لینے سے بھوک کم ہوتی ہے۔

گرم کمرے میں علامت شدت اختیار کر جاتی ہیں۔ اس دوا کا اثر غددوں پر اور سارے جسم پر ہوتا ہے' فوطے۔ پراسٹیٹ گلینڈز۔ پستان۔ رحم۔ معدہ۔ تلی۔ جگر۔ بیضہ دانیاں اور پھیپھڑے سب پر اس دوا کا اثر ہوتا ہے۔ تمام جسم میں نبض کی طرح خون کی رگوں میں تپکن۔ حتیٰ کہ انگلیوں کی نوکوں میں بھی تپکن پائی جاتی ہے۔ ہر قسم کے اخراج تیزابی ہوتے ہیں۔ تھائی رائیڈ کے غدود سخت ہوتے ہیں۔ اس دوا سے گلڑ کا مرض دور ہوتا ہے بیضہ دانیوں کا استسقاء بھی اس دوا سے جاتا رہتا ہے۔

خوراک ۶x ۱۰ قطرے پانی میں دو دو گھنٹہ بعد۔

کالی بائیکروم (Kali Bich)

معدہ میں کینسر کے زخم۔ کھانے کے فوراً بعد چاقو سے کاٹنے کے سے درد ہوتے ہیں ان زخموں کی دوا ہے جو گول پنچ سے کاٹے ہوئے زخموں کی طرح ہوں اور جن کو ہاتھ لگانے سے شدید درد ہوتا ہو۔ سرد موسم میں زیادتی۔ اخراج لیس دار سختی سے چپٹے ہوئے ہوتے ہیں۔ بھوک نہیں لگتی۔ زبان کے کناروں پر گہرے زخم۔ زبان پر آتشی زخم حرارت غریزی کی کمی ہوتی ہے۔ خونی پھوڑے (رت گڑ) نکلتے ہیں۔

کالی سائناٹم (Kali Cynatum)

زبان کے کینسر کے آخری درجوں میں استعمال ہوتی ہے۔ جبکہ شدید درد ہوں اور مریض کوئی شے نہ کھا سکے۔

Scanned by CamScanner

خوراک ۳x (پاؤڈر) ایک گرین دن میں تین دفعہ۔

کیڈمیم سلف (Cadmium Sulph)

ڈاکٹر گریبر نے اس دوا سے ایک سال میں کینسر کے ۲۳۲ مریض شفایاب کیے۔ امریکہ میں اس وجہ سے اکی شہرت پھیل گئی۔ یہ دوا تمام قسم کی کمزوریاں اور خون کی تبدیلیاں پیدا کرتی ہے۔ جو کینسر کے مرض میں پائی جاتی ہیں۔ مثلاً نہ مندمل ہونے والے زخم۔ رحم میں اور پستان میں ٹیومر۔ معدہ میں السر (زخم) خون میں سمیت (Blood Cancer)۔

ڈاکٹر کرامل لکھتے ہیں کہ کینسر کے ریشوں میں قوت مدافعت یعنی بیماری کو رفع کرنے والی منفی برقی قوت نہیں ہوتی۔ جس کی وجہ سے جسم میں کیمیاوی تبدیلیاں پیدا ہو کر کینسر پیدا ہو جاتا ہے۔ معدہ کا کینسر۔ معدہ اپنا فعل کرنا چھوڑ دیتا ہے غذا ہضم نہیں ہوتی۔ متلی اس غضب کی ہوتی ہے کہ ہونٹوں کو چھونے سے بھی متلی پیدا ہوتی ہے۔ کمزوری میں آرسنک کا مقابلہ کرتی ہے لیکن آرسنک کا مریض بے چین ہوتا ہے۔ ایک بستر سے دوسرے بستر پر۔ ایک کرسی سے دوسری کرسی پر یا ایک کمرے سے دوسرے کمرے میں گھومتا پھرتا ہے۔ لیکن کیڈمیم کا مریض چپ چاپ بیٹھا رہتا ہے۔ برائی اونیا کی طرح حرکت سے تکلیف بڑھتی ہے۔ کینسر کے ایسے مریض جو آخری درجوں میں ہوں اور ان میں شدید کمزوری ہوتے ہو جاتی ہو جلن ہو تو کیڈمیم سلف مریض کو کئی کئی ہفتے سکون بخشتی ہے۔ معدے کے کینسر میں معدہ میں حد درجہ کی تحریک ہوتی ہے اور سیاہ رنگ کی قے ہوتی ہے۔ معدہ میں جلن دار کاٹنے والے درد ہوتے ہیں۔ معدہ کی جلن غذا کی نالی تک آتی ہے۔ جلتی ہوئی رطوبتیں منہ اور حلق تک پہنچتی ہیں۔ ان میں کھٹاس اور تیزابیت پائی جاتی ہے۔ ڈاکٹر گریبر لکھتے ہیں کہ مریضوں کے خون کے ٹسٹ پر اگر خون مثبت (+) ہو تو میں یقیناً کیڈمیم کے دیگر مرکبات استعمال کرواتا ہوں۔ کیونکہ بعض ان کے کینسر کے بڑھے ہوئے کیسوں میں خون کے اندر منفیت نہیں پائی جاتی۔ ایسی مریضوں کو منفی حالت پیدا کرنے کے لیے کیڈمیم اور اس کے مرکبات استعمال کرائے جاتے ہیں۔

ان مرکبات کو اونچی طاقتوں میں دینا چاہئے اور جب قوت منفعت میں تیزی آجائے

Scanned by CamScanner

اور مریض میں تبدیلی پیدا ہونے لگے تو ہائڈراسٹس یا فکلیریا فلور جیسی ادویات بہتر کام کرتی ہیں سیلان خون کی صورت میں کیڈمیم سٹ دینی چاہیے۔ آنتوں کے کینسر یا اس کینسر کو جو پھٹ اور پک رہا ہو کیڈمیم سٹ بغیر کسی دوسری دوا کے درست کر دیا کرتی ہے۔ کیلنڈولا بھی زخموں کو مندمل کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

سارکوما میں کیڈمیم سلف مفید نہیں ہوتا۔ سارکوما کے لیے کیڈمیم فکلیریا یا کیڈمیم سیلکا یا کیڈمیم فکلیریا فلوریکا ادویات ہیں ہڈی کے غدودوں کے کینسر کے لیے کیڈمیم فلوریکا ایک بہترین دوا ہے۔

اکثر دیکھا گیا کہ کینسر کے علاج میں مریض کو فائدہ ہوتا ہو تو دق یا آتشک کے آثار نمودار ہوتے ہیں۔ اگر اس طرح ہو تو علامات کے مطابق بالمثل دواؤں کا استعمال کرانا چاہیے۔ اسی طرح سورا بھی پیدا ہو سکتا ہے کیونکہ مریض کی پرانی ہسٹری معلوم کی جائے تو ان تینوں میں سے کسی ایک کو بہت عرصہ قبل تیز دواؤں اور انجکشنوں سے دبا دینے کی ہسٹری ملے گی۔ مریض آپ کو نہیں بتائے گا۔ آپ نے خود اپنے علم کی روشنی میں کھوج لگا کر معلوم کرنا ہو گا۔

کیلنڈولا (Calendula)

ڈاکٹر جہار لکھتے ہیں کہ کیلنڈولا کی مرہم پٹی سطحی کینسر کے کیسوں میں باقی کل ادویات سے بہتر ہوتی ہے۔ پستانوں میں گانٹھیں بھی اس دوا سے درست ہوتی ہیں۔ رحم کی گردن پر باہر کی طرف مہاسے۔ رحم کا بڑھ جانا۔ نہ مندمل ہونے والے زخم جنکی رنگت زرد اور کنارے اٹھے ہوئے ہوں۔ زہرباد۔ اس کا اندرونی اور بیرونی استعمال مفید ہے۔ دس چمچ پانی میں نصف اونس کا محلول ہونا چاہیے۔ اندرونی ۳ طاقت۔

گائیکو (Guicum)

سفلس اور کینسر میں اس کا استعمال ہوتا ہے اس دوا کا اثر نظام عصبی اور اعضاء تناسل زنانہ پر زیادہ ہوتا ہے سیلان الرحم مقدار میں زیادہ۔ تیز سوزش۔ متعفن۔ کپڑے پر زرد داغ ڈال دے۔ مریضہ کو کمزور کر دے۔ رات کو شرمگاہ میں کھجلی اور ٹیسیں اٹھتی ہے۔ یوں محسوس ہوتا ہے جیسے آگ کے بھبکے شرمگاہ سے نکل رہے ہیں۔ شدید جلن۔

Scanned by CamScanner

دونوں کندھوں کے درمیان درد جو کلائیوں تک آتے ہیں۔ گردن اور کندھوں میں جلن۔ ریڑھ کے ساتھ ساتھ درد زیادتی۔ آگے جھکنے پر۔ جوڑوں اور کمر میں درد۔ تھکاوٹ۔ کمزوری۔ شانے کے عقبی حصہ میں۔ کندھوں میں۔ کہنیوں اور ٹخنوں میں درد ہوتا ہے۔ کولے پھٹے جانے اور پھوڑے کے سے درد حرکت سے اور رات کو زیادتی

خوراک ۳۔ ۳۰

کالی میور (Kali Mur)

پستان کے کینسر کے ٹیومر جو حال ہی میں پیدا ہوئے ہوں اور ہاتھ لگانے سے درد کرتے ہوں اور نرم ہوں۔ زبان پر سفید سلیٹی رنگ کی میل جو عام طور پر زبان کی جڑ میں ہوتی ہے۔ لمف کے گلینڈ سوج جاتے ہیں۔ یہ دوا مرض آتشک اور مرض سوزاک کے کیسوں میں مفید ہے۔ عام غدودوں کے ورم کے لئے مفید ہے۔ خنازیری مزاج میں غدودوں کی سوجن ہوتی ہے۔

کالی فاس (Kali Phos)

یہ دوا اس وقت مفید ہے جب کینسر کو اپریشن کرکے نکال دیا گیا ہو۔ مریضہ کمزور۔ کالی فاس اپریشن کے بعد کمزوری کو دور کرتی اور صحت کی بحالی میں مدد دیتی ہے۔ کینسر پر جلد اس طرح تن جاتی ہے جیسے ڈھول ہوتا ہے۔

کالی فاس ۳x تین ٹکیاں تین تین گھنٹہ بعد

اس دوا کو سلیشیا ۳x کے ساتھ باری باری استعمال کرسکتے ہیں۔

کالی سلف (Kali Sulph)

یہ دوا چہرے کی جلد کے کینسر میں مستعمل ہے۔ جبکہ اخراج پتلا پانی کی طرح اور زرد ہو۔ لیوپس میں استعمال ہوتی ہے۔

خوراک ۳x (پوڈر)

کریازوٹ (Kreasote)

رحم کے کینسر میں اس وقت مفید ہے جبکہ پیڑو میں شدید جلن ہوتی ہو۔ جیسے سرخ

دہکتے ہوئے انگارے رکھے ہوئے ہیں۔ بدبودار خون کا اخراج ہوتا ہے۔ جماع کے دوران شدید درد ہوتا ہے۔ فرج میں خارش ہوتی ہے۔ فرج کے لبوں کی سوزش اور جلن۔ خارش۔ فرج کے لبوں اور رانوں کے درمیان شدید خارش۔ حمل کے دنوں میں متلی۔ تیسرے ماہ میں اسقاط حمل کا خطرہ۔ بچہ جننے کے بعد اخراج رحم نہایت بدبودار ہوتا ہے۔ معدہ کے کینسر میں جبکہ کھانے کے بعد معدہ میں جلن دار درد ہوتے ہیں معدہ بھرا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ متلی اور قے ہوتی ہے۔ قے کے ساتھ گھنا سیاہ رنگ کا مادہ خارج ہوتا ہے۔

خوراک ۶x (پاؤڈر)

لیکسس (Lachesis)

بیضہ دانی کا کینسر جبکہ سختی ہو اور درد بائیں بیضہ دانی سے دائیں کی طرف جاتا ہو۔ درد بڑھتا ہی جاتا ہے جب تک کہ اندام نہانی کے راستے خون جاری نہیں ہو جاتا۔ اور بار بار اس طرح ہوتا رہتا ہے۔ بائیں طرف تر زیادہ ہوتا ہے۔ ڈاکٹر ایچ ایں گرنسے لکھتے ہیں کہ اگر بیضہ دانوں میں پیپ پیدا ہو چکی ہے۔ لیکسس ایک ہی دوا ہے جو اس مرض کے میں مطابق ہے پیپ کو یا تو باہر نکال دیگی یا آنتوں کے رستے نکال دیگی۔ بیضہ دانوں کی سوجن اعصابی درد یا ان میں پیپ۔ لیکوریا مقدار میں زیادہ جس سے کپڑا اکڑ جائے اور اس پر سبز داغ پڑ جائے۔ پستان میں تیز سوئی چبھنے کے سے درد ہوتے ہیں۔ چھاتی کی رنگت نیلی اور اس پر سیاہ لکیریں۔ درد پستان سے بازوؤں کی طرف آتے ہیں۔ بغل کے غدود سوج جاتے ہیں۔

لیپس البس (Lapis Albus)

رحم کی مہلک بیماری جس میں رحم سے سیاہ رنگ نہایت بدبودار مواد خارج ہوتا ہے۔ جس میں شدید جلن دار درد ہوتا ہے۔ اور یہ درد اور جلن بیماری سے متاثرہ حصے میں ہوتی ہے۔

اگر علامات اس طرح کی ہوں تو لیپس 6x پاؤڈر سے فائدہ ہوتا ہے غدودوں پر اثر ہے اور کینسر کے ان کیسوں میں استعمال ہوتی ہے جہاں پر کہ ابھی زخم میں پیپ نہ پڑی ہو

Scanned by CamScanner

خنازیری مزاج کے لیے ایک مفید دوا ہے۔ کلکیریا فلور کی طرح غدودوں میں سختی نہیں ہوتی بلکہ نرم لچکیلے ہوتے ہیں۔ اس طرح کے غدود لمف کے غدود ہوتے ہیں۔

ڈاکٹر نیش لکھتے ہیں کہ میں نے رحم کا سائز میں بڑا ریشے دار ٹیومر جس میں سے کہ مہینوں سے خون کا اخراج ہو رہا تھا۔ لیپس البس ۳۰ طاقت سے غائب کیا۔ ڈاکٹر دوس گریووگ لکھتے ہیں کہ انہوں نے لیپس البس ۶ طاقت سے گالوں کا کینسر۔ رحم کا سخت کینسر۔ خنازیری زخم اور لمف کے غدود اور ایڈ ونائڈ ٹیومر جو کہ ایسی جگہوں پر تھے جہاں پر اکثر نہیں پائے جاتے شفایاب کیے ہیں۔

طاقت ۶ (پاؤڈر)

میوریکس (Murex)

رحم کے کینسر میں استعمال ہوتی ہے۔ جبکہ شدید ذہنی افسردگی ہو اور رحم میں اس طرح درد ہو جیسے رحم کو تیز چاقو یا چھری سے کاٹا گیا ہو۔ رحم میں تپکن دار تیز سوئی چبھنے کے سے درد ہوتے ہیں۔

اخراج ترالی ہوتا ہے جس کی وجہ سے فرج کے منہ اور رانوں پر سوزش یا بیجان ہوتا ہے۔ رانوں اور فرج کے منہ پر ورم آجاتا ہے۔ معدہ ڈوبنے اور خالی ہو جانے کا احساس ہوتا ہے۔ رحم نل جاتا ہے۔ لیکوریا بھی ساتھ ہو تو گاڑھا سبزی مائل یا پانی کی طرح ہوتا ہے۔

معالجاتی مشاہدے میں سائز میں بڑا ٹیومر جو کہ مبرز اور رحم کے درمیان تھا۔ مریضہ ایک سال سے بستر پر لیٹی ہوئی تھی۔ میوریکس ۶ طاقت سے غائب ہو گیا۔

لوبیلیا اری نس (Lobelia Ere)

ڈاکٹر کوپر لکھتے ہیں۔ کہ اس پودے میں زبردست شفا کی قوت موجود ہے اور ہمیشہ کھا کی واحد خوراک استعمال کرنی چاہیے۔ یہ دوا ان ٹیومرز کے لیے مفید ہے جو تیزی کے ساتھ بڑھ کر کینسر کی شکل اختیار کر لیں۔ آنت میں گانٹھ اور کینسر۔ شکم میں ایسا درد جیسے کارک نکالنے والا پیچدار آلہ چل رہا ہے۔ داہنے پستان میں درد جس کی وجہ سے درد پیچھے پیٹھ پر بھی جائے۔ اور پھر رفع ہو جائے داہنے پستان کا کینسر۔ زخم۔ (ایک مریضہ کے داہنے

پستان کے کینسر کے درد کو اس دوا سے بہت جلد آرام آگیا)۔

(۱) ایک مریضہ عمر ۳۶ سال نے تین ہفتہ قبل اپنے بائیں پستان کی جڑ کے قریب ایک اٹھنی بھر جگہ پر ورم دیکھا جو سطح کے اندر تھا۔ اس کی وجہ سے پستان میں دودھ جاتا رہا۔ آٹھ سال تک پستان میں ورم اور درد رہا لو بیلیا اریتس CM کی واحد خوراک دی گئی۔ دوسری خوراک ۹ سال کے بعد دہرائی گئی۔ ورم وغیرہ بالکل جاتا رہا۔

(۲) ایک بوڑھی عورت کے دونوں پستان ماؤف ہو گئے تھے بائیں پستان میں گانٹھ تھی۔ جس میں سے مواد بہتا تھا گرد و نواح کے ریشوں میں بھی گانٹھیں پڑ گئی تھیں جلن دار ڈنگ لگنے کے سے درد تھے بائیں بازو میں استسقائی ورم آگیا تھا۔ لو بیلیا اری لس ۲۶ جولائی کو اس وقت دیا گیا جب کہ درد شدید تھا۔ اور کوئی دوا اثر نہ کر رہی تھی۔ مریضہ باقی زندگی بھر درد سے آزاد ہو گئی۔ (انسائیکلوپیڈیا آف ہومیوپیتھک ڈرگس)

مرکسال

رحم اور پستان کے کینسر میں بیماری کی شدت کو دور کرنے کے لیے نہایت کار آمد دوا ثابت ہوئی ہے۔ کینسر کو بڑھنے سے روکتی ہے۔ اور بعض دفعہ اس کے استعمال سے کینسر قطعی طور پر درست ہو جاتا ہے۔ ڈاکٹر کینٹ کا بیان ہے۔

"ایک کینسر کی مریضہ کو پرونو آئیوڈائڈ دیا جا رہا تھا اور اس کے استعمال سے اس کو فائدہ تھا۔ مریضہ کے پستان میں سخت قسم کا ٹیومر تھا اور زخم بن گیا تھا۔ ٹیومر حجم میں بطخ کے انڈے کے برابر تھا۔ بغل میں گانٹھ بھی تھی۔ تکلیف میں جتنا حصہ نیلا ہو گیا تھا۔ صحت بحال ہونے کی امید نہ تھی۔

مرکسال ۱۰۰ طاقت کا پاؤڈر دیا گیا۔ اور شدت درد کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے بار بار دیا گیا۔ اسکے استعمال سے مریضہ کی سب تکلیفیں مٹ گئیں اور وہ صحت یاب ہو گئی۔"

یہاں پر میں یہ بتاتا چلوں کہ میرے تجربے میں مرکسال کی اونچی طاقت IM اور بھی بہتر کام کرتی ہے۔ لمبے وقفے کے بعد دینی چاہیے۔ لیکن کبھی بھی مرکسال کے بعد اگر مریضہ کی حالت بہتر ہو رہی ہو تو یہ سوچتے ہوئے کہ مرکسال انٹی سفلس دوا ہے بیچ میں سفلینم دے دیتے ہیں مریضہ جلد اچھی ہو جائے گی۔ کیس بگڑ جانے کا خطرہ ہے۔ یہاں تک کہ وہ

چار ہفتوں میں مریضہ چل بسے گی۔ سیفیلم کا استعمال نہایت غور و فکر کے بعد ہونا چاہئے۔ لیکن مرکسال کے بعد ہرگز نہ دیں۔ خاص کر کینسر کے کیس میں۔

نائٹرک ایسڈ (Nitric Ac)

نیچے کے جبڑے کے غدودوں میں ورم اور درد کے لئے مفید ہے جبکہ ان میں کینسر کے ٹیومر کی سی سختی پائی جائے۔ نیچے کا ہونٹ سوج جاتا ہے۔ چہرے پر جلن دار درد بھری پھنسیاں اور گلٹیاں بن جاتی ہیں یہ پھنسیاں یا گلٹیاں جن میں پیپ پیدا ہو جاتی ہے۔ منہ پر۔ پیشانی پر کنپٹیوں پر ہونٹوں پر اور ٹھوڑی پر ہوتی ہیں۔

اس دوا میں منہ کی بہت سے علامات پائی جاتی ہیں۔ مسوڑھے سفید اور ان میں ورم۔ اوپر کے مسوڑھوں میں ورم۔ منہ میں حلق میں زخم۔ زبان بڑی حساس ہوتی ہے۔ ہلکی سی سادی غذا بھی جلن پیدا کرتی ہے۔ زبان انتہائی خشک یہاں تک کہ تالو کے ساتھ چپک جاتی ہے۔ خاص کر صبح کو جاگنے پر۔ منہ میں بھی خشکی ہوتی ہے اور پیاس لگتی ہے۔ منہ کا اندرونی حصہ سوج جاتا اور تیز گولی لگنے کے سے درد ہوتے ہیں۔ منہ کا ذائقہ انتہائی کڑوا ہوتا ہے۔ مستورات میں شدید قسم کا لیکوریا ہوتا ہے۔ اندام نہانی میں گولی لگنے کا سا درد ہوتا ہے۔ ایک طرف سوجن ہوتی ہے۔ اور فرج کے چھوٹے ہونٹوں پر بھی ورم ہوتا ہے۔ زخم ہوتا ہے۔ جس پر زرد پیپ کی تہہ بھی ہوتی ہے جلن دار درد اور خارش ہوتی ہے۔ لیکوریا ہری رنگت لئے ہوئے ہوتا ہے اور لیسدار ہوتا ہے۔ دھاگے کی طرح سے تار سی بن سکتی ہے۔ اور حیض کے فوراً بعد ہوتا ہے۔ بغلوں کے غدودوں میں درد بھری سوجن اور سرخی ہوتی ہے۔ مریضہ لاغر ہوتی ہے اور سردی کا اثر بہت جلد ہو جاتا ہے۔

آرنیتھوگیلم (Ornithogalum)

معدہ اور آنتوں کا کینسر۔ خاص کر اندھی یا کانی آنت کا کینسر۔ جب غذا معدہ سے چھوٹی آنت میں داخل ہونے کے لئے Pyloric Outlet سے گزرتی ہے آنت کے سکڑنے سے شدید درد ہوتا ہے۔

معدہ کا کینسر۔ خون کی الٹیاں ہوں تب بھی مفید ہے۔ لیکن عام طور پر پسی ہوئی کافی کے رنگ کا مواد خارج ہوتا ہے۔

Scanned by CamScanner

(آر سینتو گیلم کا تفصیلی بیان معدہ کے کینسر کے باب میں ملاحظہ کریں)
خوراک کافی لمبے عرصے بعد

نکٹری اینی نم (Nectrianum)

یہ دوا سیلان خون کو روکتی یا کم کرتی ہے۔ متعفن رطوبتوں کو جاری کرتی ہے اور قوت منفکہ کو بڑھا کر بعض دفعہ کینسر کے مریضوں کو صحت کے راستے پر لے آتی ہے۔ مریضوں پر تجربہ کر کے دیکھا گیا۔ جب اس دوا کا علاج چھوڑ دیا گیا۔ ان کی تکالیف زیادہ ہو گئیں اور جب دوا کا استعمال دوبارہ شروع کیا گیا۔ تکالیف کم ہونا شروع ہو گئیں کینسر کے مریضوں کو چار طاقت دوا چار چار سی سی انجکشن روزانہ لگانے چاہئیں۔

فاسفورس (Phosphorus)

کینسر کے مریض جن میں سیلان خون کا رجحان ہو۔ بار بار سیلان خون ہوتا ہو۔ معمولی سے زخموں سے خون بہنے لگتا ہو۔ ریشہ دار ٹیومر۔ کینسر اور عصب کی طرح غدودوں میں اس طرح کا سیلان مشاہدہ میں آتا ہے ایسے مریضوں کی دوا فاسفورس ہے۔

بدہضمی معدہ کمزور۔ قے۔ اسہال حاد اور مزمن پیچش۔ معدہ کا مزمن ورم۔ آنتوں میں قولنج۔ سادے زخم اور کینسر داڑھوں کا گلنا سڑنا۔ زخم۔ کینسر۔ مسوڑھوں کا پھوڑا۔ دانت میں ناسور۔ ناک کی ہڈیوں کا گلنا سڑنا۔

ڈاکٹر کینٹ لکھتے ہیں کہ ریڑھ کی ہڈیوں کے گلنے سڑنے میں فاسفورس کا استعمال مفید ثابت ہوا ہے۔ (فاسفورس ٹی بی کی بھی نہایت مفید دوا ہے) اور اگر مریض میں موروثی ٹی بی کا مرض پایا جاتا ہو کمر میں یا ریڑھ کی ہڈی میں درد ہوتا ہو تو ہڈیوں کی ٹی بی ہو سکتی ہے۔ ایسے مریضوں کو ہم فاسفورس اور ڈروسرا سے صحت یاب کر سکتے ہیں میں نے لندن میں پریکٹس کے دوران ۲۵ سالہ ایک نوجوان کا کمر درد کا علاج ڈروسرا سے کامیابی کے ساتھ کیا ہے۔

مریض آدھ گھنٹے سے زیادہ کرسی پر بیٹھ نہیں سکتا۔ شدید کمر درد کی وجہ سے اٹھ کر

Scanned by CamScanner

چہل قدمی کرنی پڑتی تھی۔ رات کو سیدھا پیٹھ کے بل لیٹ سکتا تھا۔ ذرا سا چلنے سے بھی کمر کا درد ہوتا تھا۔ پتھر کی طرح بستر پر سیدھا پڑا رہتا تھا۔

امریکہ اور انگلینڈ کے چوٹی کے ڈاکٹروں اور سپشلسٹ ڈاکٹروں سے علاج کروا کر مایوس ہو چکا تھا۔ میں یہ بتا دوں کہ اس کا باپ اسلحے کا تاجر تھا اور یہ لوگ کروڑ پتی تھے۔ اس لئے علاج پر بے دریغ پیسہ خرچ کرتے رہے۔

مریض کی ہسٹری لینے پر پتہ چلا کہ باپ کو مثبت ٹی بی ہے اور چھ ماہ تک ٹی بی اسپتال میں داخل رہا ہے۔ مجھے فوراً معلوم ہو گیا کہ کیا دوا دینی ہے۔ ڈروسرا ۲۰۰ کی چند خوراکوں نے کمر درد کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا۔ مریض اور اس کے معالج حیران رہ گئے۔

ڈاکٹر سید شفقت حسین جعفری۔ (مصنف)

ڈاکٹر کینٹ نے فاسفورس سے مقعد کے ناسور کو ختم کیا اور ڈاکٹر ہاسن کرونک ڈیزیز میں لکھتے ہیں کہ جسم کے کسی بھی حصہ میں ناسور پایا جائے تو فاسفورس دینی چاہئے۔

ڈاکٹر بورک لکھتے ہیں کہ پستانوں میں پیپ پڑ جانے کی وجہ سے ناسور کے (Tracks) نشان سے نظر آنے لگیں تو فاسفورس ضرور دینا چاہیے۔ نیپول کا علاج آسان نہیں ہے۔ فاسفورس واحد دوا ہے۔ جو پستان میں پیپ پڑ جانے کے بعد ناسور کی طرح نشان (Tracks) بن جائیں یا مقعد کے ناسور میں نشان (Tracks) یا راستے سے بن جائیں تو ان کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ مقعد سے خون آتا ہے اور مبرز میں سوئیاں چبھتی ہیں۔ مبرز اور مقعد میں نرم پاخانہ کے بعد شدید جلن درد۔ بادی بواسیر۔ خونی بواسیر۔

فائی ٹولا کا (Phytolacca)

فائیٹولا کا کینسر کے لئے ایک نہایت ہی اہم دوا ہے پستان کے کینسر میں پستان پنیر کی طرح سخت ہوتے ہیں۔ ان میں درد ہوتا ہے اور رنگت ارغوانی ہوتی ہے۔ سر پستان (نپل) زیادہ حساس ہوتی ہے۔ سر پستان پر شگاف (نشر) ہوتے ہیں اور اگر نومولود منہ میں لے تو شدید درد ہوتا ہے۔ درد نپل سے شروع ہو کر سارے جسم میں پھیل جاتے ہیں۔

پستان میں زخم جن سے گندا خون ملا بدبودار مواد خارج ہوتا ہے۔ (پستان کا کینسر) اس دوا سے پستان کے زخم جن میں پیپ تھی اور گانٹھیں موجود تھیں اور کینسر کے زخم بن

Scanned by CamScanner

چکے تھے۔ شفایاب ہوئے ہیں۔ کینسر کی ایک ایسی دوا جو ہر قسم کے کینسر میں کام آتی ہے پھوڑے زخم۔ کینسر کے زخم (اگرچہ سوراخ بن گئے ہوں) آتشکی زخم آتشکی مزاج آدمیوں میں سرخ دھبے سب اس دوا کے دائرہ اختیار میں آتے ہیں۔

مقعد کے کینسر کے ٹیومر میں بھی کامیاب دوا ہے۔ اور گلا میں استعمال مفید ہے۔

گلے کے کینسر میں اس دوا کا مقابلہ کسی اور دوا سے نہیں کر سکتے رحم کے ریشہ دار ٹیومر۔ رحم کا کینسر۔ خاص کر ان مریضوں پر اس کا اثر زیادہ ہے جو درمیانی عمر سے گزر چکے ہیں۔ غرضیکہ کینسر کے لئے ایک ایسی مکمل دوا ہے۔ کہ اسے کبھی بھی نظرانداز نہیں کرنا چاہیے۔

سورنیم (نوسوڈ) (Psornium)

ڈاکٹر ہانمن لکھتے ہیں۔ کینسر سوائے اس کے کچھ نہیں کہ مریض میں سورا بدرجہ اتم موجود ہے۔ Cancer is nothing but high concentration of Psora بطور انٹی سپتک دوا کے سورنیم سلفر سے زیادہ مفید ہے۔ اور کینسر سپتک کی بیماریوں میں سے ایک بیماری ہے۔

ڈاکٹر ہیرنگ جو ہانمن کی وفات کے بعد ان کے جانشین سمجھے جاتے ہیں لکھتے ہیں کہ پستان کے کینسر کے علاج میں سلفر کے بعد سورنیم کا استعمال ہونا چاہئے۔

مزید ایک جگہ لکھتے ہیں کہ نیل میں جلن باقی رہ جائے تو کاربوویجی دینی چاہیے ڈاکٹر ہانمن سورا کو سو (۱۰۰) سروں والا ناگ بتاتے ہیں۔ اور میرا خیال ہے کینسر کے علاج میں اس ناگ کو مار دیں تو کینسر کا مریض شفاء سے ہمکنار ہو سکتا ہے۔

جلن جو کینسر کے مریضوں میں پائی جاتی ہے سورا کی سب سے بڑی علامت ہے۔ سورنیم کا استعمال پستان کے کینسر میں ہوتا ہے۔ لیکوریا میں جب کہ بدبودار ٹکڑے خارج ہوتے ہوں۔ حمل کے دنوں میں شدید قسم کے قے ہوتی ہے۔

دبا ہوا سوزاک۔ سوزاک کو دبا دینے کے بعد پیدا شدہ بائی کے درد' قرو (گیٹ) پیشاب کی نالی میں درد اور پیپ کا اخراج۔ کپڑے پر زرد داغ لگ جاتا ہے۔ سورنیم کے استعمال سے ایک مریض کا ۲۰ سالہ پرانا قرو (گیٹ) ختم ہوا ہے۔ جبکہ دوسری دوائیں فیل

Scanned by CamScanner

ہو گئی تھیں۔

سکرا فولیریا نوساڈا (Scroffularia Nos)

یہ دوا مدر ٹنکچر یا ix میں استعمال ہوتی ہے۔ اور کینسر کے بڑھے ہوئے کیسوں میں ایک نہایت مفید دوا ثابت ہوتی ہے۔ جبکہ بغل میں اور گردن میں سخت سا گوشت (Lump) پیدا ہو جاتا ہے۔ غدود سخت ہوتے ہیں اور حجم میں بڑھ جاتے ہیں اور ان بڑھے ہوئے غدودوں کی یہ ایک نہایت ہی طاقتور دوا ہے پستان کے ٹیومر پر بھی اس دوا کا گہرا اثر ہے۔ خنازیری ورم پستانوں میں گانٹھیں (Nodes) وغیرہ۔

بواسیر کے درد بھرے مسے بھی اس دوا سے ختم ہو جاتے ہیں۔ کنٹھ مالا کے بڑھے ہوئے غدودوں کی ایک زبردست دوا ہے۔ کینسر کی گلٹیوں پر بیرونی طور پر لگائیں۔

سیمپرویوم ٹکٹورم (Sempervivum Tect)

یہ دوا زبان کے سخت قسم کے ٹیومر اور کینسر میں استعمال ہوتی ہے۔ جبکہ زبان کے کنارے پر زخم ہوتا ہے۔ اور درد ہوتا ہے۔ تمام منہ میں دکھن ہوتی ہے۔ اور منہ حساس ہوتا ہے۔ زبان کا کینسر۔ منہ میں مہلک زخم ہوتے ہیں۔ آسانی سے خون بہتا ہے۔ زبان میں درد ہوتا ہے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے چاقو سے کاٹ دیا گیا ہو۔ پستانوں میں کینسر کا ٹیومر اس کے دائرے میں آتا ہے۔

خوراک x۲ ' ۵ قطرے دن میں ۳ دفعہ۔

سنگونیریا (Sanguinaria)

سنگونیریا مبرز کے کینسر کے لیے مفید دوا ہے۔ نبض تیز لیکن چھوٹی ہوتی ہے۔ سنگونیریا کا سینہ کی سامنے والی ہڈی اور پستانوں پر اثر ہے۔ کینسر اور نئی پیدائشوں پر اثر ہوتا ہے۔ پستان کے ٹیومر اس دوا سے درست ہوتے ہیں۔ تمام رطوبتوں میں تیزی اور تعفن پایا جاتا ہے۔ سانس متعفن۔ ریاح متعفن۔ سیلان الرحم متعفن بلغم متعفن ہوتی ہے۔ پستان حجم میں بڑھ جاتے ہیں۔ رحم میں ٹیومر یا بدگوشت ہوتا ہے داہنا بازو اور کندھا خصوصاً اس دوا کے زیر اثر ہیں۔ رات کے وقت بازو کو اٹھا نہ سکنا اس کی ایک مخصوص علامت ہے۔ ہاں

Scanned by CamScanner

کے درد۔ معدہ کی خرابیاں۔

سکرنیم (Scirrhinum)

یہ دوا سخت قسم کے کینسر کے ٹیومر کے زہر سے تیار کی جاتی ہے۔ ڈاکٹر برنٹ نے اس دوا کی آزمائش کی ہے۔ اس دوا میں کینسر کی طرف رجحان پایا جاتا ہے۔ غدود بڑھے ہوئے اور سخت ہوتے ہیں۔

ڈاکٹر برنٹ لکھتے ہیں۔ ناف کے پاس ڈوبنے کا احساس (Tremendous sinking at the navel) اس دوا کا بہت بڑا نشان ہے۔ انہوں نے اس دوا سے بہت سے پستان کے ٹیومر اور پستان کے کینسر کے کیس شفایاب کئے ہیں۔

ایک بار انہوں نے گردن کے پاس سخت قسم کا ایک غدود اس دوا سے شفایاب کیا جبکہ باقی غدود سرجن نے اپریشن کر کے علیحدہ کر دئے تھے۔ وہ لکھتے ہیں کہ میرے تجربے میں یہ بات بھی آئی ہے کہ سکرنیم کے استعمال سے سوتی کیڑے بھی خارج ہوتے ہیں۔ اور میں نے سوتی کیڑوں کے کئی کیس اس دوا سے صحت مند کئے جبکہ دوسری دوائیں ناکامیاب ثابت ہو چکی تھیں۔

ڈاکٹر جے ایچ کلارک نے بھی سکرنیم کے استعمال سے بہت سے ٹیومر کے کیس شفایاب کئے ہیں۔ جن کا ذکر انہوں نے اپنی کتاب (Cure of Tumors by Medicine) میں کیا ہے۔

سیپیا (Sepia)

ہونٹوں کی جلد کا کینسر (اپی تھیلیو کینسر) جس میں سے اکثر خون بہتا رہتا ہے۔ اور جس کا پیندا چوڑا ہوتا ہے۔ جلن دار درد۔ یوں چبھن ہوتی ہے جیسے لکڑی کا کچھ ٹکڑا ہوا ہو سیپیا ایسی حالت میں دینی چاہئے۔

چھ طاقت کا استعمال مفید ہوتا ہے۔

سیپیا بہت بڑی دافع سورا دوا ہے۔

سیپیا کی مریضہ نہایت کمزور ہوتی ہے۔ حرارت غریزی کی کمی ہوتی ہے سردی بہت زیادہ محسوس کرتی ہے۔

Scanned by CamScanner

سیپیا میں بچے کے ہونٹ کے درمیان درد بھری پھنسی نکلتی ہے ناک سوج جاتی ہے۔ اور ناک کے اندر چھوٹا سا پھوڑا بن جاتا ہے اور ناک کی نوک پر درد بھرا پھوڑا ہوتا ہے۔ نتھنے سوج جاتے ہیں اور ان میں زخم ہوتے ہیں۔ ناک سے مسلسل مواد بہتا رہتا ہے۔ بغل کے غدود بھی سوج جاتے ہیں۔

نبض آہستہ چلتی ہے۔ ۵۶ سے ۵۸ بار فی منٹ۔

سلیشیا (Silicea)

جبکہ پستانوں میں سخت سا گوشت (Lump) بن گیا ہو اس میں پیپ پیدا ہو جائے اور گاڑھی زرد بدبودار پیپ نکلتی ہو اور سرپستان (نپل) پستان کے اندر گھس گئے ہوں یا جب پستان میں ناسور بن گیا ہو اور زخم ہوں۔ یہی وقت سلیشیا دینے کا ہے۔

۶x میں دینا مفید ہے۔

ڈاکٹر ہانسن لکھتے ہیں کہ سیلیشیا کا مریض نہایت سرد مزاج ہوتا ہے۔ اور موسم کی ہر تبدیلی کو محسوس کرتا ہے۔ خاص کر سر میں سردی محسوس ہوتی ہے۔ ہاتھوں اور پاؤں کو بھی سردی محسوس ہوتی ہے مریضہ گرم کمرے میں بھی سردی محسوس کرتی ہے۔ (روز رات کو سوتے وقت سر کو رومال سے باندھ کر سوتی ہے)۔

ایسے سرد مریض کے غدود سردی سے جلد متاثر ہوتے ہیں۔ پھوڑے نکلنے کا رجحان پایا جاتا ہے پھوڑوں کی ایک فصل ختم ہو جانے کے بعد دوسری تیار ہوتی ہے۔ سلک پھوڑے۔ زخم۔ کینسر۔

سارساپریلا (Sarsaprilla)

زمانہ قدیم سے خون صاف کرنے والی دوا کے طور پر استعمال ہو رہی ہے۔ بھوک لگاتی ہے اور صحت بحال کرتی ہے۔ خارش کے لئے جیکا کے حبشی باشندے سارساپریلا کا شربت سیروں کے حساب سے پیتے ہیں۔

بتوڑیاں۔ گومڑ۔ ہڈیوں کا گلنا سڑنا۔ جوڑوں کے ورم ہڈی کے درد وغیرہ اس کے زیر اثر آتے ہیں۔ مستورات کے پستانوں کے لئے نعمت ہے۔ اس دوا کے استعمال سے پستان کا بدگوشت۔ ناسور۔ ٹیومر درست ہوتا ہے۔

Scanned by CamScanner

سر پستان (نپل) کا اندر کی طرف گھس جانا اس بات کی نشانی ہے کہ مریضہ میں کینسر کا مادہ موجود ہے۔ یا مریضہ اس قدر لاغر اور کمزور ہو چکی ہے کہ اوپر کی کھال لٹک گئی ہے۔ اوپر کی کھال لٹک گئی ہو۔ سر پستان اندر کی طرف دھنس چکے ہوں اور مریضہ لاغر اور کمزور ہو تو یہی وقت سرساپریلا کے استعمال کا ہوتا ہے۔

خوراک کلا اور نچی طاقتیں۔

سٹلنجیا سلوٹیکا (Stillingia)

یہ دوا بھی آتشک اور کینسر کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ پنڈلی کی ہڈی اور دوسری جگہوں پر بنی ہوئی گانٹھیں اس دوا سے درست ہوتی ہیں درد تیز گولی لگنے کے سے ہوتے ہیں۔ رات کے وقت ہڈیوں میں درد اس بات کی علامت ہے کہ اس دوا کا آتشک پر اثر زیادہ ہے۔

اور میں سمجھتا ہوں کہ سورا۔ سفلس اور آتشک کے مریضوں کا ایلوپیتھک علاج ان زہریلے مادوں کو جسم سے خارج کرنے کی بجائے انہیں اندر اعضائے رئیسہ کی طرف دھکیل دیتا ہے۔ جس کا نتیجہ کچھ عرصہ کے بعد ٹیومر یا کینسر کی شکل میں نمودار ہوتا ہے۔ قدرت اس زہریلے مادے کو ٹیومر کی شکل میں ایک جگہ محصور کر دیتی ہے۔ اور بعض دفعہ یہ ٹیومر پھٹ کر بہنے لگتا ہے اور روزمرہ کا مشاہدہ اس بات کا ثبوت ہے کہ ایسا ہی ہوتا ہے۔ اگر مریض ابتدا میں ہی ہومیوپیتھی کے زیر علاج آجائے تو یہاں تک نوبت ہی نہیں پہنچتی۔

سفلینم (Syphlinum)

ڈاکٹر ایچ۔ سی۔ ایلن لکھتے ہیں کہ آتشک کے مریض یا وہ مریض جن کا کینسر مقامی یا بیرونی دواؤں کے استعمال سے درست کیا گیا ہو اور جلدی تکالیف سے سالہا سال تک تکلیف اٹھا رہے ہوں۔ یہ دوا انہیں فائدہ دے گی۔

ڈاکٹر تھامس وائل لکھتے ہیں کہ میں کینسر کے مریضوں کو سیفلینم ایک ہزار کی ایک خوراک ہر روز دیا کرتا ہوں۔ پہلے ہفتہ میں کینسر کا ٹیومر بڑھ جاتا ہے۔ اور پھر آہستہ آہستہ معدوم ہونا شروع ہو جاتا ہے اور کسی قسم کا مابعد اثر نہیں رہتا۔

جہاں کینسر کا ٹیومر تیسرے یا چوتھے ہفتے بڑھ جائے اور اس کی رنگت سیاہی مائل سرخ ہو جائے تو میں لیک کینم ایک لاکھ ہر روز ایک خوراک رات کے وقت دس سے چودہ دن تک دیتا ہوں۔ یہاں تک کہ ٹیومر کی شکل بالکل درست ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد سفلینم ایک ہزار مریض کو درست کر دیتی ہے۔ اور اگر کچھ سختی باقی رہ جائے تو نائٹرک ایسڈ ۳۰ دن میں چار بار دیا کرتا ہوں۔ یہاں میں یہ بتاتا چلوں کینسر کے مریضوں میں سفلینم کا استعمال بہت سوچ سمجھ کر کرانا چاہیے ۔ بعض دفعہ علامات شدت اختیار کر جاتی ہیں چھپا ہوا آتشکی مادہ ابھر کر سامنے آ جاتا ہے اور مریض کو سنبھلنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اگر مریض میں آتشکی مادہ پیدا جائے تو بجائے سفلینم کے مرکسال کا استعمال زیادہ بہتر ہوتا ہے۔

سفلینم سے سر پر کے اور گردن کے بڑھے ہوئے غدود درست ہوئے ہیں (CM) سرخ رنگ کے پیپ دار پھوڑے اس دوا کے زیر اثر آتے ہیں۔ مریض انتہائی لاغر ہوتے ہیں۔ پیاس زیادہ لگتی ہے۔ اس دوا سے پیشاب میں شکر آنا بند ہوتی ہے۔ اور ذیابیطس کے زخم بھی شفایاب ہوئے ہیں سفلینم سے ایک مریض کا ۲۰ سال پرانا آتشکی دمہ درست ہوا ہے۔ ریڑھ کی ہڈیوں میں زخم بھی اس سے درست ہوتے ہیں۔

روٹا (Ruta)

ڈاکٹر کوپر چتاؤں سے ٹکڑ (کینسر) میں روٹا کا مرہم استعمال کیا کرتے تھے۔

یوفربیاہیٹروڈکساء [illegible]

یہ دوا کینسر کے جلندار دردوں کو سکون بخشتی ہے اور اس کی یہی مخصوص علامت ہے۔

طاقت ۶۔ ۳۰

یوفربینم (Uphorbinum Off)

ہڈیوں میں جلندار درد اس کی مخصوص علامت ہے۔ کینسر کے دردوں کو سکون بخشتی ہے۔ پنڈلی کی ہڈیوں کے گوشت۔ چوتڑ کے جوڑ اور ریڑھ میں درد ہوتا ہے۔ رخسار کی ہڈیوں میں رات کو بے حد جلن ہوتی ہے۔

Scanned by CamScanner

تھوجا (Thuja)

چیچک کا ٹیکہ لگوانے کے اثرات بد کو دور کرنے میں تھوجا کا مقابلہ کسی اور دوا سے نہیں کیا جا سکتا۔ تھوجا پہلے نمبر پر آتی ہے۔ اگر آپ کینسر کے مریض کا علاج کر رہے ہیں اور دوائیں اپنا اثر اچھی طرح نہیں کر رہی ہیں۔ مریض کی ہسٹری معلوم کریں۔ اگر اس کو چیچک کا ٹیکہ لگ چکا ہے اور کبھی زندگی میں سوزاک ہوا تھا جس کا بیرونی علاج کیا گیا ہو تو تھوجا کی واحد اونچی خوراک کے استعمال کے بعد کینسر کی دوسری دواؤں کے استعمال سے مریض صحت کے راستے پر چل نکلتا ہے۔

گوبھی کے پھول کی طرح کے مسے اور رحم کے اندر گوبھی کے پھول کی طرح سے بہت سی شاخوں والے ٹیومر کی تھوجا بلاشل دوا ہے۔ اندرونی اور بیرونی استعمال کرانی چاہیے۔ رحم کے اس قسم کے ٹیومر سے خون بہت آسانی کے ساتھ بہتا ہے۔ اور بدبودار ہوتا ہے۔ بائیں طرف کی بیضہ دانی میں ورم ہوتا ہے اور حیض کے دوران ورم میں زیادتی ہو جاتی ہے۔

کنڈائی لوماٹا (مسے) نم تر ہوتا ہے۔ نرم ہوتا ہے۔ پیپ پڑ جاتی ہے یا درد ہوتا ہے اور تیز سوئیاں سی چبھتی ہیں۔

عمودی (کھڑے ہوئے) ٹیومر میں جلن ہوتی ہے۔

ایکسرے (X.Ray)

یہ دوا سلفر اور سوریم سے زیادہ گہرا اثر کرتی ہے۔ اور چھپی ہوئی بیماریوں کو سطح جسم پر لے آتی ہے۔ اور یہی چھپے ہوئے زہر آخر میں کینسر کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ مریض کا رجحان ٹی بی کی طرف ہو یا چھپا ہوا سورا ہو اور بہترین دوائیں ناکام ہو چکی ہوں تو ایکسرے کا استعمال انہیں سطح جسم پر لے آتا ہے۔ ایکسرے میں زبان انتہائی خشک ہوتی ہے۔

بقول ڈاکٹر ہانمن سورا کا زیادہ مقدار میں کسی جسم میں جمع ہو جانا ہی کینسر بن جاتا ہے۔ ایکسرے اس چھپے ہوئے سورا کو جسم میں ہرگز رہنے نہیں دیتی۔ اسے کسی نہ کسی طریقے سے باہر نکالتی ہے۔ اس طرح ہم کینسر کے مریض کا بہتر مدد کر سکتے ہیں۔ اس دوا

Scanned by CamScanner

میں زبان انتہائی خشک ہوتی ہے۔

طاقت ۳۰ یا ۲۰۰

انتباہ۔ اس دوا کی ایک خوراک ہی کافی ہوتی ہے۔ اور ہرگز بار بار نہیں دینی چاہیے۔ اس کے علاوہ مندرجہ ذیل دوائیں بھی کینسر میں مفید ہے۔ علامات اور مزاج کے مطابق استعمال کرانے پر اچھے نتائج پیدا کرتی ہیں۔

کینسر کے زخم

آرسنک۔ آرسنک آیوڈائڈ۔ ایمبرا۔ انتھرا کینم۔ انٹم کروڈ۔ اورم۔ بیلاڈونا ایپس۔ بیوفو۔ بپٹیزیا۔ پیٹروولیم۔ بپٹیڈونیم۔ ڈکامارا۔ رسٹاکس۔ ریومیکس۔ سبائنا۔ سٹیفی سائیگریا۔ سکوئی لا۔ سلفر۔ ایسڈ فاس۔ کاربولک ایسڈ۔ کاربو نیمو سلف۔ کاربوویج۔ کاسٹکم۔ کالی آرسنک۔ کالی کارب۔ کروٹیلس ہری۔ کلکیریا کارب۔ کلکیریا سلف۔ کیمنس۔ لائیکوپوڈیم۔ مرکسال۔ مرک کار۔ نیٹرم۔ میورٹک ایسڈ۔ نائٹرک ایسڈ۔ نوزین۔ ہیپر سلفر۔ ہائیڈرو کوٹائل۔ میریم۔

یقینی طور پر کینسر کے کیس میں غدہ گانٹھ موجود ہو سکری نم ۳۰ یا ۲۰۰ اور کارسی نو نم ۳۰ یا ۲۰۰ ہفتہ میں ایک دفعہ دوسری ہومیو دواؤں کے ساتھ استعمال کرانے سے کینسر کو ختم کرنے میں مددگار ثابت ہوتی ہیں۔ دونوں دوائیں نوسوڈ ہیں۔

کینسر کے پھٹے ہوئے داغوں میں آگ لگنے کی اوپر والی جلد میں کانٹے چبھنے کا سا درد ہوتا ہو۔ مریض دبلا پتلا۔ مضطرب اور گرمی اور سردی دونوں موسموں سے ذکی الحس ہو تو آرسنک آیوڈائڈ کا استعمال مفید ہے۔

مواد متعفن ہو اور زخم پڑ چکا ہو۔ تو بپٹیزیا ۳۰ خارجی طور پر ... ۵ قطرے ایک اونس پانی میں ملا کر ہر تین گھنٹے بعد زخم کو پچکاری سے دھونا چاہیے۔

رحم کا کینسر

اگر گوشت کے ساتھ خون کی زیادتی ہو تو [illegible] ۳۰۔ ۲۰۰ ہفتہ میں ایک بار۔

کینسر جس میں سے خون بہہ رہا ہو

Scanned by CamScanner

فاسفورس ۳۰۔ تھوجا ۳۰۔ کروٹیلس ہری۔ خشک کپڑے سے ماؤف جگہ کو باندھ دینا چاہئے۔

ہڈی کا کینسر

یوفربیم۔ یوفربیا ہیٹرودکسا

اگر دوسری دوائیں فیل ہو جائیں تو اوپیم Ø

کینسر کے درد کو کم کرنے کے لئے ایسڈ فاس اور کالی فاس کا استعمال نہ صرف درد کو کم کرتا ہے بلکہ مریض کی جسمانی کمزوری کو کم کر کے صحت یابی میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔
اکینشیا Ø۔ کینسر کے آخری درجوں میں جبکہ شدید درد ہو رہے ہوں دردوں کو کم کرنے کے لیے نہایت مفید دوا ہے۔

نبض سے تشخیص

نبض کے ذریعہ اعضاء رئیسہ کی تشخیص

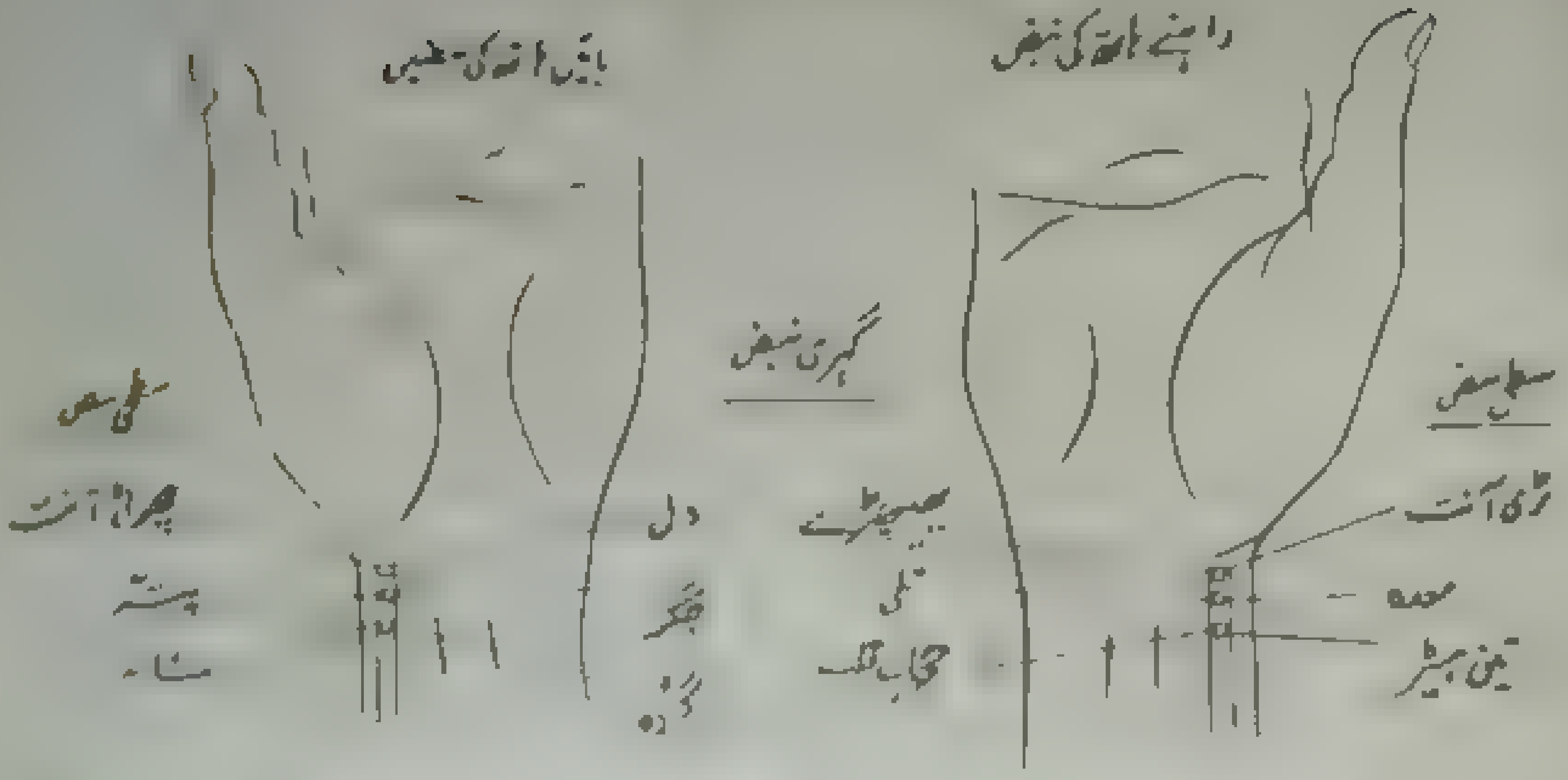

کینسر کے علاج کے لئے ضروری ہے کہ معالج کو نبض کی پہچان ہو محض نبض کو گننے سے کینسر کا علاج ناممکن ہے۔ نبض کبھی بھی جھوٹ نہیں بولتی ہے۔ اور یہ ایک آئینہ ہے۔ جس میں اعضائے رئیسہ کی تصویر دیکھ سکتے ہیں۔ ڈاکٹر کو چاہیے کہ نبض دیکھنے میں جلدی نہ کرے۔ بلکہ نہایت غور و خوض سے کام لے کر کسی نتیجہ پر پہنچنے کی کوشش کرے چاہے اس غور و خوض میں گھنٹہ دو گھنٹہ ہی کیوں نہ صرف کرنے پڑیں جب وہ نبض سے مرض کو پہچان لے اور یہ معلوم کر لے کہ کیا دوا دینی ہے۔ تو پھر چاہے دوا دینے میں ایک منٹ خرچ کرے۔

مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہومیوپیتھی میں نبض پر زیادہ توجہ نہیں دی جاتی ۹۰ فیصد ہومیوپیتھ نبض نہیں دیکھ سکتے۔ ان کی ساری توجہ علامات مرض اور مزاج مرض پر ہوتی ہے۔

نبض یا تو یونانی طبیب دیکھنا جانتے ہیں۔ یا چینی آکوپنچر میں نبض لازمی طور پر پڑھائی اور سکھائی جاتی ہے۔ طب مغرب (ایلوپیتھی) میں نبض کو دیکھنے کے معنی مختلف ہیں۔

Scanned by CamScanner

ڈاکٹر نبض سے دل کی رفتار کا اندازہ لگاتا ہے۔ لیکن طب چین میں ۱۲ عدد اعضائے رئیسہ کی نبض دیکھی جاتی ہے۔ چھ اعضاء رئیسہ کی نبض داہنی کلائی کی نبض سے معلوم ہوتی ہے اور چھ اعضاء کی بائیں کلائی کی نبض دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے۔

داہنی کلائی پر نبض کی تین پوزیشنیں ہیں۔

۱۔ انگوٹھے کے بالکل قریب والی پوزیشن = پھیپھڑے اور بڑی آنت

۲۔ درمیانی پوزیشن = تلی و معدہ

۳۔ تیسری پوزیشن = ۳ ہیٹر اور حجاب قلب

بائیں ہاتھ کی کلائی پر نبض کی تین پوزیشنیں ہیں۔

۱۔ انگوٹھے کے پاس والی پوزیشن = دل۔ چھوٹی آنت

۲۔ درمیانی پوزیشن = جگر۔ پتہ

۳۔ تیسری پوزیشن = گردے۔ مثانہ

ہم یہاں اس کی مختصر وضاحت کے بعد آگے روانہ ہوں گے۔

داہنے ہاتھ کی نبضیں

داہنے ہاتھ کے انگوٹھے کے پاس والی نبض کی دو حالتیں ہیں اور ہر حالت کے ساتھ ایک عضو وابستہ ہے۔ اگر ہم نبض پر نہایت آہستہ سے اپنی داہنے ہاتھ کی پہلی انگلی (انگشت شہادت) رکھتے ہیں تو ہمیں بڑی آنت کی نبض معلوم ہوگی۔ اگر اسی انگلی کو ذرا دبا کر نبض محسوس کریں گے تو نبض کی موضوع کیفیت تبدیل ہو جائے گی اور اب بجائے بڑی آنت کے پھیپھڑوں کی نبض معلوم ہوگی۔ کیونکہ پھیپھڑوں کا اور بڑی آنت کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ انہیں جڑواں عضویا (Couples organ) کہتے ہیں۔

پہلی پوزیشن پر سطحی (سپرفیشل) نبض بڑی آنت کی ہے اور گہری (ڈیپ) نبض پھیپھڑوں کی ہے۔

درمیانی پوزیشن پر انگشت شہادت کے ساتھ والی انگلی رکھ کر پہلے کی طرح سطحی اور گہری نبض محسوس کریں گے۔

Scanned by CamScanner

درمیانی پوزیشن کی سطحی نبض = معدہ
درمیانی پوزیشن کی گہری نبض = تلی — جڑواں عضو ہیں۔

اس طرح تیسری پوزیشن پر نبض معلوم کریں گے اور اس پر درمیانی انگلی کے ساتھ والی انگلی رکھیں گے۔

تیسری پوزیشن کی سطحی نبض ۳ ہیٹر — جڑواں عضو ہیں
تیسری پوزیشن کی گہری نبض حجاب قلب

نوٹ = ۳ ہیٹر کسی عضو کا نام نہیں بلکہ ایک کیفیت بدن کا نام۔ جس سے جسم کی حرارت اور خون کی نالیوں کی کیفیت معلوم ہو سکتی ہے۔

بائیں ہاتھ کی نبضیں

بائیں ہاتھ پر نبض معلوم کرنے کا وہی طریقہ ہے جو دائیں ہاتھ پر نبض معلوم کرنے کا ہے۔

بائیں ہاتھ کے انگوٹھے سے پاس والی سطحی نبض - چھوٹی آنت — جڑواں عضو ہیں
بائیں ہاتھ کی انگوٹھے سے پاس والی گہری نبض - دل

بائیں ہاتھ کی پہلی درمیانی سطحی نبض = پتہ — جڑواں عضو ہیں۔
بائیں ہاتھ کی پہلی درمیانی گہری نبض = جگر

بائیں ہاتھ والی تیسری پوزیشن پر سطحی نبض - مثانہ — جڑواں عضو ہیں۔
بائیں ہاتھ والی تیسری پوزیشن پر گہری نبض = گردے

اگر مریض کے داہنے اور بائیں ہاتھ کی نبضیں بہ یک وقت دیکھنا مقصود ہو تو اپنے داہنے ہاتھ سے مریض کی بائیں کلائی کی نبضیں دیکھیں اور اپنے بائیں ہاتھ سے مریض کی داہنی کلائی کی نبضیں دیکھیں۔

لیکن اگر مریض کی داہنی کلائی اور بائیں کلائی کی نبضیں باری باری دیکھنا چاہتے ہیں۔

Scanned by CamScanner

تو پہلے اپنے دائیں ہاتھ سے مریض کے ایک ہاتھ کی نبضیں دیکھیں اور پھر دوسرے ہاتھ کی دیکھیں جنس کے لحاظ سے مرد کی بائیں ہاتھ کی نبض پہلے دیکھتے ہیں۔ کیونکہ مرد کی بائیں ہاتھ کی نبضیں داہنے ہاتھ کی نبضوں سے مضبوط ہوتی ہیں۔

عورت کے داہنے ہاتھ کی نبض پہلے دیکھتے ہیں اس لئے کہ عورت کی داہنے ہاتھ کی نبض بائیں ہاتھ سے زیادہ مضبوط ہوتی ہیں۔

اور اگر آپ کو نبض دیکھنے پر اس کے برعکس نبضیں ملیں تو سمجھ لیں کہ نظام میں ابتری ہے۔ اور اعضا کے قدرتی فعل میں فرق آگیا ہے عورت کی داہنے ہاتھ کی نبض بیماری کی طرف راہنمائی کرتی ہے اور مرد کی بائیں ہاتھ کی نبض۔

اس لئے مکمل تشخیص کے لئے دونوں ہاتھوں کی نبضوں کا مطالعہ نہایت ضروری ہے

ہر نبض کی تین حالتیں ہیں۔

(۱) نارمل

(۲) نارمل سے کم

(۳) نارمل سے زیادہ

مثلاً ہم نے بائیں ہاتھ کی انگوٹھے کے پاس دل نبض معلوم کرلی ہے جو گہری نبض ہے اور دل کی نمائندگی کرتی ہے۔ ہمیں دل کی تین حالتوں میں سے کوئی ایک حالت نبض دیکھنے سے معلوم ہو جائے گی۔

(۱) دل کا فعل نارمل ہے۔

(۲) دل کا فعل نارمل سے کم ہے۔

(۳) دل کا فعل نارمل سے زیادہ ہے۔

اس طرح ہم داہنی کلائی پر پھیپھڑوں۔ بڑی آنت۔ معدہ۔ تلی۔ اور جب قلب کی نبض دیکھ کر ان کی کیفیت سے آگاہ ہو سکتے ہیں۔ اس طرح ہم بائیں ہاتھ کی کلائی پر دل چھوٹی آنت جگر۔ پتہ اور گردے و مثانہ کی اندرونی کیفیت سے آگاہ ہو سکتے ہیں۔

ملاحظہ = نقشہ ۱ سے غور دیکھیں آپ کو بات سمجھ آجائے گی۔

ڈاکٹر کے لئے یہ جاننا ضروری ہے کہ نارمل نبض کیا ہوتی ہے۔ اگر وہ یہ ہی نہیں جانتا کہ نارمل نبض کیا ہے تو وہ نارمل سے زیادہ یا نارمل سے کم نبض پہچان نہیں کر سکتا۔

Scanned by CamScanner

ہر عضو کی ۳ نبضیں ہوتی ہیں (۱) نارمل (۲) نارمل سے کم (۳) نارمل سے زیادہ اس طرح ہر کلائی پر 6x 3 = 18 نبضیں ہوتی ہیں۔ کل 2x 18 - 36 نبضیں ہیں۔ جو ایک ڈاکٹر کو کم از کم جاننی چاہئیں۔

چائنا کے آکوپنکچر کے ڈاکٹر جو نبض کے ماہرین (Pulse spec.alist) کہلاتے ہیں۔ 72 قسم کی نبض کی پہچان رکھتے ہیں۔

مریض کے جسم میں آکوپنکچر کی سوئی چبھونے سے قبل نبض کی حالت معلوم کر لیتے ہیں۔ اور اپنا ایک ہاتھ مریض کی نبضوں پر رکھے رکھتے ہیں اور فوری طور پر عضو میں پیدا ہونے والی تبدیلیوں کو نبض سے اسی وقت پہچان لیتے ہیں۔

نبض سے انہیں پتہ چل جاتا ہے مریض صحت یاب ہو رہا ہے یا نہیں مجھے یہاں آپ کو دعوت فکر دینی ہے۔ تفصیل سے' آپ درسی کتابوں کا مطالعہ کر کے ہی نبض کے متعلق سب کچھ جان سکیں گے۔

نارمل نبض

اگر نبض کی رفتار ۵۰ فی منٹ ہے تو یہ نبض نارمل سے کم آہستہ (Slow) نبض کہلائے گی۔ لیکن اگر مریض ایک منٹ میں چار سانس لیتا ہے۔ تو یہ نبض آہستہ نہ ہو گی بلکہ نارمل کے قریب ہو گی (یہاں نبض کا تعلق سانسوں سے ظاہر کیا گیا ہے)۔

ایک مکمل سانس لینے کا مطلب' ہوا کو پھیپھڑوں میں داخل کرنا اور نکالنا ہے۔

آپ پانچ سال متواتر ہر روز مطب میں آنے والے ہر مریض کی دونوں ہاتھوں کی ۱۲ عدد نبضوں کو محسوس کریں۔ تب کہیں جا کر آپ کو نبض کا کچھ کچھ اندازہ ہو جائے گا۔

مثال کے طور پر پتہ کا درد رات ۱۱ بجے کے درمیان شدت اختیار کر جاتا ہے۔ رات کو ۱۲ بجے آپ کے پاس ایک مریض آتا ہے جسے صفراوی قے ہو رہی ہے اور دائیں طرف پسلیوں کے نیچے درد اور سوجن بتاتا ہے آپ مریض کا معائنہ کرنے کے بعد یہ معلوم کر لیتے ہیں کہ پتہ کا ورم ہے یا پتے میں پتھریاں ہیں۔ یہی وقت ہے مریض کی بائیں ہاتھ کی درمیانی سطحی نبض دیکھنے کا۔ آپ دیکھیں گے کہ نبض بھری ہوئی اور تیز چل رہی ہے۔

Scanned by CamScanner

آپ اس نبض کو پہچان لیں اور آئندہ اگر آپ کے پاس پتہ کے درد کا مریض آتا ہے تو نبض دیکھ کر آپ مرض معلوم کر سکتے ہیں۔

اسی طرح بھی شدید درد گردہ ۔ یا دل کے درد کے مریض آئیں تو ان کی نبض دیکھیں اور اسے نوٹ کر لیں اور آئندہ کے لئے اسے یاد رکھیں یہی طریقہ ہے اگر آپ توجہ دیں گے اور غور کریں گے تو چند سالوں میں بغیر استاد کے ماسٹر ہو جائیں گے۔ ابتدا میں بہتر ہے کسی ماہر فن سے سیکھیں۔

نبض دیکھنے کا وقت

صحیح وقت تو صبح سویرے ہے (صبح ۳ بجے سے ۹ بجے تک) جبکہ مریض نے کچھ کھایا پیا نہ ہو اور اس کا نظام ہضم غذا کے بوجھ کے تلے دبا ہوا نہ ہو۔ اور اس کی توانائی کا ابھی استعمال شروع نہ ہوا ہو۔ اس وقت مریض کی توانائی (انرجی) اور خون دونوں جوش میں نہیں آئے ہوئے ہوتے۔ مریض خود بھی پر سکون ہوتا اس کے اعضا بھی اور اس کا ڈاکٹر بھی مریض اور ڈاکٹر دونوں پر سکون (Calm) ہونے چاہئیں نہ ڈاکٹر کسی اور طرف متوجہ ہو اور نہ ہی مریض ہی کسی ذہنی تنگ و دو میں مبتلا ہو۔ اور نہ ہی آس پاس میں ہونے والا شور و غوغا مریض یا ڈاکٹر پر اثر انداز ہو رہا ہو۔ دونوں جس قدر پر سکون (Relax) ہوں اتنا ہی بہتر ہے۔

مریض خالی پیٹ ہو تو اور بھی بہتر ہے۔ لیکن اگر اس نے صبح کوئی شے کھائی ہے تو اس غذا کو کھائے ہوئے اتنا وقت گزر گیا ہو کہ غذا ہضم ہونے کے قریب ہو مریض اور ڈاکٹر کی نشستیں اس طرح ہوں کہ وہ ٹیڑھے ہو کر نہ بیٹھے ہوئے ہوں اور ان کا بیٹھنا تکلیف دہ نہ ہو۔

ڈاکٹر کو مریض کی نبض دیکھنے کے لئے جسم کو ایک طرف ٹیڑھا نہ کرنا پڑے بلکہ دونوں ڈاکٹر اور مریض سکون کے ساتھ آمنے سامنے بیٹھے ہونے چاہئیں۔

ڈاکٹر کو مریض کے قریب اس طرح بیٹھنا چاہیے کہ اس کا بازو ٹیبل پر اس طرح ٹکا ہوا ہو کہ کلائی اس کے دل کے مقام سے کم از کم دو انچ نیچے ہو۔

مریض کے بازو کے نیچے سہارا دینے کے لئے ایک چھوٹا سا نرم تکیہ رکھنا چاہیے۔

Scanned by CamScanner

کہنی تکیہ پر ہو اور کلائی اٹھی ہوئی ہونی چاہیے ڈاکٹر کو مریض کی کلائی پر اپنی تینوں انگلیاں بڑے آرام کے ساتھ رکھنی چاہئیں اور اندازے سے سطحی اور گہری نبض کی جانچ کرنی چاہیے۔ سطحی نبض دیکھنے کے لئے ہلکا سا دباؤ چاہیے اور گہری نبض دیکھنے کے لئے ذرا سا دباؤ بڑھا دینا چاہیے۔

نبض کی پہچان کے لئے پانچ باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

(۱) نبض سطحی ہے یا گہری
(۲) نبض کمزور ہے یا مضبوط
(۳) نبض تیز ہے یا آہستہ
(۴) نبض چھوٹی ہے یا بڑی
(۵) نبض کی تال (Rhythm) درست ہے یا نبض بے تال ہے۔

اس کتاب میں میں نے نبض کا تعارف ہی کرایا ہے اتنی گنجائش نہیں کہ تفصیل سے بیان کروں۔ تفصیل کے لئے ایک پوری کتاب لکھی جا سکتی ہے مزید معلومات کے لئے آپ دوسری متعلقہ کتابوں کا مطالعہ کریں۔

In the day of spring the pulse is superficial

like wood floating on water, or like fish that

glides through the water

In summer the pulse is drifting and light

In fall the pulse is like insects are all around

the bone

In winter the pulse is deep quite and delicate like

the noble man in his chamber

" Yellow emporer classic of Chinese medicine"

موسموں کا تغیر و تبدل بھی نبض میں تغیر و تبدل لاتا ہے اس لئے موسم کو بھی نبض دیکھتے وقت ذہن میں رکھنا چاہیے۔

From North American College of Acupuncture Journals

زبان سے تشخیص

جس طرح نبض سے تشخیص الامراض میں مدد ملتی ہے اسی طرح زبان بھی اندرونی اعضا کی تصویر کشی کرتی ہے۔ ہومیوپیتھک میٹریا میڈیکا میں بہت جگہ زبان کی علامتیں دی گئی ہیں اگر ہم ان پر بھی اسی طرح توجہ دیں جس طرح کہ دوسری علامت کو دیتے ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ مریض صحت یاب نہ ہو۔

مثلاً انٹم موٹیم کروڈ کی زبان پر گاڑھا سفید فر ہوتا ہے مرکسال میں زبان کا ذائقہ نہایت کڑوا ہوتا ہے۔ زبان نہایت حساس ہوتی ہے۔ اور بہت زیادہ پھولی ہوئی ہوتی ہے۔ وغیرہ وغیرہ اور بھی بہت سی ادویات ہیں جن کا زبان کی اپنی رنگت اور اس پر جمی ہوئی میل کے ساتھ تعلق ہے۔ ان کا ذکر یہاں ضروری نہیں ہے۔

کینسر کے علاج کے لئے نہایت ضروری ہے معالج مریض کی زبان پر ہمہ وقت نگاہ رکھے زبان کی اپنی رنگت میں تبدیلی اور زبان سے میل کے اتار چڑھاؤ سے کینسر کے درست ہونے یا نہ درست ہونے کا پتہ چلتا رہتا ہے۔ خاص کر معدہ اور آنتوں کے کینسر میں زبان کا مطالعہ نہایت ضروری ہے۔

زبان کے ذریعے تشخیص میں دو باتوں کو ذہن میں رکھیں۔

(۱) زبان کی اپنی حالت (رنگت میں تبدیلی)

(۲) زبان پر جمی ہوئی میل۔

زبان پر جمی ہوئی میل۔ زبان کی خشکی و نمی' حالت مرض کو ظاہر کرتی ہے اور زبان کی اپنی حالت رنگت میں تبدیلی وغیرہ اعضائے رئیسہ کے اندرونی حالت کی آئینہ دار ہوتی ہے۔

زبان پر جمی ہوئی میل تشخیص میں اتنی اہم نہیں ہے۔ جتنی کہ زبان کی خود کی رنگت ہے۔ اگر تو زبان پر صرف میل ہے اور زبان کی اپنی قدرتی رنگت میں تبدیلی پیدا نہیں ہوئی ہے تو مرض گہرائی میں نہیں پہنچا اور علاج سے جلد شفایاب ہو جانے کی امید ہے۔

Scanned by CamScanner

عام طور پر معدہ کی (نظام ہضم) کی خرابی سے زبان پر میل جم جاتی ہے لیکن اگر زبان کی اپنی قدرتی رنگت میں تبدیلیاں پیدا ہو رہی ہیں تو خطرے کا الارم بج رہا ہے۔ خبردار ہو جانا چاہیے۔

مثلاً زبان کی سطح اور تہہ میں سرخی پیدا ہو گئی ہے۔ تو دوران خون صحیح نہیں ہو رہا ہے۔ زبان سیاہی مائل سرخ اور خشک ہوتی جا رہی ہے۔ یا پوری زبان سرخ ہو گئی ہے۔ اس کے معنی یہ ہوں گے کہ اعضائے رئیسہ کی قوت (انرجی) ختم ہو رہی ہے۔ اور خطرہ سر پر منڈلا رہا ہے۔

زبان پر میل معدہ کی قوت کے نیچے آنتوں کی طرف جانے کی بجائے اوپر کی طرف آنے کی وجہ سے ہے۔ جس کا نتیجہ۔ ابکائیاں متلی۔ ڈکاریں اور ہچکی ہو سکتا ہے۔

اعضاء رئیسہ اپنی زندگی کو قائم رکھنے کے لئے اس قوت پر انحصار رکھتے ہیں جو معدہ میں غذا کے ہضم ہونے کے بعد خون کی شکل میں انہیں ملتی ہے دوسرے لفظوں میں اعضائے رئیسہ کی تندرستی کا انحصار معدہ کی تندرستی پر ہے اس لئے زبان پر میل صرف معدہ کی حالت ہی بیان نہیں کرتی بلکہ دوسرے اعضائے رئیسہ کی اندرونی کیفیت بھی زبان سے ظاہر ہوتی ہے۔

زبان کی درمیانی سطح (سنٹر) معدہ سے تعلق رکھتی ہے۔

زبان کی نوک کا تعلق دل اور پھیپھڑوں سے ہے۔

جڑ کا تعلق گردوں سے ہے۔

اطراف جگر اور پتہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

اور زبان کی سطح تلی سے تعلق رکھتی ہے۔

زبان کی اپنی حالت

نارمل زبان

قدرتی گلابی رنگت لئے ہوئے ہوتی ہے۔ اور اس پر ہلکا سا سفید میل ہوتا ہے۔ یا بغیر میل کے ہوتی ہے۔ نہ بہت خشک ہوتی ہے اور نہ بہت زیادہ نم آلود ہوتی ہے۔ اس میں قدرتی رطوبت ہوتی ہے سطح زبان صاف ستھری صحت مند ہوتی ہے۔

Scanned by CamScanner

زبان کی قدرتی گلابی رنگت اس بات کی علامت ہے کہ قوت حیات اور خون کا دوران نارمل ہے۔ اس میں کمی نہیں ہے اور کوئی مرض لاحق نہیں ہے۔ زبان نرم ہونی چاہیے۔ زبان کی نرمی یہ ظاہر کرتی ہے کہ غذا و قوت بحالت مل رہی ہے۔

زرد زبان

نارمل سرخ رنگت کی کمی ہوتی ہے۔ اور یہ خون کی کمی کی علامت ہے قوت حیات کی بھی کمزوری ظاہر ہوتی ہے۔

سرخ زبان

رنگت نارمل قدرتی رنگ سے [illegible]

نہایت ہی سرخ زبان

[illegible]

ارغوانی زبان

[illegible]

زرد ارغوانی زبان

[illegible]

سرخ ارغوانی زبان

[illegible]

خشک زبان

[illegible]

نم آلود زبان

رطوبت کی زیادتی

زبان سوجی ہوئی

قوت حیات کی کمزوری یا رطوبت کی زیادتی۔

نیلی زبان

اعضاء رئیسہ کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ ایسی زبان پر میل نہیں ہوتا۔ اس کا علاج ممکن ہے۔

چمکدار نیلی زبان بغیر میل کے

ایسی زبان خون اور قوت حیات کی شدید کمزوری ظاہر کرتی ہے۔ چاہے مریض کی نبض کچھ اور بتا رہی ہے۔ بیماری خطرناک حالت تک پہنچ گئی ہے۔

زبان کی رنگت اور کیفیت کے لحاظ سے بیماری

سرخ زبان

قدرتی گلابی رنگت کے بغیر سرخ۔ تلی اور دل کی بیماریاں تلی اور دل دونوں کا خون سے گہرا تعلق ہے۔ تلی خون پیدا کراتی ہے جگر خون کو جمع کرتا ہے اور دل خون کو حرکت میں لاتا ہے۔ لیکن سرخ زبان کے ہمراہ زبان بھی خشک ہو تو یہ معدہ کی کمزور قوت کو ظاہر کرتی ہے۔

زیادہ سرخ چمکتی ہوئی زبان

شدید اندرونی گرمی کی مظہر ہے۔ گرم نوعیت کی کمزور کر دینے والی بیماریوں ہوتی ہیں۔ رطوبت میں کمی آجاتی ہے اور گرمی بڑھ جاتی ہے۔

صرف نوک سرخ

جگر میں گرمی

درمیان میں خشک سرخ

Scanned by CamScanner

رطوبت کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ خاص کر معدہ کی رطوبت کم ہو گئی ہے السر یا سرطان کا خطرہ ہے یا السر موجود ہے۔

سرخ چمکدار نرم لیکن خشک

پسینہ کی زیادتی اور جسم کی رطوبات خشک ہو جانے کی نشانی ہے۔

سرخ وریدی خون کی رنگت کی طرح

حجاب قلب کی بیماری

Scanned by CamScanner

بنفشی رنگت اور سوجی ہوئی

ورم۔ شراب یا نشہ آور اشیا کا زہریلا اثر

بنفشی بھدی سی

خون کا اجتماع

سبزی مائل بنفشی۔ رطوبت والی

گردوں اور جگر کی کمزوری سے ہونے والی بیماریاں

بنفشی خشک۔ زرد میل کے ساتھ

اعضاء رئیسہ کی گرمی۔ خاص کر معدہ اور تلی میں حدت

پتلی زبان

دل کی کمزوری یا خون کی کمی

بہت زیادہ سوجی ہوئی زبان

بہت زیادہ سوجی ہوئی زبان جو منہ میں حرکت نہ کر سکے۔ یا جڑ میں رگیں پھولی ہوئی جو خون کی گردش کو روک دیں۔ یا غذا کے معدہ میں جانے میں رکاوٹ پیدا کرتی ہو۔ تو سمجھ لینا چاہیے کہ دل میں شدید حرارت پیدا ہو گئی ہے۔ اور مریض کی زندگی خطرے میں ہے۔

کمزور زبان

زبان کمزور منہ سے باہر نکالنے یا اندر لے جانے میں وقت قوت حیات کی شدید کمزوری ظاہر کرتی ہے۔

زبان باہر نکلی ہوئی

Scanned by CamScanner

مریض اپنی زبان کتے کی طرح باہر نکال کر رکھنا چاہتا ہے۔ یہ اس بات کی علامت ہے۔ کہ مریض شدید اندرونی گرمی کا شکار ہے۔

کانپتی ہوئی زبان

زبان کانپ رہی ہو اور منہ کے اندر کرنی مشکل ہو۔ دل اور تلی کی کمزوری ظاہر کرتی ہے۔

جو زبان ہر وقت بے قراری سے ہلتی رہے

جگر میں خرابی ظاہر کرتی ہے۔

زبان اچانک ہل نہ سکے کمزور ہو جائے

دل میں حدت ظاہر کرتی ہے۔ بیماری کی حالت میں زبان پر رطوبت کے موجود ہونے کے یہ معنی ہوں گے کہ جسم میں رطوبت کی کمی نہیں ہے۔ لیکن خشک زبان رطوبتوں کی کمی کو ظاہر کرتی ہے۔ اور خطرناک حدت ہے۔

زبان کی سطح آئینے کی طرح شفاف

خطرناک بیماری ہے۔

کھردری خشک زبان

خطرناک بیماری ہے۔

چمکدار بغیر میل کے زبان

معدہ کی قوت ختم۔ خطرناک بیماری

زبان پر ملائی کی طرح سفید میل

تلی میں رطوبت کی زیادتی اور قوت حیات کے دورہ میں رکاوٹ۔ زبان کی رنگت اور میل کا معائنہ اس وقت کرنا چاہیے جب مریض نے کوئی شے کھائی پی ہوئی نہ ہو۔ بہت سے کھانے کی اشیا میں رنگت ہوتی ہے۔ جن کے کھانے سے عارضی طور پر زبان کی رنگت تبدیل ہو جاتی ہے۔ اور طبیب دھوکا کھا سکتا ہے۔ جیسے جامن وغیرہ۔

Scanned by CamScanner

اگر اس طرح کا شبہ ہو جائے تو مریض سے پوچھ لیں کہ اس نے تھوڑی دیر قبل کیا چیز کھائی ہے۔

مثلاً زبان پر سیاہ میل ہے۔ مریض سے پوچھنے پر پتہ چلے گا کہ تھوڑی دیر پہلے اس نے کمئی یا نمکین غذا کھائی ہے۔ غذا کے کھانے سے پیدا شدہ زبان پر میل کی رنگت زیادہ دیر باقی نہیں رہتی جلد ہی غائب ہو جاتی ہے۔

زبان پر میل

زبان پر ہلکی سی میل صحت مندی کی نشانی ہے۔

سفید گاڑھی یا خشک میل

تلی و معدہ میں گرمی۔ خاص کر جبکہ زبان درمیان میں زرد ہو یا زردی مائل ہو۔ ایسی زبان ظاہر کرتی ہے کہ معدہ میں رطوبت کی کمی ہے۔ معدہ کی بیماری رطوبت کا کم ہو جانا ہے۔ جس کے نتیجے میں السر یا معدہ کا کینسر ہو سکتا ہے۔ معدہ خشکی کو ناپسند اور نمی کو پسند کرتا ہے۔

سفید میل رطوبت کے ساتھ

رطوبت کی زیادتی۔ جسم میں گرمی اور حرارت کی کمی کی وجہ سے ہوتی ہے۔ یا پھر اندرونی گرمی اور حرارت کی وجہ سے ہوتی ہے۔

ریگ مار کی طرح خشک

بہت زیادہ اندرونی حرارت (تپ)

زبان کی سطح پر تیرتی ہوئی میل

معدہ اور تلی کی کمزور قوت

زبان پر تنکے سے ابھرے ہوئے

زبان پر اس طرح کی میل ہوتی ہے جیسے میدان میں گھاس پھوس اگ آئی ہے تنکے

سے ابھرے ہوتے ہیں۔ یہ علامت تلی و معدہ کی مضبوط قوت کی علامت ہے۔

زرد میل

حرارت۔ گرمی۔ زبان جتنی زیادہ زرد ہو گی۔ اتنی ہی حرارت زیادہ ہو گی۔

معمولی زرد

بیماری کا ابتدائی دور

گہری زرد۔ ہموار اور لیسدار

اندرونی رطوبت۔ گرمی

نہایت زرد

معدہ میں شدید گرمی۔ خاص کر جبکہ درمیان میں زیادہ زرد میل ہو۔

اگر درمیان والی سرخ میل سیاہ رنگت اختیار کر جائے اس کے معنی ہوں گے کہ گرمی پیدا ہو گئی ہے یا وبائی مرض کا حملہ ہونے والا ہے۔

سیاہ میل

اگر درمیان والی سفید جگہ سیاہ ہو جائے۔ اس کے معنی ہوں گے کہ بیرونی حملہ آور اور بیماری جسم کے اندر داخل ہو کر اپنا کام کر رہے ہیں۔

اگر سیاہ میل خشک نہیں بلکہ رطوبت والی ہے اور اس کی سطح ہموار ہے تو اس کا مطلب ہو گا کہ جسم کی رطوبت جسم کی گرمی پر حاوی ہونے کی کوشش کر رہی ہے۔ اور جسم میں رطوبت کی زیادتی اور گرمی کی کمی ہے۔

اگر سیاہ میل انتہائی خشک ہے۔ اس کے معنی ہوں گے آگ پانی کو بخارات بنا کے اڑا رہی ہے۔ گرمی کے بہت زیادہ ہو جانے کی وجہ سے جسم کی رطوبت ختم ہوتی جا رہی ہے۔ اگر زبان کی جڑ خشک اور سیاہ ہے اور اس پر خشک میل جم گئی ہے۔ یہ ظاہر کرتی ہے کہ گردوں میں حرارت پیدا ہو رہی ہے۔

اگر زبان کی جڑ میں کوئی میل نہیں۔ لیکن زبان کی نوک پر خشک اور سیاہ میل جم گئی ہے۔ اس کے معنی ہوں گے کہ دل میں حرارت زیادہ ہوتی جا رہی ہے۔ اس حرارت میں

Scanned by CamScanner

تیزی آگئی ہے گویا دل جل رہا ہے۔ اور یہ انتہائی خطرناک حالت ہے۔

دل پہلے ہی گرمی کو برداشت نہیں کر سکتا۔ جس طرح بجلی کی موٹر ہر وقت چلتی رہے تو گرم ہو جاتی ہے۔ اسی طرح دل بھی ایک پمپ ہے۔ جو ہر وقت چلتا رہتا ہے۔ حتیٰ کہ رات کو بھی جبکہ دوسرے اعضاء آرام کر رہے ہوتے ہیں۔ اس لئے یہ گرم ہو جاتا ہے۔ اسے ہر حالت میں ٹھنڈک پہنچانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

بھوری۔ خاکستری میل

گرم نوعیت کی بیماری جسم میں سرایت کر رہی ہے۔ اگر مریض کا چہرہ سیاہ پڑ جائے اور زبان پر بھوری یا خاکستری میل جم جائے اپنے آپ کو یوں محسوس کرے جیسے پاگل ہو گیا ہے۔ یونہی بے مقصد خلاء میں گھورتا رہے۔ یا بے مقصد بیہودہ باتیں کرے۔ یہ کسی مقام پر خون کے جم جانے کی نشانی ہے۔ خون حرکت نہیں کر رہا ہے۔ اگر زبان کے درمیان سیاہ رنگ کے دھبے نظر آئیں یہ ظاہر ہوتا ہے کہ گرمی جسم کے اندر داخل ہو رہی ہے۔

سفید میل

عام طور پر بیرونی حملہ آور (Evil Energy) کے جسم میں داخل ہو جانے کی نشانی ہے۔ اگر میل سفید۔ لیسدار اور ہموار ہے تو بلغم اور رطوبت کی موجودگی ظاہر کرتی ہے۔

بہت ہی سرخ زبان پر سفید میل

اندرونی حرارت

زبان کی نوک پر سفید میل لیکن جڑ میں زرد

بیماری جسم کے اندر داخل ہونے والی ہے۔

گاڑھی سفید میل۔ خشک لیکن ناہموار

اندرونی گرمی۔ گرم طبیعت ظاہر کرتی ہے۔ اور اگر سفید۔ نرم ہموار ہو تو سرد طبیعت ظاہر کرتی ہے۔

کتب خانہ طبیب

Scanned by CamScanner

BIBLIOGRAPHY

اس کتاب کی تیاری میں جن کتابوں سے استفادہ حاصل کیا گیا اور حوالے لئے گئے

(1) Encyclopaedia of Homoeopathy
By Dr. B. P. Gupta.
(2) Dictionary of Practical Meteria Medica
By Dr. Clarke
(3) Chronic Disease
By Dr. Hahnemann
(4) Cancer its Cause and Symptoms
By Dr. Eli. G. Jones M. D.
(5) Hearing Guiding Symptoms
By Dr. C. Hearing
(6) Homoeopathy and Gynecology
By Dr. T. Skinner
(7) Clinical Therapeutic
By Dr. Temple S. Hoyne
(8) Disease of Heart and Arteries
By Dr. John H. Clark
(9) Tumors of Breast Cured by Medicines
(10) Homoeopathy in Medicine and Surgery
By Dr. Edmond Carleton.
(11) Fistula
By Dr. Burnett.
(12) Encyclopaedia of Homoeopathy (Urdu)
By Dr. Kashi Ram.
(13) Cancer its Cause, Prevention and Cure
By Edward Henry
(14) Curability of Tumors by Medicines.
By Dr. Burnett M. D.
(15) The Cure of Tumors by Medicines
By Dr. John H. Clark
(16) North American College of Acupuncture Magazines

Scanned by CamScanner

ریڈیونک کمپیوٹر اور ہومیوپیتھی

از قلم ہومیو ڈاکٹر سید شفقت حسین جعفری

اس کتاب میں یورپ اور امریکہ کے چوٹی کے پنڈولم اور ریڈیونک کمپیوٹر کے ماہرین اور ڈاکٹر صاحبان کے تجربات کا نچوڑ بیان کیا گیا ہے۔ ایک عام آدمی کو پنڈولم اور ریڈیونک کی اصل حقیقت سے روشناس کرانے کے لئے کتاب کی ابتدا میں ایتھر اور مادے کا تعلق۔ برقی مقناطیسی لہریں، ذہن سے نکلنے والی برقی مقناطیسی لہریں۔ خیالات کی تصویریں نقش کی ماہیت۔ ایسٹرال لائٹ۔ ریڈیونک کیمرہ۔ میسمیرزم۔ ٹیلی پیتھی۔ پراسرار سائنس۔ تین روحیں، تین جسم لطیف۔ ریڈی ایشن، میٹر ٹرانسمیشن۔ بائی اومیٹر۔ زندگی کی الیکٹروڈائنامک تھیوری کے عنوانات کے علاوہ اور دوسری مفید معلومات بیان کی گئی ہیں۔ تاکہ ذہن پنڈولم اور ریڈیونک کی صحت کو سمجھنے کے لئے تیار ہو جائے۔

نقشے کے ذریعے اور کاغذ پر بنائے گئے کمروں کے نقشے کی مدد سے، بغیر ریڈیونک کمپیوٹر کے صرف پنڈولم کے استعمال سے بالکل دوا کا اور طاقت کا انتخاب چند منٹوں میں معلوم کر لینے کے گر بیان کیے گئے ہیں۔ پنڈولم کی بیان کردہ مشقوں کو کرنے کے بعد کوئی بھی شخص چاہے وہ ڈاکٹر ہو یا نہ ہو، نہ صرف بالکل دوا کا انتخاب کر سکتا ہے۔ بلکہ گمشدہ کی تلاش، زیرِ زمین آبی ذخیرے، قیمتی دھاتوں اور چھپے ہوئے خزانے کی تلاش کر سکتا ہے۔

پنڈولم، ریڈیونک، اور ہومیوپیتھی کے تعلق پر ایک نہایت ہی گرانقدر معلوماتی کتاب ہے۔ کتابت و طباعت عمدہ مصور۔ دیدہ زیب۔ کاغذ سفید اعلیٰ کوالٹی ۲۰۸ صفحات

قیمت ۹۵ روپے مع محصول ڈاک (محدود عرصہ کے لئے)

قیمت کا پیشگی آنا ضروری ہے ورنہ تعمیل ارشاد نہ ہو گی۔

تاجران کتب کے لئے ۲۵٪ کمیشن

ڈاکٹر سید شفقت حسین جعفری السادات ہومیوپیتھک کلینک منگلا روڈ دینہ ضلع جہلم

Scanned by CamScanner